1786
A15!A

ہذا جکیدۂ فکک جواہر سلک تلمیذ ادب انگیز مصنف مدظلہ العالی برخوردار شجرۂ صحبت محاب علم و یقین میان شہاب الدین مہدوی سلمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

الحمد للہ کہ یار مرحبا بہ مرد حق - و آخرین منہم لما یلحقوا بہم کا خلعت خدائی بن بہت اچھا پہنے از نئے گزیدہ پر ایسا خلعت فاخرہ بیدار ملک زمانہ نہ آبا کہ حسب حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب مالک الملک محبوب رب العالمین حضرت امام سید محمد مہدی موعود و ساقی فوز و فلاح نے بالاخانۂ وجود خاکی پر بنظر عنایت یزدانی و الہام ربانی مرحمت فرمایا کہ جسکی بدولت بزرگ ہر دو دولت کیلئے خانۂ زندگی گرم ہندگان ضعیف البنیان پر اس صاحب محاسبے پایان ہی جو لیلے مقدس قرن حادی عشر من ہجری قمری تمام اولیائے صدیدان جو دکی راہ دیکھا یا اور اس امام علیہ السلام کے نام پر بنا پاتے کرنے والے اور دلی و نسبی کا مژدہ سنایا تو لیئے منعم حقیقی کے شکر و سپاس کی بجا بہ برائی کس منہ سے ادا ہو کہ جسکے مدد دولت سے تمت نعمت عنایت بے غایت سلسلۂ مخترعہ ای سلمت مثلا اس گروہ قلیل من البدء ایسے عالم جلیل القدر اجل الاشہر بیدار بخت کہ جسکے سر پر افتخار سیوف اقلام بدولت اسلام نے تیسے بجا بہ بن کر شرع محمدی کا خلیفہ بیجا سکہ کہ دام کیا جسکو پیدا نام کہ اگر ای وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علانیہ مہدویہ کے دعوے کرتا تو طریقے خفت و ذلت نہ اٹھایا شغل فلک اس عہد بغیر من بھی یہ نتیجہ و ثمر پیدا کرے ایسا سزا وار تھا کہ اپنے تیسے بزرگ کا ان کو تو ایک بزرگ انہوں نے دیا ہے امام علیہ السلام کی سیادت و ولایت کے قابل اور آگہی مہدویت کے روشن کے مانند تھے مگر اس متعصب لا علم نے جو اس ہمعصر من آیا ایسے امر مستقر کو تا کے انکے علم و فراست کی صفا اور تیسی روشنی کا دعوا کیا یا اما خبردار لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ جسکا کہ ایسے پیش آیا کہ انہیں کے ہم مذہب ہر انصاف پسند کر دیہ و متور منصفانہ یا سوہ ایک بدل انعام ایسے کرتے فقرے کہہ سنا کہ رجا کہ یاس ہوئی انکہ ہو خود ہو نکو پس ہوئی

ع تو ان یکن فرو بردن استخوان درشت کو ولی شکم بدر چون گیرد اندر ناف کو چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے عجب نام کیا کہ رد بر مصنف کے بہ بہ مہدویہ کا کام نام کیا قطع نظر اسی امر و ولایت خفت و ندامت کے علاوہ مہدویہ کا شور و غلغلہ تو بدرجہا کی گنگوہی شیرازہ ہی کر دو بدو جواب بجد جواب رسالہ ہی رسالہ کہ اب ایسے کتاب ایسے عہدے طرز و آئین سے زیب و تزئین پا چکے ہیں گو یا کہ ان مصنفین پر گیں نے یہ مہدویہ کیے خاصہ آجیان آرائے ہیں مصنف ہذا جو ہا ذالا ساتذہ زمانہ فرد فرید یگانہ وقت حقایق فروع و اصول کا کاشف حقایق احادیث و نقول علامۂ خاندان مصطفی تھا وہ دودمان المتقی اندر یادہ ہا میں ہمچو دستار دی و مولائی حضرت میان سید محمد صاحب اعلی اللہ درجتہ علی الحی خبر الغایب کے در باب علوم فیض لزوم کے سخات متبرکہ سے ہی سبحان اللہ کہ اس کتاب لاجواب ہی کہ سبل السوی ختم المہدی جسکا القاب ہی کیوں ہو کہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم تحقیق کی حقیقت کے بیان اور ثبوت ذات و خصوصیت شخصیت کے نشان سے نمودار کر کے کتاب کو اسم با مسمی کر دیا حق تو یہ ہی کہ ہفت دریا کو سمو دیا میں ہمچو ما

[illegible] کہ بعد مطالعہ کتاب ہذا ہر منصف مزاج پر روشن ہو جائے گا کہ اس کتاب کا التزام ہی ہر جزو میں آیات قرآن ہر روایات احادیث
کا حل عنوان اچھے اچھے مضامین مفید نکات محمودہ سے نفس مضامین مطالب چست ایسے ہیں کہ ہر ایک کے فہم میں
آئیں گویا ان کے سمجھنے میں وقت ذہن نہیں عرض ہر جزو کے خوبی جدا جدا ہی ہے لہذا ہر اہل انصاف کی محک امتحان پر کسی ہی واقعی
اسکی خوبی مضامین مستودعی دلائل کھلے پر منحصر ہی ورنہ ہمیں ہر منصف مزاج کے پیش نظر ہی چاہئے کہ امعان نظر سے دیکھیں اور مغرب سوچ کر
زبان کھولیں منصفانہ سخن بولیں ہر موطر فداری کا خیال نہ کریں حمیت برادری کو انصاف کی راہ میں نہ آنے دیں حدیث شریف رحم اللہ امرء انصف
کے مصداق بنیں اللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل ۔

قطعہ تاریخ ختم کتاب مستطاب از نتائج افکار کہ بار غرض طباعت پذیرفتہ و بنام نامی سید شہاب الدین الملقب بہ شہاب

حضرت اسناد عالی مرتبت اجل علماء	جب سے اتمام یہ بیس السوی ختم ہوا	بے سر و کار بولا مورخ ہو تاریخ کہن	رد و بدیہ خاص بجہل الاخلاص عفا ۸

دستہ قطعہ تاریخ ختم کتاب ہدی مطبع فردوسی دوس قضا

بلبل نغمہ آہ چون نیت فردوس شد	بزگس اہل نظر واشد پی شوق قضا	پس مرخ ہم بہ پرس عرض قلم فرمایا	از سر انصاف بین ختم الہدی حق نما ۱۲ ۹۱

التماس

تمام امر افتتاح ہے جو تالیف رد بدیہ بعد دیہ کا خیال رکھنے میں بہی کہ اس سے کوئی دلیل و حجت پسند خاطر ہو دین قویم یا مضامین نافع کا ہو بلکہ
دوسرا لباس دیکر خلاف کو بھی اگر ہمیں خیالات اغلی سمجھیں کہ یہ علوم الفقر لا غنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خلاف معنوی دیکھیں بانی تصنیف فا
مین اُسکا ذکر اسطرح پر کریں کہ معترض کی زبان بند ہو اور مقبول کو بنہایت پسند ہو بعد علماء منکرین کو لازم ہی ابتدا سے انتہی تک
اس کتاب مین بدیدہ انصاف نظر کریں نہ بعض بعض مقام بحکم انصاف دیکھ کر بصیرت حرف دہریں واللہ یہدی من یشاء الی الصراط المستقیم
اور یہ مقصود ہے کہ مین عہدہ الطبع فقط بانی کتاب کی محنت پر ہی نہ اللکتاب کی یا اور یہ جہد دیہ کی محنت کو لبیب ہم نہ بنی مولف کتاب ہذا وہ دہ الرحمن
مطبع پر سوز بنائے اور ختم الہدی بعد حسن انتظام سر انجام علیہ سے عزیز جو نے شتاب کار باعث یہ ہوا کہ جبکی مدت سے اسکی بنا ہوئی عین طبع کے ایام
مین من جملہ فاضی مکان جاوروائی کو انتقال فرمائے اللہم اجعل شہداء اعلی علیین اور چند مہلع جو اتمام کے لئے مزدور تھے انکے مرنے سے طابعین کا
اتفاق نہوا جب کتابی بی بی حسین بی بی کہ بنائی مخاطبین اپنے شوہر کے ہم پلہ ہیں آمد سے ذرا فت پائی بحیر اسلامی اس حقیقت کے اپنے
دیور سید نیمان کا جو کہ شجاعت و شہامت وجود و سخاوت مین بھی حقیقتاً مردوم متفرد ہے بنا دی رکھتے ہیں کہ جو مہلع مزد ہوں بالاتمام
دیدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور مین ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہیں تین سو پچاس ۳۵۰ روپیہ جو اور مزد تھے دلوا دیئے اور اتفاق اعظم طبع ہوا

رباعی از موالف کتاب در تاریخ اختتام

شکر خدا کہ بار جون تکمیل مصطفی	ہم ہدی دلال عیا بانتہا انتہی	ختم آمد و در جا پن ہر تاریخش ہا	از غیب آمد ایں ختم الہدی بال السوی ۱۲ ۸۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱		
۱۴	۱	اوراللہ	واللہ
۰	۱۸	سمو	سمہ
۱۶	۵	فی الدنیا	فی الدنیا
۱۹	۱۰	برائی	برائی
۲۰	۱	العقاصرین	العاصرین
۲۵	۱۱	خلوصا	خلوصا
۰	۱۷	باذلل	باذلل
۲۸	۱۴	ہوالغیر	ہوالغیر
۳۱	۱۲	مصطفےٰ	مصطفےٰ
۰	۱۳	مقہورست	مقہورست
۳۶	۴	اس	اسنے
۰	۲۰	اعوذ	واعوذ
۰	۱۷	یہ کتاب	اس کتاب
۳۷	۳	انا	وانا
۳۹	۸		
۴۵	۲۲	ہوا صاحب	ہوا صاحب
۴۶	۱۹		
۵۱	۳	علیہا	علیہم
۶۰	۲		
۰	۵	جاہگہ	جاہگہ
۶۱	۳		
۶۳	۱۲		
۶۵	۱۰		
۶۷	۱۱		
۰	۰		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۳	الیا	والیا
۷۱	۴	خالی قالی	خالی قالی
۷۵	۱۸		
۷۹	۱۴		
۸۰	۲		
۸۱	۲۲		
۸۳	۱۵		
۸۴	۱۵		
۸۵	۱۴		
۸۵	۱۹		
۸۶	۱۲		
۰	۰		
۸۹	۶		
۰	۱۴		
۰	۱۹		
۹۰			
۰	۲۰		
۹۳	۲		
۰	۱۵		
۰	۲۰		
۹۴	۱		
۹۷	۱		
۰	۱۰		
۰	۲۲		
۹۹	۹		
۰	۲۰		
۱۰۲	۶		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۶	بس	پس
۰	۱۹		
۱۰۴	۹		
۰	۱۶		
۱۰۴	۱۳		
۱۰۶	۹		
۱۰۷	۱۴		
۱۱۱	۳		
۰	۱۲		
۰	۱۵		
۱۱۳	۱		
۱۱۴	۱۹		
۱۱۵	۱۹		
۱۲۶	۲۲		
۱۱۷	۳		
۱۲۸	۴		
۰	۰		
۰	۱۱		
۰	۰		
۰	۱۶		
۰	۱۷		
۱۱۸	۴		
۰	۹		
۱۲۰	۵		
۱۲۲	۶		
۱۲۳	۱۵		
۱۲۴	۵		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۱۷	حرسے	حرسے
۱۲۵	۴		
۱۲۶	۴		
۱۲۸	۰		
۱۲۸	۲۱	الیاسی	الیاسی
۱۲۹	۱۶		
۱۳۰	۵		
۱۳۳	۱۸		
۱۳۴	۷		
۱۳۴	۹		
۱۳۴	۱۵		
۱۳۴	۱۴		
۱۳۵	۹		
۱۳۹	۱۹		
۱۴۰	۹		
۱۴۱	۳		
۱۴۲	۹		
۱۴۳	۱۱		
۱۴۸	۱۱		
۱۴۹	۲		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۹	۱۴		
۱۵۰	۹		
۱۵۳	۱		
۱۶۳	۹		
۱۶۴	۵		
۱۷۰	۴		
۱۷۱	۳		
۱۷۶	۱۹		
۱۷۷	۱۱		
۱۸۱	۱۹		
۱۸۲	۱۱		
۱۸۸	۱۱		
۱۸۹	۲		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۵	الان	اسان
۲۳۰	۱۰	احوال	حال
۲۳۲	۱۸	بیرکہ	برکۃ
۲۳۶	۱۱	تابعی	تابعی
۲۳۷	۵	ان یات	اس یاکات
۲۳۸	۸	لخواندہ	لخواندہ
۲۳۸	۳	لا	لا
۲۳۸	۸	نج	نجح
۲۴۲	۱۲	چاہئے	چاہیے
۲۴۵	۲	مختلف	مختلف
۲۴۵	۱۲	پاہاتی	چاہاتی
۲۴۸	۸	سلف نے	سلف نے
۲۴۹	۱	انکی کات	انکلات
۲۵۰	۱۶	کہ رسول اللہ	کہ رسول اللہ
۲۵۰	۱۷	فرمائے	فرمایا
۲۵۰	۲۰	کا ہے	کا بھی
۲۵۰	۷	یا بینہ یہ	یا بینہ یہ
۲۵۲	۱۵	اسوقت	اسوقت
۲۵۳	۱۸	فششہ	فششہ
۲۵۳	۱۸	بششہ	بششہ
۲۵۴	۹	اہتوکرا	اہتوکرا
۲۵۷	۷	سنے	سنے
۲۵۸	۳	لا	لا
۲۵۹	۴	پیل	پیل
۲۵۹	۴	فلجاتین	فلجاتین
۲۶۰	۱۲	پاہاتی	چاہاتی
۲۶۰	۱۶	اخراج	اخراج
۲۶۱	۲	منزل	منزل
۲۶۲	۱۰	کیسنے	کہنے
۲۶۸	۱۶	نظور	نظور
۲۶۹	۱۱	،	صلبی
۲۷۰	۱۶	کس	کی
۲۷۱	۳	حمویہ	حموئیہ
۲۷۲	۵	بنویت	بنوت
۲۷۲	۱۵	باسس	اس
۲۷۶	۴	ہوکے	ہونے
۲۷۶	۱۷	ولایتو	ولایت
۲۷۷	۱۹	ٹہرا	ٹہری
۲۷۸	۱۷	خروج	خوارج
۲۸۰	۱۰	مسلی	علی
۲۸۳	۳	بحقیقتہ	بحقیقتہ
۲۸۴	۱۰	عصری	عشری
۲۸۵	۲	باس	باین
۲۸۵	۱۹	حصہ	حظ
۲۹۰	۱۵	قرد	قرد علیہ السلام
۲۹۱	۵	ہوتے	ہونے
۳۰۱	۶	شرشی	شرعی

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

۵۹۴

ختم اهدی سبل السلام

مطبع دوم وقع گردید
در فرسی بنکلور مصوع

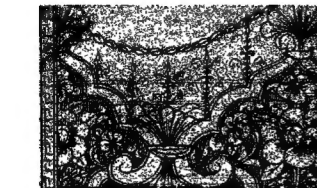

الحمد لله الذي استوا هو وبسط [illegible] والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيد الانبياء والمرسلين
وعلى اٰله وصحابه وتابعيه ولا سيما على الهادي المرشد والمهدي المؤيد وعلى الهاوا [illegible] عن تباعهم

فليعلم اولو الورد والورود اما بعد خادم الفقراء الراجي الى رحمة الله الغني سيد محمد المعروف بسادات
جناب سيد السالكين زبدة الواصلين ميان سيد احمد صاحب قدس سره المبارك سيد ميان سيد الفقراء وامام جناب وارث
ربانی واقف اسرار يزدانی ميان سيد محمد صاحب قدس سره المبارك سيد ميان صاحب قدس الله سره جامع جميع مشربها اعلی الاطلاق
پير و مرشد زمان قطب الدوران وغوث الدوران جناب ميان سيد شهاب الدين عرف ميان كبك صاحب ادام الله افاضاته
على رؤس المستفيدين كه ميان سيد محمد صاحب المعروف به عالم ميان صاحب بارهوي قدس الله سره فرمايا كرتے تھے
روز كے جس ساعت ميں شيث عهد و بيعت سيد الاولين الاخرين جناب سيد محمد بن عبد الله جيوري خاتم الاولياء المحمدي محمد
محمد مصطفی صلی الله عليه وسلم دنيا كا بار اپنے اوپر ركھا وہ قطاع الطريق ملكوں ميں كہ كسے چھپر كا بھلا ہو كہ ان پر حضرت كے دربار سے
انصاف كے لئے بہر شہر و ديار و بہر كوچہ و بازار دوڑ ادوڑی ديتے دسمی كرتے پھرتے ہيں ديدار بابركت ميں بھی اسی
خيال محال سے شدہ شدہ قاضی البلاد تک پہنچے ہے اور ہنوز اس كے حال پريشان و خيال ديوانہ كا كچھ سامان نہ ہوا تھا كہ ايك بزرگ معروف
بہ زمان خان يوسف زاد رام پوری حال وارد حيدرآباد ہوئے مذكور معروف بہ عبد الرحيم صاحب كے حال كو كشف كمال بتاتے ہيں كہ ايك
مرد وہ نے بحيد و نہيب دو وغا طلب كتب ذہبيہ كرنے سے حضرت ممدوح كا نرض بتايا سيد ممدوح نے جب كہ اوسكے ذہن
كتب مطلوبہ و غير مطلوبہ پر حوالے كر ديا چاہا تو ہر كتاب كے باب ہم ميں ايك بزرگ اس كتب كے طالب كے سامنے آئے اور
تصديق كے ہوكر اسقدر جوش ہوئے كہ كتب مطلوبہ و غير مطلوبہ بھی جس جا سے ہم چيں ہوكر جا بجا ہوكر دين الحق و ہوائيت كے
فصل الثالث ميں على ہذا القياس كے حوالے سے كہا ہی سوا اس كے خلاصہ يہ ہی كہ كتب اہل طريقت كو اوسكے منكر ہی كے حوالے
كرنا كيسا ہی جيسا كہ كسے نے قرآن كو اوسكے منكر ہی كے حوالے كيا اور وہ اوسكی سخرى كرتا ہوا پس وہ جہنم ميں جا كر ہميشہ
اور ہميشہ كی قتل ہی انتہی ہمارے بے لمحاظ اصطلاح وہ فارق و حقايق و معارف كے كہ وہ كتاب ہی تيار كر كے يہ
وسيلہ طبع تشہير كيا اسخبر ان خادم الفقراء كو حضرت ممدوح كی ميان صاحب لكن جنگ كی جانب سے كہ خادت ہوئی ہم

تردید نیت کا اطلاق کرتے ہیں اور بندا دکو لے گئے اور مسئلہ الحب پر ایک عورت کی جانب نسبت زنا کروائی اور سہیل بن عبداللہ اور حنبلیہ پر علماء ظاہر نے تکفیر کا فتویٰ کیا اور ایسے بہت اولیاء اللہ کا نام لکھا ہی کہ اونکو اخراج وقید وقتل وتکفیر کیا ہی

دوسرا جھوٹ لکھا ہی کہ کسی جا اونکو اصلا اونکے القاب غیر اور الفاظ شنیعہ سے یاد کیا بلکہ الزام وجود دعوے کے قریب اور پہل قوم جدید و یہ طرف نسبت شروشورش کی کیا کہ معنی اونکا بدکاری اور فتنہ انگیزی ہی ہیں ہر لفظ نامی جہاں کا لیون کو جامع بین اور بعد دعوی مذکورہ کے تخویف وتکفیر کا خطاب کیا کہ یہ بھی بڑے گا یہ سراسر ہی اور تقریرہ اول میں جناب ختم الاولیاء کے بابت لکھا ہی کہ زمرۂ اہل سنت سے ہو بلکہ متکلمین ہی یہ گالی کیا کم ہی اور باب سیم دلیل پنجم میں جناب امامؑ کے بابت لفظ دجال کا اطلاق کیا اور دلیل ہفتم میں لکھا ہی ؎ تجھے کہا کام ہی مولیٰ سے کو تو اپنے شیخ سدو کو مارے کا یہ نسبت جناب امامؑ طرف کیا ہی اور اکیسویں بار برخلاف سے خطاب کیا خصوص اپنی برخلق دہم میں آوے تیز آوے سیر لکھا ہی پھر ساری کتاب پر غور وانصاف ملاحظہ کیا جاوے تو ایک دفتر شام اور لکھنے کا دہوم حاصل ہی گویا کہ ہمانون کا سا کلام ہی **تیسرا جھوٹ** لکھا ہی کسی عالم سنی نے کچھ اونکا الزام ای منصوبہ نویسے خدا مسدود کی جھوٹ اور مردم فریبی پر نظر کرکے یہان اسکو استدلال واستشہاد بالکار مسدود آپ اپنے بزرگون کی طرف سے ابتدا کا قابل ہی اب مسدود کے مقتدایون نے جو جاوے امامؑ اور قوم وفود اکرام کو گمانیان دوسے سوکھے جاتے ہین مصنف شہب محرقہ

لکھا ہی قد لبس ابلیس علی جماعۃ فکفروا بالاصطفاء المستغیر وہو سنۃ محمد وکل من اعتقد جادۃ من تلک الجواد المنتہیۃ الی الائمۃ بتہ علیہا فرقہ من عوام السفہاء الاعلام فضلوا واضلوا اضافہ اسکی یہی ایک جماعت کو ابلیس نے فریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ ایسی راہ لئے کہ وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر ایک فرقہ عوام بیوقوف نے تبعیت کیا سو آپ مگر اہ ہوئے اور لوگون کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام مین صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالتؐ کی ہی مگر فرق اتنا کہ انہون نے رسول اللہ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیاؑ کو ہی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزیز یہ نے والعضی کی ابتدا مین لکھا ہی اور انہون نے جناب ختم الانبیاؐ کے مومنین کو کہا المؤمن کما امن السفہاء اور کہا ہمزۃ الاضلال

نواسے لکھا ہی عوام السفہاء الاعلام الخ اور ایک جاوہی نے لکھا ہی کہ ہذا خبث الشیطان مایوسوس ان ان عبید الخبیث اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہے ایسے سخت وبیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات نہین جناب امامؑ مین کرنے سے صاحب کنز الدقائق قدس سرہ اسکے جانب خطاب شقی وناپاک کے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین والآخرینؑ اور اوس جناب کے مومنین مصدقین کے لئے لکھا ہی فاوحیت تمثیلا لہم الا الطائفۃ الاکتمثیل شخص اعتقد بقۃ وربط فی جہلہا خیطا لطیفا وامسک فی یدہ وجاء الی رجل وقال ہذا الحبل قال الرجل خاتمۃ قال کذا وکذا فقال الرجل ہات

نشتری فتح و فلی ہذا الحسب الرجل من عترۃ و فاطمۃ مقتول الہذا فیہ خلوہ افشال ہزوہ الطائفۃ شمل
جا الرجل یجرو ظلمہ انہ من اولاد رسول اللہ و اسمہ محمد صفتہ کذا و کذا اسمہ محمد صفتہ کذا و کذا الہدی اخاذ اللہ تعالیٰ جمیعہم اسکا خاصہ یہ ہی
کہ کہنے کیلئے کہ ہمکے پاؤ نہیں قصدی لگائے تھی ہیں جواب اگر کسی سے کہا کہ مانی خریدو گے اوسے کہا کہ ان تو بتایا
اور کہا کہ دیکھو اسکو بھی صفتوں پس ہیکر داولاد رسول اللہ اور محمد نام ہونے کے مہدی ہونے کا دعوی کرنا ایسا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنی حمایت سے پناہ دیوے انہی کسی نے صاحب ابراج الابصار شیخ مودود کو خاتمہ لیے ہی تحقیقات کے ہیں باب
جدید الصاف نظر کریں کہ بنا فساد کا کسکے جانب ہی اور کون اسکو برا کہتا کیا ہیں دیا مقولی فی جانب تھے الانبیاء اور
اصحاب ہیں علیہم الصلوۃ افضلیا والتحیات اکمل ایسے تحقیقات کرے اگر اسکو کچھ پالیں تو بتاویں کہ کسی کے جانب ہوا بلکہ
کسی کے باپ کو بھی نہ کہا اور وہ اوسکو تو بیان اسکو غلبہ ہوا **سبیل ششم** اس رسالے کی بنا مہدی ہونے
تقسیم بالتعمیم کے نظر کرتے ہیں نے تین الامکان طریق بنا فرمایا کہ ہے اجتناب کیا کہ جہاں ہندی کتاب سے فارسی
فارسی سے اور جہاں فارسی سے علی عربی سے زیادہ گوئندہ الضرورت **سبیل ہفتم** کہ مدعیان کے بسبب عالم دہ کا دیتے
ہیں کہ مہدی کا ذکر قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث متواترہ سے اسنے آپ پر ایمان لانا فرض نہیں اور منکر انکا کافر نہیں ہم
سخن یا بسبب عدم دیانت ہی یا بسبب اسکی تحقیق میں کوشش نہ کرنے کے خود بخود ہیں کہ مہدی کی شان میں کم ہوش
تین سو حدیث بہ طرق متعددہ ہیں من حیث المجموع ہی ثابت ہی کہ اولاد فاطمہ سے ایک شخص امت کی مدد کو ہوگا
کے لئے مہدی ہونیوالا ہی اور خبر متواتر کی تعریف یہ ہی کہ کسی امر کی روایت رسول اللہ سے ایسی ایک جماعت کرے
کہ احتمال کذب یا تواطی نہ ہو پس یہ خبر ہیں روایوں کی کثرت کے سبب سچی ہونے میں کسی شک و تردد باقی نہ رہا اور
انکار مہدی موعود کا انکار متواتر ہوگا ضروری اور تصدیق فرض ہوئی اگر نہ منکرین رسول اللہ ہی ہیں اسکے ہیں بلکہ وہاں
بیان ہی موجود ہی طاہر ہی اور اکثر علماء منکرین خروج کے قائل ہیں کہتے ہیں رسول اللہ سے تاریخ صریح منقول کے انکی
دور ہونے سے مہدی جو دسویں صدی کا مقرر کئے ہیں غلط ہی قولہ اس کا جواب یہ ہی کہ مہدی کا آخر کسی ایک تاریخ میں
آنا ہی تو کب دوم اور تقریر ہی مقرر ہونے کے مثل تقرر دسویں صدی کے تقرر کا بیان باب سیم طبق نجم ہیں بخوبی
ہوگا پس بنکر دور تاریخ ہیں شک ہو دسویں صدی ہی کا انکار کرنا محض جہالت ہی ہے اگر بعد زمانے کی تاریخ کی سند ملتی کیونکر قبول
احادیث کئے جاوے اور باوجود صحت تاریخ کے اخوق جانب امام اور اس جانب کے قوی ہونے کے مانند اخلاق انبیاء اور
اون کے قوی ہونے کے ہیں اور معجزات و کرامات کا بیان اس واسطے نہ ہوا کہ جو اخلاق پر ایمان نہ لایا۔ معجزے کو
سحر خیال کیا یہ بحث ابتداء دلیل ہندم ہیں انشاء اللہ تعالیٰ بخوبی بیان ہوگا۔ ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسودہ کے پہلے باب کا رد کہ جس سے اسکی پہلی اور جھوٹھ اور تعصب ظاہر ہو۔

رجا عقیدۂ اول الخ ہدایۃ مسودہ واضحا عقیدے کو طور اصول لکھا سو دلیل کی حاجت نہیں کیونکہ ہی کہ ان میں تفصیل و توابع و فروع و منشا اصول کے نہیں اور بعض متعلقات مثلاً عقیدۂ اول قرار دے عقیدۂ دوم کے ہی کہ جہد ہی خلیفۃ اللہ سید الاولیا ہیں کی تحقیق اور ترجیح محل پر ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور مسودہ جہاں کہ اقوال و افعال امام علیہ السلام کے بیان کیا ہی وہاں ظاہر ہوگا کہ وہ مطابق کتاب و سنت ہیں مگر جاوے امام علیہ السلام کو برائی لگانے کے لئے مسودہ نے ہر مقدور کم جاہل بنایا کہ اتنے سے امر میں بے تحقیق منہ کھولے خادم علوم الدین ایسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی صاف پیری ہی کیا ہی کتاب کس قرین باب پہلی فصل میں جناب شیخ الانبیاء کے نسبت لکھا ہی کہ وہ جاہل آدمی تھے اور جاہل ہیں پھر خراب تضاد الخ فوذ باللہ عاقل الظالمون رجا عقیدۂ دوم الخ عقیدۂ سوم الخ ہدایۃ یہ دو عقیدے جدا بیان کرنے سے مسودہ کی نادانی بدیہی ہی کہ عقیدۂ دوم میں عقیدۂ سوم ہی مگر چہ جواب اور ثبوت اسکا باب سوم میں آوے گا لیکن بعض مسائل میں جناب امام کے اقوال و افعال کو موافق کتاب و سنت کے نہیں جانتے ہیں جیسا یہ مسودہ جب اقوال و افعال موافق کتاب و سنت و صحاح ثابت ہوویں تو ولایت ثابت ہوویں اگر چہ جہد و سعی ان ہی دعوی ان جناب اللہ جل شانہ کے نزدیک ان کو خلاف ہی اگر بعضوں نے بحالت انکار فرمایا اور بعضوں نے بحالت محو اگر یہ نقصان انکا قیاس نہ خیال ہی لیکن گواہی اہل سنت کی معتبر ہی سو کثر علماء دوم و سوم مانند علماء صحابہ رسول اللہ کے نزدیک علیہ السلام کو راہی دیئے ہیں کہ انکا دعوی صحت و صحیح ہی

غرض اگر قرآن و حدیث کی باتیں سچ ہوں تو خدا کا کل انبیاء پس از وحی عقل صحیح سے مستنبط ہوئی ثابت ہوئے مقصد کا یہی کہ اصحاب رسول سے لیکر آج تک اہل صدق پیرو رہے لیکن باوجود اس بیان لانے اور تشریح اس بات کے بھی قوم خیالی ہوئی للتلقیح بین السطور بالجملہ اگر مطلق اہل محاورہ سے مراد ہو تو مسکین کا احوال زبان لغت خدا کی عجب تر ماجرا ہے یہی کہ مسودہ نے تاویل کو مطلقاً حرام قرار کر دیا اگر جبکہ دلیل قطعی فرد ہوتی ہی ہمارے امام کے اصحاب وہاں تین کا قول مانند سلف صالحین کے ہی روایت کے ۱۸ دین ثابت ہیں گھڑی ہوئی ہے اور صدیق ولایت بندگیان سید خوندیر جہ کے رسالے کی عبارت صاف دلالت کرتی ہی کہ انہیں نجاح کے لئے خاصہ ہی کہ اس رسالے میں مذکور ہیں رسالے کی عبارت یہ ہی اے طالبان حق کہ جویندگی را گردیدہ باید معلوم باد بدین احکام کہ مذکور ہست مذاہل آخر وقت جلت آثمات ما دام کہ این بندہ در محبت وی بود و در پیچ حکم از ان احکام تفاوت نیافتم و در ہیچ اعتقاد و ایمان خلل پذیر نہ کرد میان وی چیزی تاویل و ما تحریل کند خلاف بیان ثابت باشد بدعت اند بندگیان سید قاسم جو محمد مشہور بہ قدس اللہ سرہ میزان آن ثابت ہیں فرماتے ہیں چنانچہ در قرآن محکمات و متشابہات ہست و نقل نیز ہست ہر آنچہ در قرآن کہ کلام اللہ محکمات و متشابہات باشد در نقل مہدی چنین باشد اور اسکے بعد یہ کہ کلام محکمات ہیں کہ کے انہیں احکام مبینہ بندگیان سید خوندیر کہ لکھے ہیں اور سالہ دلیل الصل والمنصل ہیں موجود ہیں جنہیں نقول کے جواسین بعض نقول مسودہ میں ہیں ان کو فرماتے ہیں کہ از نیا تحقیق شدہ کہ در متن چنین نقول شرح و تفسیر واجب است اس واجب کے غرض بوجوب معلوم شرعیہ ہیں اب انصاف کی جاسے ہی باد بندگیان کہ جہاں دین کا مدار آپ ہی کے فرمان پر ہی فرماتے ہیں ہی احکام کے بیان ہیں جو تاویل یا تحریل کرے مخالف اس ذات کے بیان کا ہی اور بندگیان سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محکم اور متشابہات دونوں ہی ہیں اور مسودہ کہتا ہی مطلق کلام امام میں ہمارے بیان تاویل حرام ہی فذب عنہ المفترین خذا باشد بدار رجا عقیدۃ وہم الخ ہدایت اگر مسودہ کو اسلام کا معنی اور اسکی حقیقت معلوم ہوتی تو وجہ اسلام کفر کی وجہ نبوت و رسالت سے الخ بشمول عامہ ذکر کیا کیونکہ لغت میں معنی اسلام کا گردن نہادن اور اصطلاح شرع میں گردن بحکم خدا جعل بالام۔ سوال دوی ہی اسکی تفصیل باب اسلام دلیل پانزدہم میں ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ مگر جن آیات میں کہ اسلام بمعنیٰ مذکور ہی وہ اسکی مراد سب مفسرین نوحیداد اخلاص بیان کئے ہیں الحاصل اگر حقیقۃ اسلام مطلقاً نبوت اور رسالت سے کم ہونا بمعنیٰ مرسل کہوں دعا مانگے کہ یا اللہ مجکو مسلمان مارا دانبیاء اولوا کو کہیں وہی کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا، قرآن میں کہیں اسکا ذکر کرتا اور باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے رسول کے شرف و مراتب کے کہیں کہ کر ناکہ بول ای محمد میں البتہ

پہلا مسلمان ہوں وہ آیات یہ ہیں قولہ تعالیٰ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک الآیۃ ترجمہ
اے پروردگار ہمارے بنا تو ہم مسلمان تیرے لئے اور ذریت سے ہمارے قولہ مسلمان تیرے لئے یہ دعا ابراہیم اور
اسمعیل علیہما السلام نے کعبہ بنا کے مانگے ہیں قولہ تعالیٰ ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ترجمہ وصیت کیا ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے بھی اے میرے لڑکو سچ مچ کہ اللہ تعالیٰ پاک
کیا تمہارے لئے دین کو پس مت مرو تم ہرگز کہ رہو تم مسلمان قولہ تعالیٰ قل انی امرت ان اکون اول المسلمین وامرت
ان اکون من المسلمین ترجمہ بول اے محمد حکم کیا گیا ہوں میں تحقیق کہ عبادت کروں اللہ تعالیٰ کی ایسے حال میں کہ مخلص
رہوں اسکی بندگی میں اور حکم کیا گیا ہوں میں اسبات کے لئے کہ رہوں میں پہلا مسلمان جب وعدہ میثاق میں پہلے مسلمان
حضرت محمد صلعم سے لیا گیا ہو میں اور حضرت کے بعد میں اُن سے زیادہ اچھا اسلام ہو شاید مسودہ باب ہشتم کے مطلب دوم کی دلیل ہو میں جو
حدیث من سن سنۃ کے تحت میں لکھا ہی اسوقت یہ بات اسکی یاد نہ آئی بلکہ اسکے سب دلایل بھی جو دان لکھا ہی
بسبب فراموشی کے میں وگرنہ یہ وہ تو امر آہیں خندہ بین عجب تر یہ ہی کہ فرقہ اسلامیہ میں کوئی اسبات کا منکر
نہیں کہ ترجمہ ہمارے رسول کا سب انبیا میں زیادہ تر ہی مگر شک ہی کہ بعضے علما و ہابیہ کو میں مخالف ہی مسودہ
صاف لکھدیا کہ اہل سنت کا اعتقاد یہ ہی بلکہ سنت جماعت کا اعتقاد یہ ہی کہ عالم میں کوئی موجود کسی من جمیع
ہمارے رسول کا نہیں شاید یہ فقیہ ششم میں مسودہ جو تقریر لکھی ہی بھول گیا یہاں جناب رسالتمآب کو سب انبیا کے
برابر بنا دیا یا وہاں فقط ہمارے الزام کے لئے لکھا ہی اور یہاں اپنا خاص اعتقاد بیان کیا بلکہ اہل سنت کے نزدیک
یوں کہنا میں تنقیص شان جناب رسالتمآب ہی اور جو آنحضرت کو سب انبیا کے برابر کہا زمرۂ اہل سنت سے خارج ہی کہ
نبی فرماتے ہیں کہ مت فضیلت دیا مجھ کو میں اوپر انبیا کی خاتی ہی بخلاف دوسرے انبیا کے خاتم حیات ہی کہ مسودہ دوسرے
کتب معتبرہ عقاید کے خلاف نظر کیا عقاید جاری ہی نہ دیکھا ہوا عقاید کتب نشین ہی اسکے اعتقاد سے سمجھ لینگے کہ یہ مخالف
سنت جماعت ہی کہ ہر جا ہی رہم فرماتے ہیں فقط محمد بن یہ افضل انبیا ہو عزیمت کا کہ رزق حسی ما رسول ہوتی ہے اور خاتم
الانبیا، والرسل ہے اور دیگران ہیچون ہر دو اچون کل امت کو پس ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی فاکن اس تقریر سے یہ ثابت
نہو گا کہ عہدہ نبی ہی رہتے میں رسول کے کم ہو جاوے اسکی تصریح جواب اخیر وجوہ میں علی الخصوص باب ہشتم میں بخوبی ہو گی
انشاء اللہ تعالیٰ وہو الفیاض ہم صرفہ کا معنی بیان کرتے ہیں اسکے تردید یک اسلام ایک تردید ہی کہ اس پر یہ آیت دلیل
ہی قولہ تعالیٰ فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیہ ترجمہ پس جسکا کشادہ کیا اللہ نے سینہ اسلام
کے لئے وہ ایک نور پر ہی اپنے رب سے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ترجمہ پہنچا تمکو میں ترجمہ ہی کہ آیا تمکو

اللہ سے فرمایا اور کتاب روشن یعنے محمدؐ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تفسیر حسینی پر اس آیت کے نیچے لکھا ہی در

فقد الفصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ہست کہ اصل عشا و معاد جمیع خلایق حضرت حقیقت المحمدیہ ہست و آن حقیقت
محمدی و فرد احدیت کہ صورت حضرت واحدی احدیت جامع جمیع کمالات الٰہی و کمالیاتی و مراتب متعددہ
ملکی و جبروتی و انسانی آنحضرت است و عالم بالیان صورہ و اجزای تفصیلی او و آدم و ما دونہ بیان تجلی اول و ایما الاشارۃ

بقدر فائدہ ولد آدم و بقدر قرب آدم من دونہ تحت لوائی نظم آنچہ اول مشہد پدید تجسیم غیب و بود و جان اولی ہم
رسید کہ بعد از ان آن نور مطلق زد و نمود و گشت عرش و کرسی و لوح و قلم کہ یک علم نور فرہ پاش عالم ہست و یک علم ذرت ہست
و آدم ہست کہ نور او جان اصل ہر موجود بود کہ ذات او جان تجلی ہر ذات بود کہ واجب آمد و ہر مرتبہ ہر دو حیاتش کہ
و ہر مرتبہ ذرات پیدا و نہانش کہ اور بعض اقتضات جہانی تمہید بین فرمانے بین ایضاً دیدم کہ بین عرش کہ و نہ بالائے
ایشان ہر پیغامبری دو نور داشت حاصل یک نور او محمدؐ را دیدم آنرا باہر نور بود و انتہی النور الذی نزل عیہ الرحمان
او را دیدم کہ دو نور داشتند او را بر اقتباس کے تفسیر بین ہست بین لکھا ہی خان ملت محمد روی الحدیث اول الخلق اللہ

نوری روی روایت اول ما خلق اللہ العقل خالق جمیع خلایق بود اب ان اصنا جا واحد لان حقیقت جمع نمانند تغیر عنہا بالعقل
و قار نا بالنور ترجمہ پس اگر کہے کہ در حدیث بین آیا ہے جو چیز کہ اللہ تعالیٰ پیدا کیا پہلے پیدا کیا وہ عقل ہی اور ایک روایت بین
ہی پہلے جو چیز کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل ہی پس کس طور پر ہی جمع ان دو نور بین جواب یہ ہی کہ معنی ان دو نور کا
ایک ہی ہے اسلئے کہ حقیقت محمدی کبھی نہیں تبدیل کیے جاتی ہی نہ اس سے عقل کہ یہ کہ اور کبھی نور کہ کہ معلوم ہووے کہ زیادہ
اہل ظاہر کے نزدیک اور اخلاص رسول کے لئے سب سے بہتر ہونے سے اپکا اسلام ہی سب سے زیادہ
ہی اور اہل باطن کے نزدیک بسبب کمالیت نوریت ذاتیہ کے رسول پورے مسلمان ہین اور دوسرے انبیاء بقدر
انکے نور کے مسلمانی رکھتے ہین جب جہد ہی کہ خاتم الاولیا ہی بسبب باطن خاتم الانبیا ہونے کے پورا مسلمان ہونا
لازم ہی دگر یہ ظاہر و باطن ہین مخالفت لازم آتی ہی پس ہمارے امام ہمکے فرمان کا یہی معنا ہی کہ اصل اعتقاد اہل
سنت و جماعت ہی اور مسود کے لائے ہوئے ہر دو حدیث اثبات پر دلالت کرتے ہین کہ رسول فرماے ہین نہ ہو
کوا اپنے ظرف سے کم زیادہ مت کہو نہ یہ کہ مجھکو کسی پر فضیلت نہ دینا پس مسود کو نہ تنقیص کا سلیقہ ہی نہ حدیث
کی سند پاس غیبۃ اللہ کے ساتھ مقابلے کو موجود ہین اور قولہ تعالیٰ بنگ الرسل فضلنا بعضہم الآیہ جو انبیا کی برابر بیان
دلیل ایا ہی سراسر خلاف عقل و نقل ہی بلکہ یہ آیت ہمارے رسول کی افضلیت کی دلیل ہی چنانچہ حسینی بین
لکھا ہی صاحب کشاف آوردہ کہ ظاہر ہست کہ ہین بعض سے پیغامبر ہست کہ مفضل ہست بر انبیا بعضا بالکمال و خصائص

بیان میں کہ ازمطاوی بیانات واحادیث مفہوم و معلوم ہوگیا ہو فتوی ہمارے اجداد عظام و آباء کرام کا قول معتبر
درجہ بارگاہ نواندہ تو پھر میری بات کو اللہ کے سلطان علی پر بھی کہ آپ کا اور اندازہ ہو اسلام کا جو نقل میں نگہ کی

اس حدیث کے ماننے ہی فرمائے رسول ﷺ روایت الناس فی تفہیم ہم میں فرمایا ہے اور ہم میں فرمایا ہے
الصلاۃ والسلام علیک یا من الخطاب و ہم میں فرمایا ہے اور ہم میں فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہ اور ہم میں فرمایا ہے اور ہم میں فرمایا ہے
ما تقول فی حق ہذا الرجل ہم میں فرمایا ہے اور ہم میں فرمایا ہے
ما یقولون بحث ہمیں ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کا اپنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام کا سر جا

عقیدہ فرمایا دوم الی بدایت افسوس ہی اس مسود کو عجب غلط گیری ہی کہ کبھی نور روایت کی پرتو ہی اس کو نصیب
نہیں ہوتی مصدق روح فرماتے ہیں قطعہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ کہ راست خواہی ہزار
چشم چنان باد کہ بیند کہ آفتاب سیاہ است لیکن نہ حقیقی چھپ سکتا ہی کہ اندھوں کو نظر آوے حقیقت یہ ہی
کہ مسود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدہ دوم میں اسکا اعتقاد بوصاف ظاہر ہو اللہ یہ عاجز اللہ تعالیٰ سے

نور محمدی سے کل عالم کی پیدائش کے ثبوت پر دلائل قائل سبیان کر چکا ہے اب علماء سے بھی دلیل بیان کئے

جاتی ہی حوالہ الدرۃ البہیۃ کی ابتدا کتاب الصلوۃ میں بعد ایک بیان طویل کے یہ لکھا ہی قال ہو متی باب فی ذکر ای
شی خلقت روح محمد قال ہو وفی من ذری قال باب فی ذکر ای شی خلقت روحی ارواح الانبیاء قال اللہ عزوجل
خلقت روحک قبل ارواح الانبیاء من روح محمد وجسدہ المصطفین من خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہ ابی نجیح روح الانبیاء کی روح محمد ﷺ سے پیدا کی ہی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی
الانصاری سے بھی یوں ہی روایت ہے کہ میں نے اس حاتم الاولیا خاتم الانبیا اور میں نور ذات رسول اللہ ہی
پیدا کیں سب ارواح کی بابت کہ روح سے ہو جو ابن شیخ محی الدین ابن عربی کے قول سے جو خصوص کے نص شریعہ میں کچھ میں

ثابت ہی قرار دو بلکہ ان کا عقیدہ شیخ اور وہ ہو الرسول میں مجتمع فی شکلہ خاتم الانبیاء ما وجد روح الخاتم فی غیرہ
الا قول الشیخ ہو الکامل الاکمل الخاتم لولایۃ اللہ العامۃ ہو الذی ہو خاتم الانبیاء والرسل ہو الذی ہو خاتم الاولیاء
لا یاتیہ الا درجۃ الکامل من اللہ العامۃ من روح من روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فہو الخاتم لولایۃ محمدیۃ
کہا ہی کہ وہ سب اولیاء کا سردار ہی اور دوسرے کسی کو یہ درجہ نہیں ملا ہی اور ہو خاتم الانبیاء والرسل ہو الذی ہو خاتم الاولیاء
لکھنے سے مراد یہ ہی کہ مرد و خاتم کہیں ایک دوسرے سے بہتر ہی اس نص میں اور نہ اسی نص میں خاتم الرسل ہی ولایت

لیکن مع ہذا خاتم الولایت البہیۃ الا انبیاء والرسل ہو اسکا بیان باب ہشتم مطلب دوم میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سے
سبب ہی یہ ہی کہ ہو ہو ہو

کتاب مسمّی بہ مجموعہ التوحید علی کتاب فتاوا الصحابہ مأخوذ از الکتاب ان شاء اللہ تعالیٰ ان فی کتاب اللہ الذی فی یدیکم

اسماء اہل الجنۃ واسماء اباءہم وقبائلہم وعشائرہم من اول ما خلق اللہ الی یوم القیمۃ والذی فی یدہ الآخر فیہا اسماء اہل النار واسماء اباءہم وقبائلہم وعشائرہم من اول ما خلق اللہ الی یوم القیمۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ ایک روز اصحاب رسول کے ملاقات کیلئے دوکاغذ دیکھکر عرض کی کہ یہ کیا ہی تو فرمائے یہ ہے ناحہ کے کاغذ میں بہشتیوں اور انکے قرابت داروں کے نام ہیں ابتدائے پیدائش سے قیامت تک اور دوسرا میں ناحہ میں دوزخیوں اور انکے قرابت داروں کے نام ہیں ابتدائے پیدائش سے قیامت تک اور کہا اگر کوئی ان کتابوں میں کے نام لکھنا چاہے زمین پر سے نقص کیا ہی کہ آپ نے اسکو حجر اسود میں دیکھا ہی اور کہا اگر کوئی ان کتابوں میں کے نام لکھنا چاہے زمین پر نہ رہینگے اور اس حدیث کو امام محمد غزالی رحمہ کیا ہے چوتھے رکن سے تیسری اصل میں روایت کے ہیں ہم معلوم ہوا کہ یہ تصحیح رسول کے وقت میں بھی ہو چکی ہی مگر وہاں تنزیل کتاب تھا یہاں اظہار بیان و حساب ہی کیونکہ وہاں ابتدائے اسلام ہی اور یہاں اسکا اتمام ایسلئے رسولؐ فرمائے کہ مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا اور مقبولیت و مردودیت سے مراد گذشتگان کی نہیں بلکہ موجودین و آیندگان کی ہی اگر تقرری کا منہیں تو لگام بھی دین نہ رہیگا زوری نہ چھوڑیگا اسی مضمون بغیر دیکھو کہ مسود خود عقیدہ خالفان اہل سنت بیان کرتا ہی ہم رجا عقیدہ دوازدہم الخ مہدی امت مسود کو ابھی منکے اعتقاد کے خبر نہیں کیونکہ عقیدہ ایسے امر مسود بشر ہیہ کہتے ہیں کہ فقط یقین کے ساتھ متعلق ہو اور جو امور مسود بشر ہیہ مباشرت عمل بانکے ترک سے متعلق ہوں انکو فرمیات و عملیات کہتے ہیں ایسا ہی سب کتب اصول و فروع میں ہی اور روبت عمل نہ عقیدہ چنانچہ عبارت عقیدہ شرعیہ کی جو حضرت بندگیسیان سید محمد سید الشہداء لکھے ہیں یہ ہی دنیز حکم کردہ ہیں از ہر کی بر مردوزن طلب دیدار خدا فرض ہیں تا آنکہ بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب نہ بیند مومن نباشد مگر غالب صادق یہ حکم اس مانند ہی کہ رسولؐ فرمائے ہیں جو کہ عمداً نماز چھوڑتا کافر ہوا اور فرمائے ریا کار مشرک ہی جیسا کہ شداد بن اوس سے روایت کیا ہی فرمائے قدما ہو نہیں ابی ہریرہ کہ شرک اور جیسی شہوت کو تب میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ کی امت کیا آپ کے بعد شرک کریگی فرمائے وہ آفتاب، مہتاب پتھر بت کی پرستش نہ کرینگے مگر یا کہ کرینگے اپنے عمل و شہوت میں اور فرمائے ریا شرک ہی بس اگر کوئی بہودی یا نصرانی کہے واہی بر حال مجوسیان کہ کوئی مسلمان نظر نہیں آتا ان کے تئیں صاحب نے تزیک بھی سب محمدی کافر یا مشرک ہیں اگر وہ ہمارے دین میں نہ جانے تو ہمیں خاکہ بیان فقط ایمان بس ہی عمل کہ ہیں یا کہ ہیں ریا کہ ہیں یا کافر ہیں افسوس ہی کہ زبیخا رانده و دانا انجا ماندہ اسکو جواب تو سے جو سنے وہی جواب جہاں طرف سے تم کہی ہی اسکی تفصیل توضیح مسود ہی یہ فقیر شمار دوم میں ہم آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ہر کے انکو ہیں ہے خدا بیتوال کا دیدار دیکھنے میں عمر ما اکثر

اکابرین مشائخ قابل ہیں یا نہیں کے بالمشافہ بحث میں ہی دامادا رایۃ فی کتب الصوفیۃ عن التعبیر عبارۃ قدیمۃ الشیخ
محی الدین رضہ فعالی فی الباب الرابع والستین من الفتوحات الاعلم انہ لا یتبنی لمسلم ان یتوقف فی رویۃ اللہ تعالیٰ فی الدار
لانہ لا شئی فی الاکوان او سمی من عالم الخیال وذلک ان کل حقیقۃ علی کل شئی وعلی الیس شئی یصح ان یدرک العدم المحض
والمحال والواجب لنفسہ من الممکن ویحیل الوجود بعد ما والعدم وجودا فیدرک المستحیل لنفسہ والاستحالۃ والثبات فی الدارین
قیدا وقال ولیلنا فیما قلنا قولہ تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ووجہ الشئی حقیقتہ وعینہ فقد صح الوجہ الخیال من یستحیل علیہ
بالدلیل العقلی المصورۃ والتصویر فصح ان کل شئی جائز ورویتہ فی المنام والدار الاخرۃ جائز وقوعہ وتجویز ان شاء
فی الیقظۃ والحیاۃ الدنیا انتہی وقال الیضا فی علوم الباب التاسع والستین وثمانۃ لا الصحیح للانسان فقط ان
یعبر عن حقیقتہ ما طریقۃ الذوق من غیر تکیف کرویۃ اللہ عزوجل ایدا والحال فی ذلک ثم قال واذا صح ان العقل
یدرک الحق تعالیٰ جاز ان یدرکہ بالبصر من غیر احاطۃ لانہ افضل المحدث علی محدث من حیث الحدوث وانما افضلہ
من حیث الصفات الجملۃ ومن قال ان الحق تعالیٰ یدرک عقلا ولا یدرک ببصر فشاعب الاعلم لہ بحکم العقل ولا
بحکم البصر ولا بالخیال فی علی ہاہی علیہ وذلک کالمعتزلۃ فان بنیادہ تنبیہ ظاہرہ اس کلام عبارت کا یہ ہی المصنف
یرا قیت نے کہا کہ سب کتب صوفیہ میں جو میں نے دیدار سرکے آنکھوں سے اور خواب میں ہونے میں دیکھا ہر
فصیح تر عبارت شیخ محی الدین رضہ کی دیکھا کہ انہوں نے لکھا ہی ہر شئی جو اسکا دیکھنا ممکن ہے اور آخرت میں جائز
ہی ہو بیداری میں اور دنیا میں بھی جائز ہی کہ خواب میں کبھی آنکھوں سے نظر آتا ہی اور جیسے کہ اللہ تعالیٰ
پایا جاتا ہی حس بصر سے یعنے سر کے آنکھوں سے نہیں نظر آتا ہی پس وہ باتیں کہ گئی اسکو پہچانت نہیں کہ کے عقل
حکم کرتی ہی اور صاف نظر آتا ہی کہ اسکو علم حقایق سے پہچانت نہیں کہ وہ حقیقت کیسی ہی اور وہ مانند معتزلہ
کے ہی پس صحیح ہی انکا مقدمہ اگر کوئی کہے کہ رسول فرماتے ہیں ہرگز نہ دیکھیگا کوئی اپنے رب کو مرے تک تو
اسکا جواب یرا قیت کے اسی مبحث میں شیخ اکبر سے یہ لکھا ہی قال ایضا فی الباب الثامن والتسعین وماۃ اذا اراد
اللہ عزوجل ان یری عبدہ من عبیدہ لقصر فعالی فی عابد من فقار العبد عرض شہود وقصر عند التجلی وکم الروح وجسمہ
یرئی ربہ کما تراہ ظاہرا کیونکر تم اذا اراد الحق تعالیٰ ان یتجر عبدہ ویلزوہ وعشا ہدتہ فعابد من ارسال الحجاب
فیقع اللذۃ للشاہد بینے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی ذات کے دیکھنے کا ارادہ کرتا ہی پس عزت دیتا ہی بندہ کو
اپنی ذات کے دیکھنے سے فنا کرتا ہی کے وقت روح محجوب بنجاوے اور ایسے وقت اپنے رب کو دیکھتا ہی جیسا کہ
دیکھتا ہی اسکو فرشتے اس دیکھنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ اپنی نعمت دیدار کا لذت بندے کو دکھانا چاہے تو

من شبّت ورویۃ اللہ عزوجل ورویۃ من انکرہا وتفاوتہا من شبّت تفاوتا لا نہایۃ علی قدر وسع العلم ومن تفاوتہا ازداد ایمان
جواب اصل مقدمہ من رویۃ حقیقۃ تعلقات وکل من لا یحیط بشیئ کانہ ما رآہ ومن ازداد رویۃ ازداد علما بانتہی حاصلہ اسکا یہ ہی اگر کوئی
کہے کہ مبصرون نے دیدار دنیا میں دیکھنا منع کیا ہی مبصرون نے ثابت کیا توضیح مدعا فرماتے ہیں دیدار دنیا میں دیکھنا
ثابت کرنے ہیں سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو شئی کے ہیں ادراک ارادہ یہ ہی جیسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا ہی
نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے پر ہی اور کھا ہی فان ثلث قبل یتفاوتون فی الآخرۃ کما تفاوتوا فی الدنیا
قال جواب تم خان تفاوتہم فی الآخرۃ فرع من تفاوتہم فی الدنیا وقد قال الشیخ فی الباب الحادی والثلاثین وثلث مائۃ
اعلم ان رویۃ المؤمنین ایہم فی الآخرۃ تابعۃ لاعتقادہم الذی کانوا علیہ فی دار الدنیا فمن کمل اعتقادہ فی رویتہ علی قدر علمہ باللہ تعالی وعلی قدر ما ظہر لہ من علوہ ومن لطفاء وکما انہم متفاضلون فی العلم واللذات فہم متفاضلون فی
النظر الی ربہم لذۃ عقلیۃ وہم من خاص من خاص ومن لذۃ نفسیۃ وہم من خاص من خاص ومن لذۃ حسیۃ مقاصد اسکا یہ کہ جیسا دنیا
میں موحد تھا دیدار الٰہی دیکھنے میں اعتقاد مقاومت ہی ویسا ہی آخرت میں مقاومت ہی کرے گا کہ یہ نہیں بیٹھے
فقط عرش کی مجسم یکا دیدار کا لذت دیکھینگے اور بیٹھے ذاتی لذت اور بیٹھے بطور حس کے بیٹھے انکو ہی کی دیدہ ہے پس
اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخص للمؤمنین اہل سنت جو اولیاء اللہ ہیں سب اللہ تعالی کا دیدار دنیا میں سر کے
آنکھوں سے دیکھنے کے قائل ہیں اور مسرور داعی کا قول نفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی مذہب من کذب
اور حقیقت جہود یوں کی قیامت کے روز مواقف قولہ تعالی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم الآیۃ سے اور قولہ تعالی ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیۃ کے ہوگی اور مسرور کے ساتھی موافق قول تعالی ربہا نرنا الذین
اضلانا من الجن والانس نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کے مسرور کی تلاش کرینگے رجا عقیدہ نیز
ہدایت مسرور اسکی ہی عقیدہ بسبب فاذبحکم مقرر کیا اور گزشتہ ذکر بھی فرض علی ہیر کیف مبصرون کے
نزدیک یہ حکم موقت ہی کہ امام وقت اپنے عصر ہی سو منکر خاصہ فرماتے ہیں چنانچہ اصحاب کہف رسول ہی عمل ہیں
ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من عشرۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہی کہ کہے فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آویگے زمانے میں جو چھوڑ دیگا تم سے حکم کے دسویں حصے کو ہلاک ہوا پھر آویگا
ایک زمانہ جو عمل کرے گا ان سے حکم کے دسویں حصے کو تو چھوٹا روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ اسی لئے بندگیہان
سید عمر دخانم رشد آپنے وقت میں فرماتے ہیں کہ تکو سلطان ائیل سلطان الہند کی حفاظت کرنا اس ہی اور مبصرون کے

نزدیک یہ حکم تبدیلی ہی اور ایسے شرک و نفاق کے حکم آیات و حدیثوں میں بہت وارد ہیں اس شرک نفاق سے
نفاق متعارف مراد نہیں ہوتا چنانچہ قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ترجمہ اور جو کہ فرمایا ہو
نہیں اسکے جواب ما اللہ تعالیٰ پس وہ لوگ کافر ہیں اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم الخمر کان مومن کان فاسقا ترجمہ کہا ہے
وہ ہی مومن مانند اسکے جو کہ گناہ گار ہی - اور رسول فرمائے من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر ترجمہ جو کہ چھوڑتا ہے نماز کو عمداً
پس بیشک ہی کافر ہوا - اور فرمائے رسول لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ترجمہ نہیں زنا کرتا ہی زانی جبکہ
وہ زنا کرتا ہی اور وہ مومن رہے اور رسول فرمائے ہیں عن عمر ابن الخطاب سمعت من النبی ﷺ قال اذا خاف احدکم
الا متکل صفائی بیگانگی و بیعمل یا لبروی الہیتی فی شعب الایمان پس مسود اعتقاد اہل سنت کا یہ ہی کہ جو کہ
علط ہی کہ مسود اعتقاد اس سے کہ نہیں ہی وگرنہ خود رسول شرک و نفاق کے خبر نہیں ہی وگرنہ خود رسول شرک و نفاق اور کافر
فرمائے ہیں جیسا عقیدہ دوازدہم ہیں ہی گذرا کہ وہابی اسی کے مانند ہی اور بعضوں کے نزدیک یہ شرک و نفاق
و کفر اوپری و ظنی ہی شاہ شرف الدین ہی منیری مکتوب نہم میں فرماتے ہیں یہ دو گروہ شرک نزدیک ایمن طائفہ یہ دوزخ
است اسکے بیچ اسکی تفصیل بیان کئے ہیں از بیشہ طوالت سے ترک پر ہی اقتصار ہوا اور اسکا بیان مسود کی بیچ
دہم و شانزدہم میں بھی بوضوح ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور ہمارے بیان سے رفع خلافت سلطان الخیل و سلطان
النہر جاری ہی بلکہ اکثر مقیدون کو ذکر دوام حاصل ہی اور بعض عوام مومنین کو بھی اگر ہو ذہنی کہ ذکر کو اختی
لازم رکھے کہ ذکر خفی سے بجہت تمام وصول مقام ہی پس ثابت ہوا کہ نزدیک خدائے لم یزلی تعالیٰ شانہ
اور محبوبی اور محمد مہدی علیہما السلام کے عہد دی مسلمان یا ایمان ہیں اور مخالفین انکے قابل تفتیش و شیطان
رجا عقیدہ چہاردہم الخ ہدایت اللہم اعصمنا عن ایمان الجہلات معلوم ہووے تیرک شقی اور ادوہ دیا
دعا نہیں ہوا فاضل علمیات ہی نزاعتقاد ہیات جیسا مسود کے عقیدہ دوازدہم کی ثبوت میں معلوم ہوا اگر کوئی کہے کہ ہم
دینے کے دخل دوزخ کا اعتقاد تمہارے بیان فرض ہی جواب اسکا یہ ہی کہ جیسا حرام کو حلال جاننے والے
لئے اعتقاد دخل دوزخ فرض ہی ولیسا ہی یہ بھی ہی رسول فرمائے ہیں کہ دوزخ اہل حرمت پر حرام ہی اور
حرمت اہل دنیا پر حرام الحدیث اور مشکات کے باب الامر بالمعروف میں مسلم سے روایت ہی کہ ابو ذر رسول ح
کر کے ترجمہ ہوئے بیچ پہ گذرے اور فرمائے کہ ہم میں کوئی دوست رکھتا ہی کہ اسے ایکدرہم کم خرچے تو
صحابیوں نے عرض کئے ہم سے کسی صورت دوست نہیں رکھینگے فرمائے قسم اللہ تعالیٰ کی ہی کہ دنیا اللہ تعالیٰ
کے پاس تمہارے لئے اس سے کمتر ہی اور کیسا اسی سیادت کے رکن سوم کی اصل بحر میں نام محمد غزالی رح فرما

ہیں گفت ہے رسول گرامی پیا بند مرد قیامت کہ کروڑ ہا ایشان چون کوہ ہا سود بود ہمہ را بدوزخ فرستند
گفتند یا رسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند و روزہ دارند و شب بیخبر خواب باشند لیکن چون امر دنیا پیش
آید دران چنبند اعاذنا اللہ منہ بعد فرماتے ہیں گفت دل ہیچ گونہ یاد دنیا مشغول مدار بدیدہ از ذکر دنیا ہیچ گاہ بودی
وطلب آن ہیچ رسد ایں لئے مولانا رومی فرمائے ہیں ست اہل دنیا کافران مطلق اند کہ دنیا ہد پرچتی حق و در
پی حق اند یا آنکہ دنیا طلبی ہیچ نہ ہد و در پی حق اند و مسودی بدعلتی دہم و شانزدہم ہیں ایسکا بیان مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ کہ یہ مسود ترک
دنیا پر جو یہاں اعتراض کیا ہے اسکو اپنی بدعلتی شانزدہم ہیں تفصیلاً لکھا ہے اور بدعلتی دہم کا حوالہ یہاں بتا دیا
مسئلہ ہی ضرور گر احاطہ نباشد اور مسود کا یہ عذر کہ اپنی طرف سے تمام کتاب ہیں انکی تکفیر الخ کذب صریح
ہی کہ ابتدا سے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تضلیل کی ہی دلیل تضلیل ہی ہر منصف ہی سے اسکا ثبوت بھی ہو سکتا
ہی اگر کچھ دماغ ہوں بیان کیا جائیگا مگر الحمد للہ اس بحث ہیں نظر کرنے کی حاجت نہیں کہ ہمارے اس کے مصدقین کو خود فرمان
امام ہے کہ جو ہیں بیان کلام اللہ و حدیث رسول اللہ ﷺ مشغول و مرید دنیا نہیں ہیں کفر و شرک و نفاق سے منسوب
کرنا مگر ضرورت کے موافق سبب حلال کے اور اسباب دنیا کمانا دلیل شغل بدل دنیا نہیں کیونکر مرید و مشغول دنیا
وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہ تو بنداری کے لئے اپنا جان دنیا محبت بیتری سمجھتے ہیں چہ جائے کہ مال
و اسباب وغیرہ اور مسود کا یہ مقولہ کہ مخالف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى اور فرماتا ہی اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور فرماتا ہی
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
جو دنیا کا طالب ہو اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہو دنیا ہی کو اپنا مقصود بنا لیتا ہو اللہ تعالیٰ اسکے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دیدیتا ہی
عبدالرحمن بن عوف کے انتقال کے بعد بعض اصحاب کہنے لگے کہ انکی مالداری پر ہمکو ان کے خاتمے کا قدر ہی کہنا چاہئے
کہ سبحان اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہو اسنے مال حلال کمایا اور نیک کاموں میں صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی
اسکے حسن خاتمے میں کیا شک ابوذر رضی اللہ عنہ یہ سنتے ہی بادشہ کی توہی لئے کعبہ کو مارنے دوڑے اور کعب بھاگ کر
عثمان کی پناہ لئے ابوذر کہنے لگے رسول اللہ سے سنا ہوں اور سب کے آخر حجت میں جانتے ہیں مگر وہ جو اپنے داہنے
سیدھے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھے کوہ احد برابر سونا دیویں اسطرح کردں کہ میرے پیچھے
دو قیراط باقی نہ رہے جب رسول ایسا فرماویں تو یوں کہا سو جو ہاتھی پھر دوسرا کہ انکی صحابیوں سے مذاہبکا جواب دیا
آپسی مخاصمہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں اگر مال مرجب نقصان ہو جو جانیکہ دوسرا اور رسول فرمائے گا ایک
شخص اہل حلال سے کمایا اور نیک کام میں صرف کیا اسکو یہی بہشت میں جانے دینگے کہ شاید کہ طہارت ہیں تقسیم

کیا ہو یا کپڑوں یا بستر وغیرہ کسی شے میں اور جب وہ سب برابر کیا ہو کہ بیٹے کے کرتے پوشاک وغیرہ بہ نسبت کیا ہو یا
کسی تہیم و تہ دوسی کی حاجی ادا دکیا ہو پھر مقدار اسکو کہ بیٹے اور حساب حقداروں کا اور مال کے شکر کا شروع ہوگا
انتہی خلاصتاً اور قولہ تعالیٰ فقد تم الآیۃ کا معنی یہ ہی ہے مالوں سے اُن کے صدقہ کر پاک کرے انکو وہ صدقہ اور
رحمت کر اُن پر سبب ہی کہ انکو تہیری رحمت موجب اقدام ہی اس آیۃ سے مال کی پاکی کہاں ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کر اسکے سبب حاصل ہوئی اسی لئے حکم ہوا کر رحمت کرنا موجب اقدام ہو مگر نہ مال کے سبب کی بنا پر موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا پاک ہونا ثابت ہی اگر کہا جاوے کہ حلال ہی ہو اور تکالیف شرعیہ مسلمانوں کے لئے ہیں نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرماتا ہی ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ اسی لئے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ تمہارے پر میں فقیری کو نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کو جیسی ہم سے اگلوں
پر اور ہلاک ہوئم جیسا تم سے اگلے ہوئے اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ جستجو زر دنیا کا کمال زیادہ ہو گا اتنی ہی
کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالیٰ سے اسی لئے رسول عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمائے کہ تو مرے سب
اصحابوں کے پانسو برس پیچھے جنت میں داخل ہوگا بلکہ حدیث صحیح میں آیا ہی سلیمان الطیبی اس دولت دنیوی کے
سب انبیاء سے پانسو برس پیچھے جنت میں داخل ہونگے بااین فرقان چاہیے امام کا یہ ہی کہ مرید شاغل دنیا
سے نہ دنیا کی دوستی رکھنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دیوے کافر ہی اور جب دنیا کہ یہ ہیات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسود کہتا ہی کہ حلال پاک اور حلال ہی اس کیا دان کیا جسکو کسی کے کلام کا معنی معلوم ہو پھر کیا کہتا
اعتراض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا حاصل دنیا بدلایل کتاب و سنت دلیل پانزدہم اور مسود کی چھٹی
دہم میں لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ رجا عقیدہ پانزدہم رابع بدایت ترک وطن اور اختیار محبت عمل ہی
یا عقیدہ ہر طالق سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدہ دوزدہم کے جواب میں لکھ چکے پس جسکو عمل اور
عقید ہی کا فرق معلوم ہو فرق بین علوم حقائق سلوک کیا خاک سمجھ سکیگا کہ ہدی گا کا کام مقتضا بیان معارف اور حقائق علم
سلوک ہی تکمیل کے اقتضا کا اسکی فرضیت کا قرآن سے جواب یہ ہی کہ یہ فرع اور جزء اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر تکلیفی
الثبوت کو فرض جاننا نہ یہ کہ اسکی ہر فرع کے ساتھ یک عقیدہ جانا تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیہ سے
یوں ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون
خبیرا القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ بامولہم وانفسہم فضل اللہ المجاہدین

والتقسيم على الغنا دين اه جزء وكان الله غفورا رحيما ان الذين توفيهم الملائكة ظالمي انفسهم قالوا فيما كنتم قالوا كنا مستضعفين في الارض قالوا
الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها فاولئك ماوهم جهنم وساءت مصيرا الا مكے نے پیغمبادی اور مدارک میں لکھے
بین المجاہدون الاولون من جاہد للکفار والمنافقون من جاہد للمنافقین وعلیہ فقیر جہاد من جاہد اللہ صعتر الی جاہد اللہ اکبر
جب جہاد دو مقرر ہوئے تو ہجرت بھی دو ہوئی ہجرت ہوئے کہ مدارک میں لکھے ہیں فرق الایۃ دلیل علی وجوب الہجرۃ
من موضعہ لا یمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وفی الحدیث من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب
الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ومحمد صلعم ہجرت ہے جنگل کھاڑے کے ساتھ کہا وہ بھی دار حرب سے دار اسلام
کی طرف ہجرت واجب ہی اور جو کوئی نفس کے ساتھ کہا وہ بھی جہاں کہ اپنے دین کے خلل کی صورت نظر آوے
وہاں سے ہجرت کرے جس زمین پر کہ اپنے کو امن ہو اور اپنا دین بچے جانا واجب ہی کہ جس کے سبب سے وہ خلل جنت
یوں واجب ہی کہ ابراہیم اور محمد کا رفیق ہووے پس اللہ تعالی جس ہجرت کا ذکر کیا اور رسول اسکے حامل کے لئے
جنت میں اپنا اور ابراہیم کا رفیق فرماے اور اکابرین صفرین اسکے موجب ہر اس آیت کو دلیل گردانے بر نیت
ہو جاوے اور ایک شخص وہابی کا کلام جو ان سب کا مخالف ہی عقیدہ سے بیہودہ سر اسر غلط ہی اور رسول اسکا
ہمیشہ مراتب اولی سے دو جہات اعلی طرف انتقال تعالی سے اولی طرف پس جو ہجرت کہ جہاد اکبر سے متعلق ہی
بطریق اولے فرض ہوئی بلکہ رسول فرماے میں گناہ ہو کہ چھوڑا سو جہاد ہی اور الحمد اللہ اللہ تعالی کی طاعت
کے لئے نفس سے جہاد کیا سو جہاد ہی اس سب عہد ہی عورت مرد امیر فقیر تونگر تاجون جہاد جو مجاہد ہوتے ہیں اور سنت
ابراہیم اور محمد کی خوش نہیں رہتے ہیں کہ یہی خاص سنت رجاعت ہیں افسوس ہی مسود کو کہ خود بیشے سے بہرہ ہی
نا تفہیمی ہی سے اگر کہو کہ بیہابیت وہی کہ مقلد کو کہ کہے چنانچہ ایک وقت رسول اعمال قیامت بیان کرتے
چند اصحاب کہ انہیں صدیق مرتضی ابن مسعود مقداد ابو ذر سلمی رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے اتفاق کہ آگ سے
گوشت اور چکنا اٹھا کھاس اور عورتوں کی محبت اور سونا چھوڑ کر پہاڑ خدا کی عبادت اور ہر دن روزے میں
رہیں اور عزلت اختیار کریں رسول پہنچ کر فرمائے یہ سب کام میں کرتا ہوں تم میری اتباع فرض ہی اور تمہارا
تقرر بیہابیت ہی چنانچہ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا
ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واتقوا اللہ الایۃ یہ کہ اللہ تعالی فرمایا اور رسول اسکے حامل کو جنت کی بشارت
دیئے ہیں یا ایہا الذین امنوا

القوا اللہ ولکونوا مع الصادقین ترجمہ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور رہو ہمراہی میں صادقوں کی پس اللہ تعالیٰ ہو منوں کو حکم کرتا ہے اور امر عبادت میں مکلف کے لئے فایدہ وجوب کا دیتا ہے مسلم البثوت ہیں حکم کے باب میں ہی ہو جو عند ما خطاب اللہ المتعلق بفعل المکلف اقتضاء او تخییرا ترجمہ وہ ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کرے اور صحت الہی عبادت ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قال یا عبادی الذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ترجمہ بولوای محمدی بندے وجو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالیٰ کو کہ تمہارا پروردگار ہی اوکو جو نیکیاں کرے اس دنیا میں بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ دغا ہو گا مگر صابروں کو انکا بدلا بیحساب اسکے پیچھے مدارک میں لکھے ہیں قیل ہم فان ارض اللہ واسعۃ وجاہدوا کثیرۃ تحقیرا الی بلاد اخر وا قتدوا بابائنا انبیاء والصالحین فی مہاجرتہم الی غیرہا دہم لیزدادوا احسانا مالی احسانہم وعطا فعالی طاعتہم ترجمہ کہا گیا انکو جنے مومنوں کو مسیح ہی کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہیں پھر دوسرے ملک طرف اور اقتدا کرو انبیا اور صالحوں کو ان کی مہاجرت میں جو ان کے ملکوں کے سوائے ہو تاکہ زیادہ ترہوں نیکیاں تمہاری نیکیوں پر اور بندگیوں تمہاری بندگیوں پر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے لا یبتدئ الحساب الا بعد ربنا الی ہنا سکی طرف گئی کہ اور حسینی ہیں عالم سے نقل کیا ہی انکا جو ایسا بیحساب ہی کہ قیامت میں دیکھنے والے اندوہ کریں گے اگر اس بحث میں ہمارا گزشت تحقیق ہیں سے کرے جانا بیجا نہ ہوتا فاما جو بیہودہ ہی کہ امام اپنی بحث سے باہر رہنے والوں کو حکم فساق کے ہیں اور سوا اسکے عام مقرر کیا ہی ہم نے کہ کچھ بھی ہو قرآن کی سمجھ ہیں دم مارنا ہی اور ہمارے بیان اصلیا فایدہ دستور ہی جو شخص ہمارے درک دینا ہیں ہو تے وقت عہد بیداری قائم ترک دنیا کہ سرسب عباد وقوں کا ہی کہ کے اپنے مکان سے سمجھ کر ہجرت کرتا ہی نادم حیات اپنے مرشد کی صحبت میں رہتا ہی لاکن سوداگر اپنے پر قیاس کیا الا ربعین علی نفسہ رجعا عقیدۂ شانزدہم الزم ہدایت خود بالذات من شر الکافرین والمنافقین عقیدۂ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو دی فرض کیا ہی اس ظاہر ہی کہ ہمارے امام فرمائے ہیں میں بندہ اللہ تعالیٰ کا اور تابع محمد کا ہوں اور عبارت مذکورہ کے ماتحت مشتمل المقصود بندہ سید خود تقریر الزم جو عقیدہ شریفہ میں ہی اسمیں چوری کہ کے جس عبارت سے خلاصہ کلام حاصل تھا اثر اکر عند اللہ مانا خود گر دونگ کھا ہی وہ عبارت متروک مسود یہ ہی وادات خویش را بام خدا العبود یت واظہار کرد و بثبوت عبود یت حجت از خدا و کلام خدا و بمعرفت رسول بیا ورد اور اسکے بعد اسی عقیدہ میں

چوں اس مسودہ پر دلیل لایا جائے اس سے یہ بات بالکل مستفہم نہیں ہوتی چنانچہ توحید الٰہی اور پرستاری اور بھی کبھی جاتی ہیں فرض وہی چند حکم ہیں جو عقیدہ شرعیہ سے ثابت ہیں نہ یہ کہ منہیہ سے جو شکل فرض ہوا فرض ایسے امر محکم کو کہتے ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں تاویل بالاتفاق ممنوع ہے اس مسودہ کو اتنی بھی کچھ نصیب نہ ہوئی کہ صدیق و ولایت بندگیان سید خوفہ غیر عقیدۂ شرعیہ ہیں کہ فرمائے اور سید بریلوی اپنے رسالہ فرضیت میں اسی کی تحقیق کسطرح بیان کئے ہیں مسود کے لکھی ہوئی عبارت اول میں ہی ہر کہ آزمیں الحکام الخ اور عبارت ثانی میں ہی معلوم ہا کہ ان احکام کو مذکر بہت از اول تا آخر لکھ کر سید بریلوی نے بھی لکھے ہیں حاصل احکام محکمات عبدی کردہ عقیدۂ بندگیان سید خوفہ غیر مذکور الخ اسی سے ظاہر ہی جو احکام انکے مسودے میں ہیں ہم نہیں ہیں کہ ان میں تاویل درست ہی اور وہ فرض بھی نہیں اسمیں جتنے قسم احادیث کے ہیں سب اور وجود ہیں اور عبارت عربی عقیدۂ شرعیہ کو مسود کی ہوئی فرضیہ ہی اسمیں علمت من اللہ سے صاف تعلیم من عند اللہ بلا واسطہ ثابت ہی نہ تنزیل اسی نے سید بریلوی اپنے رسالے کے فرض چہارم اور میزدہم میں اسکی توضیح کئے ہیں کہ جسکو مسود نے اسی عقیدے کے مقدمہ دوم میں لکھا ہی اور یہ تعلیم ما لم تعلم اور ہم اور خضر و غیرہ کا ہے کی کہ اللہ تعالیٰ انکے لئے

فرمایا قولہ تعالیٰ علم آدم الاسماء کلہا الآیۃ قولہ تعالیٰ علمناہ من لدنا علما الآیۃ قولہ تعالیٰ خلق الانسان علمہ البیان الآیۃ بلکہ ہر کتب وقت کہ تعلیم سبحانہ کی ہی ولایت کے ماہ دین بحث میں لکھا ہی قال الشیخ فی باب الحادی والستون

وثمانمائۃ من شان المتصلب الوقوف دنیا خلف لحی اب الذری حبتہ ومن اللہ تعالیٰ الذی یفتہ فجاء حق ہدایت حاذا ذات

حق تعالیٰ کی شان ہے یہ ہی کہ ہر کہ اس کے لئے کچھ چاہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے وہ چیز مہیا کر دیتا ہے اور یہ ہی کہ ہر کہ اس کے لئے کچھ چاہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے وہ چیز مہیا کر دیتا ہے

حق تعالیٰ کی تیسری فصل میں ہی خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہم کہا علوی الاولیاء سے ہیں اور علمائے ظاہر سے یہ نسبت اور جہدی خلعۃ اللہ اور مبعوث من اللہ ہدایت خلق کے لئے ہیں احادیث مجموعہ کثیرہ سے ایسا ثابت ہی کہ متواتر کہنے کے لیا جاوے چنانچہ بعض ان احادیث سے باب سوم میں موجود ہیں ثبوت معصومیت تو کہاں ہی اسکی اولیا کبار سابق و لاحق جہدی تک بھی مسیح فرمودے ہیں جیسا اوپر گذرا اور بھی لکھا جاتا ہی کہ جاوے خاتم ثبوت نشر ہی ہیں فقط کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ما کان محمد ابا احد الآیہ اور معنی اسکا ہر کہ ہی ہے جناب حضرت ختمیت انتساب کے وجود پر وجود سے حد اندازہ نبوت نشر ہی کا ایسا بند ہو کر ہر کوئی نبی صاحب نبوت سابقہ مانند عیسیٰ کے بھی یہ طاقت نہیں رکھتا ہی کہ ایسا و شرع تازہ کا دعوی کرے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو نہ ہر کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہو گیا کہ اس صفت سے کوئی موصوف ہو سکے اسپر خود مسود جواب دے

بین جو تلخیص الجامع الصحیح کے بیان بین الشرب الدوری سے علامہ قسطلانی کی تحقیق کا خلاصہ ۲۸۹ صفحے بین یہ لکھا ہے اور حدیث لاحدی کی باطل وہے اصل ہی نہین لانی بلکہ ابن ابی شیبہ کی ہے مگر اسکی اصل معنی صحیح ہے اور اسی باب مذکور کے اسی بحث مسطور بین لکھا ہی کہ شیخ عزالدین نے کہا ہی نبوت تشریعیہ دو قسم پر ہی ایک قسم وہ کہ اسکے موصوف کو بواسطہ ملک اخبار وتکلیمات الٰہی حاصل ہوتے ہین دوسری قسم یہ کہ بواسطہ ملک اسکو شرائع پہنچتے ہین ان دونون سے ثابت ہوا کہ قسم نبوت مصطلح شرعیہ ہی اسی کے یہ دو قسم ہین نہ یہ نبوت کسی کی اصطلاحی ہی کی اصل معنی سے کہا اور یہ وہ نامور کی تعریف ہین جو شیخ نے ذکر کیا ہم کو احالہ بنا طرح طرح کی تحریفات کرکے مخترعہ کرنا اور علامہ قرافی کا اس سے رد عاصم کا قول نہ ہونا تعریف وہ ہی کہ غرض متکلم ثابت ہوجاوے بیان کرنے کے طور پر لکھا جاتا ہی کہ شیخ ذکر ہم موصوف بقسم اول کی تعریف یون کرتے ہین کہ اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب وسنت کی تبیین اور حکم مشروع کی تبلیغ اور مغیر اس حکم کا فساد کو بصیغہ نام علماء ظاہر کرنا اسکی نقل نہی ہونا معلوم ہوتا ہے یعنے علماء ظاہری کی بحث اگر اسکے خلاف ہو باطل ہی یا نہی خلاف اس مطلب کا مسود صاف ارادیا ہی کو تحریف کہتے ہین اور جاہا مقصود یہی ہی کہ ہمارے ائمہ مجتہدی موجود خاتم الولی ہی ہین پر سلیم مبین قرآن اور حدیث بین حسب تعلیم نبی اور تحقیق خاتم المجتہدین یہ مشرع اور آپ نے جو بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہین نہ شرع منزل تو جدید یہ کہ کہ نبوت مذکورہ کا اندازہ بندہ نہین ہوا ہی پر قیمت کے ۲۷۵ ویں بحث ہین لکھا ہی قال الشیخ فی الجواب الخامس والعشرین ان الباب الثالث والسبعین فی عنوان النبوۃ لم نر فی مطلقا بعد تتبع واناء ر فتح نبوۃ التشریع فقط فقولہ آنا بنی بعدی ولا رسول بعدی ای لا من شرع شریعۃ خاصۃ فہو مثل قولہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ فاذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ ولم یکن کسری قیصر الا ملک الروم والعرب وما زال الملک فی الروم ولکن ارض ہذا لم تقتض مع وجود الملک غیر ہذا الاسم بخلاف غیرہ ذلک وذکر ان الشیخ عبدالغنی ورجیل یقول الرقی الانبیاء اسم النبوۃ او جبا الغلب الا ۳۰۳ ویں بحث ہین لکھا ہی فان مطلق النبوۃ لم یرد فی واحد فتح نبوۃ التشریع فقط کما یرید حدیث من حفظ القرآن فقط اور جب النبوۃ بہ جنیہ فقط تعامت بہذا النبوۃ بالشک وقولہ ظاہری بعدی الخ اور رسول الرؤیا بالمشرع بعدی اور حدیث العالمی فی قاتل اسی پر دلیل ہی یا ابن نبوت اور ولایت خاتمین ذاتیات سے ہی نہ عوارض سے کہ وجود وعصری کو متعلق ہو یہ کی تحقیق باب ہشتم ہین ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اختلاف علمائے باقی اور علمائے رسم کو کہ ہمین ان مسایل ہین جو زبان شارع سے صاف بیان ہوئے کے خلاف بیان ہونے کی وجہ سے فرقہ ہین کیا صوفیہ کیا متکلمین وغیرہ وگزینہ اختلاف نہ کرنے

عن البهوی ان ہو للاوحی یوحی وانہ علم الاولین والاخرین فالعلم من الخاصۃ مع افادتہ بالمفہوم الاول ظاہر بالدلیل
اللسان وعلماء الظاہر یتبین بحکمۃ اسرار آیاتہا المختصتون بفہم حدیث ظہر وبطن کالقرآن کما ینبہ علی ذلک حجۃ الاسلام
اودعت الاسلام جواہر القرآن کے دسویں اصل میں لکھے ہیں فان تفہم معانی کذلک غلیس لک نصیب من القرآن
الا فی قشورہ کما لیس للبہیمۃ نصیب من البر الا فی قشرہ والتبن والقرآن قشور المخلوق کلہم علی اختلاف اصنافہم ولکن
اختلفوا ہم علی قدر صفایا تہم وفی کل قشور لباب خص اللہ بدرکہ وتبین ارشد منہ علی التبین اشد منہ علی المخبر المتحفظ من الغلب و
اشد شدید الحرص علی ان لا تفارق درجۃ البہیمۃ فلا تترقی الی رتبۃ الانسانیۃ بل الملکیۃ فرد ذلک وللاشراح فی
ریاض القرآن فقیہ مشرع کم وللناظم اور صاحب الخاص المنصوص فقیہ علی ہمایلی شیخ محی الدین ابن عربی کی تفسیر پر
طعن کرنیوالے لکھتے ہیں ورالمنصوص فی ہذا الباب صورۃ حمار ولیصرخ صراخ الثکلی اویقول انہ یحرف القرآن
وہو تغیر ظاہر علی جاہل وتحریج بطریق الاشارۃ اسرارہ التی تنقد الاعصار وانسکے نیچے یہ حدیث لکھے ہیں ان القرآن
ظہر او بطنا وحدا ومطلعا اور علامہ قیصری قصیدہ تائیہ خانیہ کی شرح کے مقدمے میں متصدر ثانی کے فصل اول
میں فرماتے ہیں لما کان الکتاب ظہرا وبطنا وحدا ومطلعا کما قال ان للقرآن ظہرا وبطنا ومطلعا وقال ع
ان القرآن بطنا وبسبعۃ بطنا الی سبعۃ البطن وفی روایۃ الی سبعین بطنا فظہرہ ما فہم من الفاظہ لسبق الذہن
الیہ وبطنہ المغیبات الآمرۃ لمفہوم الاول حدہ ما الیہ تہتدی غایۃ ادراک المفہوم والمعقول والمطلع ما یدرک منہ من قبیل
الکشف والشہود من الاسرار الآلہیۃ والاشارۃ الربانیۃ والمفہوم الاول الذی ہو ظہر للعوام والخواص والمفہومات
الآمرۃ لہ الخواص لا مدخل للعوام فیہ والحد للظاہرین مفہم والمطلع لخلاصۃ خاص الخواص کابرار الاولیاء وکذلک التفسیر فی
الاحادیث القدسیۃ والکلمات النبویۃ فان الکل من العوام والخواص والخواص الخواص فیہا انباءات ورحانیۃ وہاشمیۃ
الآلہیۃ کان للشرع ظہر ظاہر وبطنا منتہی اور جلال الدین سیوطی الفقان میں اس حدیث کی شرح پر شرح کے اور قونوی نے تفسیر اعجاز
فاتحہ میں اسرار البیان کاشف المعانی کشف الحقائق جواہر التفسیر وغیرہ میں بھی ایسا ہی بیان ہی اور شیخ محی الدین صاحب
فتوحات مکیہ اپنی کتاب فصوص الحکم کے مقدمہ مبشر اور خاتمہ بیت وددوم میں بھی اسکا بیان مفصل لکھے
ہیں مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہیں نظم چون کتاب اللہ یا مہ بیران او پنجمین جزو زدان کانران او کہ اساطیر
است وافسانہ نژاد کے بیست تفسیش وتحقیق بلند او ظاہر است و ہر کسی پایہ خود او گویان گرم شود و ہر دمی خرد او فزاید
ہین نظم حرف قرآن را مدان کہ ظاہر است کو زبد ظاہر باطنی پس ظاہر است او زبد باطن بود وبطن دگر او ہمچنین تا ہفت
بطن یا ہفت ہا کہ زبد بطن ہفتمش بطن سوم ہا کہ در رگ زد ہر دمی جوشے دگر بطن چارم از نبی خود کس نبرد ہیچ عارف

ہے ظاہر ہے کہ قرآن کی اس پر ظاہر مبین کو دیوبندی زمانہ جدید کے طبعی و آلب اور بے کے جبارات عجیبہ سے
بلکہ قرآن کو سرتاپا بین ہونا حدیث سے ثابت ہی اور جو لوگ کہ ظاہری معنی پر اعتماد کرتے ہیں ماننہ جاہلون کے ہیں
کہ انکو بنا بات سے گھاس اور جو بے سے بھوسہ نصیب ہی اور ایسے کو تو ذاکر نا حصہ لنون کا ہی ہے اب قیاس
کریں کہ مسعود ظاہر بین امام تحریف الاسلام اور فقیہ ملی جہاں اور علامہ شہیری اور مولانا کردم رہ کے نزدیک کس
طبقے میں داخل ہی اور مسعود کے لائے ہوئے آیات بین معنی مبین کا تصیح ہی جیسا صحیح مبین ہی وفی الحدیث ان
من البیان لسحرا یعنی بعض خطابت ایسی ہوتی ہے کہ اسکی فصیح منہ یہ سنے آیا ہوا قرآن کی کیا بہت مناسبت رکھتا ہی اگر واضح خود
کے لفظ کا معنی ہین تو اصل مذہب اسلامیہ مین یہ داخل طاعن ہوتا ہی کیونکہ مخاطبت جماعت کے مشروط اور
مجتہدون اور محدثون کو معانی کتاب و سنت مین بے نہایت اختلافات ہین اور اختلاف العلماء رحمۃ پر سب کا
قرار دادی ہی اہین چند کلام آجنگ بہم ہین جیسا سابق جمہ صلوۃ و سلی و فیج لہی حق عزت بلیغ ہی
کہ جسکا حق اسکو پہنچا دے جیسا اوپر زبدۃ التقانی سے معلوم ہوا اسی نے بھاسے رسول کا نام رسول امین ہی کہ
جسکی امانت اسکو پہنچائے صین الجہات اور آیے پہنچانے مین جانچہ ہیبت اولیا، اللہ سے ظاہر ہو کہ قرآن و حدیث کی
صحت اللہ تعالی اور رسول اللہ سے معلوم کرتے ہین اور سنتے سیکھتے ہین ۔ ارجا عقیدہ ہفدہم الخ ۔

ہدایت آدمی جب عاجز ہوتا ہی جو چاہتا ہی کہا ہی علی الخصوص جبکہ دلین تعصب و عناد جاری مگر ہر بیدی
بات نہین سمجھتا ہی الیسا ہی مسعود بسبب تعصب عناد کے اپنی کتاب کو ایک قرآن بنانا چاہا پھر اور چند امور ایسے
ہی گذرے کہ یہ بھی قرآن قبیل ہی ہمارا اعتقاد یہ ہی کوئی فرد عالم مین اللہ تعالی بیشانہ کے نہ صفات ذاتی مین شریک
ہی نہ افعالی مین لیس کمثلہ شی اور اللہ تعالی کا کلام اسکی ذات کے سر یکا قدیم اور بے زوال اور بے انتہائی اور کل مخلوقات
کا کیا ہی کیا دال کیا رسول کیا مہدی علیہم السلام اندذات قرآن کے حادث اور زوال پذیر اور منتہی ہی الغرض مسعود
فہم کلام اللہ مین نہایت مقصر ہی جیسے کلام مخلوق حادث کو سمجھے کلام خالق قدیم کو کیا خاک سمجھیگا علماء دین
آیات سے کہ آسمین اللہ تعالی کی غیب دانی کا بیان ہی طاعت کا رجانا ہی مگر نہ یہ لازم ہو گا کہ اللہ تعالی
اپنے سے چھپی چیز کو بھی جان لے ہی خود باللہ من ذلک یعنی اگر کسی کے بہت سے چھپی چیز کو ذکر جاننا دلا
ہی تو اسمین انبیا بھی ہین کہ اکثر غیب کی خبرین بیان کئے ہین بلکہ اکثر اولیا بھی خصوص ہمارے نبی فرماتے
ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ یعنی
اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لئے اٹھا دیا ہی کہ میں دنیا اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہی سب کو دیکھتا ہون جیسا کہ
اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہون اسی حدیث کو ابن جریر طبرانی نے روایت کیا ہی اور سید محی الدین قادری دیوبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب

کے فائدہ جمیعت بہم ہیں ذکر کیے ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ فرمائے رسول جان لیا ہوں میں علم اولین و آخرین کو جستی میں وعلف عالم الحکم تعلم کی تفسیر میں اور ابن حجر کی شرح ہمزیہ میں اسکی تحقیق کیے ہیں اور اسی شرح ہمزی میں اس حدیث کے پیچھے ابن حجر نے کہا ہے فانہا فی ذلک العلی واللہ تعالی اعلم خواص علی کثیر من الحیثیات حتی من الخمس التی ہکال فیہن رسول فی خمس لا یعلمہن الا اللہ انہا جزئیات معدودات لا غیر والمنکر للعام المتعلق ذلک مکابرہ اور علامہ شبراملسی شرح مقصود کے مقدمے سے فرمیں فصل میں کہے ہیں الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالہیۃ والعبودیۃ والاصح انہا ذلک اصالۃ بل حقیقۃ نوری الخلافۃ فقط الاحیاء والامانۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات المتضادۃ فی العالم وفی نفسہا وبشریتہا ایضا انہا منورۃ بکالہ علیہ السلام ومحوہ وشیخ محمدہ فانہا فی ماذکرناہ بعض حقیقۃ ولا غیر ممکن علم مثقال ذرۃ فی الارض وفی السماء من حیث ہو ہو بل ان تعلق العلم بہ ونحوہ من حیث البشریۃ انتہی ترجمہ حقیقت انسانی عبودیت اور الہیت کہ مثال ربنے سے بطور طبیعت اور خلافت کے جلالۃ مادہ ناہر بانی اور قہر اور رضاء وغضب کی ذاتی صفات سے عالم اور اپنے میں تصرف کرتی ہی کیونکہ آپ بھی عالم میں ہی اور روشنی اور تکمل ہونا رسول آکا سکو منافی نہیں کہ یہ بھی ناہی حقیقت کا بعض ہی اور آپ ہر زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر جیسا نہیں ہی اگرچہ فرمائے تمہارے دینے کے کام تم خوب جانتے ہو یہ ناہی بشریت کا سبب تھا انتہی علامہ ابن حجر مکی مسود کے لئے جواب باصواب تھا مگر یہ امر لائق کشف ہوئے سے اپنے اطمینان مومنین کے لئے تھوڑا اور لکھنا ضرور ہوا لیتے جو بلندی پر ہا ناہی اسکو پستی کے اجزا بہت چھوٹے نظر آتے ہیں ایسے مقام فنا فی اللہ کو پہنچا ناہی بہ نسبت اعلی درجات باری عز اسمہ کے عرش سے فرش تک اسکی نظر میں ذرے سے بھی کم تر نظر آتا ہی یوا قعیت کے ہم ۳۰ دین بحث میں لکھا ہی وما کان تعالی لا یحیط بہ مکان لان المکان المعقول ہو من سقف العرش الی تخوم الارضین وذلک کالذرۃ بالنسبۃ للافوق للعرش وما تحت التخوم اور اسکے بعد لکھا ہی وامالعارفون من الانبیاء و کمل اتباعہم فرون ہذہ العرش بالنسبۃ للاشیاء الموجود کالذرۃ المطائرۃ فی الہواء لیس لہا سقف ترتسی علیہ الارض تنزل علیہا فسبحان اللہ من الایعرف قدرہ مخلوقہ ان دو فرون عبادتوں سے یہ ہی انبیا اور ان کے تو ابین کہ بسبب سیر ما فوق العرش اور فنا فی ذات الباری کے عرش سے تحت الثری تک ایک ذرہ کے سر یکا نظر آتا ہی اسی لئے خاتم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ اس قصیدے میں جو اسکے مطلع کا مصرع اول یہ ہے سقانی الحب کاسات الوصال فرماتے ہیں مشعر نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم التصالی اس قرینے سے ثابت ہوا کہ مسود عقیدہ معتقد بیان کرکے حاجی سنت وجماعت کو وہ نام کیا رجعا عقیدہ کیجیے ہم الخ ہدایت

اللھم صل وسلم علی من شمر الحاسدین المعترین بہ بھی مسرور کا افترا ہی کیونکہ یہ کاتب الحروف کم و بیش دو سال سے جواہر خمسہ کی تلاش کر رہا ہے مدت کی تلاش کسی معترض کی تلاش نہیں مگر بندگیہان سید قاسم رحمۃ اللہ جو اپنی تصانیف میں فرمائے ہیں کہ کے خلاف پر ہی کہیں اس جناب کے تصانیف میں ذکر نہیں کیا خدائے پاک منزہ ذاتہ و تقدس صفاتہ کی ذات و صفات کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہوں میں یوں فرمائے ہیں ہمارے ان اعتقاد میں غیر حق ہیں جس مقصود پر سو دو ازیں ہر قوم امت کہ قدیم و یا زدہ سال بر حال حضرت امام رسید و پیروی دین قائمین امام واتباع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و ہر دو ام بعینہ مردمان زمانہ ترک دادہ و رسم و عادت پدران خویش پیش گرفتہ ہوں راہ راست می پندارند و جمعی بر نہج عامت محبت خود مہدی بالعینہ خدا میگویند و پیغمبر ایشان کہ شاید و فضایل افزونی میجویند الخ اور تسویۃ الخاتمین میں فرمائے ہیں حضرت میرانؒ نے زیر آیت وسبحان اللہ وما انا من المشرکین فرمودند خدای بالست و ما ہر دو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرمائے ہیں و فی مقصد الاقصی در بیان حدیث نبویہ اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ روحی گفتہ چہ اول کہ روح محمدیست و وجہ دارد و جان و وجہ کہ فیض از حق تعالیٰ میگیرد و فائض بالذات است و آن وجہ کہ فیض بکونین میرساند فائض بتوسط است و از سعد الدین حموی نقل کردہ ہر ہزار سال حقیقت ذات مصطفیٰ اور ہر دو طرف منظہر یا بد تا منظہر یکہ ختم نبوتش بود شود و منظہر یکہ ختم ولایتش بر دستور و این منظہر است کہ او را احمد ثانی گویند و صاحب فرمان و صاحب زمان نامند و سلطان سلاطین اولیا و اصفیاست و فیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست و از بخار انوارش شدہ کہ این ہر دو مقام کہ ذات الخ اور وسیل العدل و المنصفین فرمائے ہیں طلسمی گنجینا بواسطہ امور عجیب پیدا و ظہار انجا ہی گر قصد اظہار قدرت خدا یتعالیٰ کردہ عزیز یافتند ہم او را قادر داشتند و اما تمیز نکردند کہ مقدور مقید چگونہ ذات مطلق و قادر قدیم باشد و در باب عیسیٰ نیز اگرچہ در انجیل لفظ اب و ابن بجانب حق تعالیٰ و عیسیٰ آمدہ ہست از آن ہم ہرگز پرورش حق تعالیٰ بعیسیٰ و صدور مریم بسوی حق تعالیٰ و الفت لایق بود نہ ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلاً او را فرزند و مثل و جنس و شریک نیست یعنے اول ذکر کردنی کہ او را این صفت ہر دو نیست پس برہان دلیل کردنی نہ زیرا کہ چون صفتی بذات او روا نباشد برہان صفت چگونہ گردان قولہ تعالیٰ وانت قلت للناس اتخذونی و امی الٰھین الآیۃ اعتقاد نکردنی او را بعد چند نقل و حدیث و آیات کہ آخر سب کے آیہ یداللہ فوق ایدیہم ہی لکھ کر فرمائے ہیں ہمارے دین کلمات محکم یا ہر از اعتقاد ہست شبہا ظہر ایں نہ زیرا کہ اتفاق اجماع بر لیست کہ حق تعالیٰ از مکان و آمد و رفت و تشبیہ و تقدیر و امثال آن منزہ ہست و ہمانا ایں احکام محکمات اند و کسی ایں متشابہات و ظواہر ایں نہ زیغ فتنہ جویان باشد

پس ناچار نسبتِ آن الفاظ چنین باید کرد که چون خود صفت اوست بدین جهت آنہا نیز اضافات اضافی باشند لقولہ واللہ تعالیٰ وما تتلوا من دونہ الاسلام شرح میگوید کہ معبود ما الہ است دون و تسویل مجازاً ذکر و مملوک خود را کہ بر کاری گماشتہ میگوید کہ دون من ہی یکی من ہست و چیزی کہ نیز مورد کسی میشود آن کار را میگوید کہ کردن فلانم و وکیل یکی موکل خود را میگویند یعنی شخصی را نیز باید شناخت بناء علیہ واجب شد کہ چنانچہ مشابہات در صفات محکمات تغیر نیابد پیرگاہ دلیل قوی بر اہم سواق نباید دلیل قوی نباید پیرگس آن اضافت و اسنت خلاف خلق ہمین بہت انتہی سس تحریر ہے صاف ظاہر ہو چکا کہ حضرت بندگیان سید قاسم فرماتے ہین سوائے ذات احد صفات باری عزاسمہ کے کوئی چیز عالم ہین غیر مخلوق احد قدیم نہین ہی اور انکی طرف اس اضافت کی نسبت محض افترائی و کاذب ہمارے بیان بسبب ولایت مصطفیٰ کے مخلوق ہو چکے ہین انکی ہر دو ولایت مطلقہ کی ہی کہ صفت ذات باری عزاسمہ ہی پیہ اس ماند ہی کہ اللہ تعالیٰ قولہ تورات کو کتاب موسیٰ فرمایا اور بیان تخصیص کا فایدہ پیہ ہی کہ کل عالم کو کہ حسین ہو گا و رہینا اگر دو اعلم ہی داخل ہین نیز بالنسبت مصطفیٰ کے فیضان ولایت مطلقہ بھی ہمین اسلئے اضافت اسکی جانب پروردگار عالمیان طرف کی جاتی ہی فاہم جیسا کہ کتاب موسیٰ ہو گا نہ تنزیل کتاب اب مومنین کے لئے ہی پس اضافت بلندی ہی کہ اضافت تحریمی بھی کہتے ہین وگرنہ یہ بات صادق ہو گی کہ عالم ہین ہر چیز لیے بھی ہین کہ اپنے وجود کے لئے اللہ تعالیٰ کے محتاج نہین ہین کیونکہ بعض غیر مخلوق قدیم کے بھی ہین کہ اپنی ذات سے اب قایم رہنا اور خدائے قدیم کو بھی اُس سے سبقت فی الوجود نہ ہونا نعوذ باللہ من شرور انفسنا

مسودے کا تتمہ الباب عقیدۃ التوحید کا بقیہ

رہا اگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی اور ہدایت یہ بات سراسر بہتان اور افترا ہی اب اسکے اور شواہد کی عبارت وغیرہ لکھی جاتی ہی حدیث قال رسول اللہ انی لا اعرف اقواما ہم فی النار قال الاصحاب کیف یکون یا رسول اللہ قال ہم قلیلون ولا یعرفک غیرک قال لیس من الانبیاء ولا الشہداء ولکن یخطیہم الانبیاء والشہداء الخ ہم و معتقدہم من اللہ وہم المتبعون فی اللہ کذا فی شرح مصابیح و محقق الجزء فاعلم ایہا المصدق اول مقام و منزلت ایشان علیہم الرضوان معلوم شود و مقام تاقہ و دور خاصیں قوم خصوصیت اتم قوم است چون قوم انجمین باشد مطبوع شان ہم چنین باشد بطریق انصاف فہم باید کرد و تفکر نمود انکل من انکل اور انس حدیث کہ عین مقتضات ہمراہی خاتمۃ المحققین کی شہید اصل سوم من الکل کہتے ہین گفت جامی ذاتست من ذاتہم گروند کہ منزلت ایشان نزد خدا چنان منزلت من باشد پیغمبران و شہیدان را اعتبار روی مقام و

منزلت ایشان باشد از بہر خدا یا بکدیگر دوستی کنند ای دوست کہ منزلت و مقام مصطفیٰ تو فوق دانستن آگاہ باشد کہ
منزلت ایشان غایبانہ دریابی انتہی آنچہ کسی را بہتر مکان کہ نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو صرف اسکی موقوف اوپر کے مکان
کی معرفت پر ہوتی ہی اور ایسی ایک حدیث صاحب یا واقعیت ہ ہو دین بحث میں لاکر لکھا ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ
ہیں کہ کسیب اپنے نبی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبہ پر ہیں کہ ان کو اتباع کی حاجت نہیں رہی اللہ تعالیٰ سے اسکے اور
نبی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہیں اور فیاست میں بھی اگر فرع اگر نہیں اور شیخ اگر لے بھی اس حدیث کو باب
ذکر میں ذکر کیا ہی تمام ہوا خاصہ یا واقعیت کا اور ایسی ایک حدیث کا تو جو علی بن الحسین رشحات میں مولانا انظام الدین
خاموش کے اقتباس قدیم سے جو دہ ہیں رشحے میں لکھا ہی سو اسکا خاصہ یہ ہی کہ دوست گاہ بادشاہی و نزدیک غیر
ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کی خدمت میں
ہمیشہ رہتے ہیں اور اس حدیث کو شواہد میں ایک حدیث عقیدہ پانزدہم میں گذری کہ رسول جابر کو بہشت میں
انکا اور ابراہیم کا رفیق فرمائے اور رشحات کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں ہی کہ ترمذی نے انس
سے روایت کیا فرمائے ہو کہ کہ میری سنت کو دوست رکھا اس نے تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہی
وہ جنت میں میرا ساتھی ہی اور امام محمد غزالی کیمیا کے رکن منجیات سے اصل چہارم میں روایت کرتے ہیں کہ فرمائے
میری امت کے فقیروں کا مرتبہ انبیاء اور شہداء امم سابقہ فقر کے برابر ہی اور فرمائے انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا
دیکھینگے جیسا دنیا میں زمین پر سے ستاروں کو دیکھتے ہیں بلکہ فرمائے فقرا ہمنشینان خدا ہیں اور فرمائے فقیری
میرا فخر ہی انتہی خلاصۃ اسی لئے صاحب شواہد ابتداء نہیں لکھے میں کہ وارد ہوا حضرت رسول اصحاب امام را رانجم
بشارت منزلت خود بہشت خاستہ مشرف فرمودہ اند پھر آسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض سود نہیں ہی لاکر
حدیث مذکور لکھے ہیں باب الانصاف شرط ہی کہ مخالف عبارت صاحب شواہد کی ہی اور مسود السین کیسی جرات سے کہ ایسی
دلیر ہیں بنے صاحب شواہد موافق احادیث کے لکھے ہیں کہ رسول اللہ بشارت فرمائے کہ وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء
بلکہ ان کے قرب کے جب انبیاء رشک کرینگے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب نہ پہنچے کے سامنے ہمیشہ حضور
بادشاہی میں رہنے سے موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہیں وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جنکے باعث انبیاء
اور شہداء کو رشک ہوگا نہ یہ کہ نبی یا مرسل ہوجاوین پس اس سے برابری کہاں ثابت ہی مشکوٰۃ رسول کو حق تعالیٰ
فرمایا بول ای محمد تمہیں کہا بشر ہوں بس سے یہ ثابت نہیں کہ رسول کہ ہم سے برابری ہوجاوے بلکہ یہ جواب تو
کفار کو دیا اور بعض وقت رسول بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرمائے ہیں جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائے

صحت سے مذکور ہی اسکا جواب مسعود جو دیوے ہمارے طرف سے بھی وہی خیال کرے انشاء اللہ تعالیٰ باب ہفتم مین اسکا بھی کشف شافی ہوگا اور آخر مین مطہرات ہر خلفۂ اللہ کے اسکے مومنین کے لئے امہات مین اور ایک فقرہ امامی کا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہونیکا ظاہر بخبر صحت پیر کامل کے معلوم ہونیکا نہین مگر بیان اتنا اشارہ کیا جاتا ہی کہ مسعود اس رسالہ مردود کے باب پنجم مین اصحاب رسول کی فضیلت کے اسباب مین یہہ لکھا ہی مشایخ طریقت فرماتے ہین ایک نگاہ جمال مصطفوی پر جسے وہ کام کرتی ہی کہ چہلون اور خلوتون سے وہ بات حاصل نہین ہوتی اور خزانۂ الروایت کے باب الحج مین زاد المعاد سے نقل کیا ہی ابوبکر صدیق جو اکابرین مشایخ سے تھے فرماے ہین مومن خبر کے دیکھنے سے جو خوشی کرتا ہی سے نزدیک ہزار حج مقبول سے بہتر ہی اور حسینی مین درتحفہ یعظرون الیک وہم لا یبصرون کے نیچے لکھا ہی سلطان محمود غازی اور شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ پرسید کہ سرّ عشق بیت کہ سلطان العارفین قدس سرہ فرمود کہ ہر کہ بایزید را دید آتش دوزخ بروی حرام شد و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم این سخن گفت واحد کہ دید او را دید و ہر کہ بایزید را دید گویا کہ مرا دید حضرت شیخ فرمود کہ این دیدن ما اعنی بر رویت ظاہر مکن معلوم است کہ حضرت پیغمبر را در زمان ایشان چند کس دیدہ باشند و دعوت نبوت نکردہ باشند و ہیچ خلق را بخدا نخوانده باشند ۵ بر ای دیدن رویت چشم دیگر باید اگر این چشمی کہ من و ہر دو عالمیان داریم شاید کہ فانی شود دل او زندہ بین الحق و بیند بحق و بحق بیند این چشم دیگر چیست ہیچ کس نداند الا آنکہ او را این چشم دہند و ہیچ کس را ندہند الا آنکہ او را دوست دارد و او را برگزیند و این چشم را بہ بیند و بحق بیند و بحق بیند و بحق کار کند و بحق گوید و بحق شنود و بحق بیند و بحق داند و بحق بدا

عرب میں شہر مکے کے اندر ایک مندر یعنے بتخانہ تھا کہ جسکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے دور ما قبل کی تصنیفین پیدا کرکے اسکے نسبت بڑی بڑی شرافتیں بیان کی ہیں الغ پھر اسکے بعد جو جو بے ایمان کہ جناب خاتم الانبیاءؐ کے واسطے اُس نے بنا کیا ہی مسودے نے جناب خاتم الاولیا کے لئے اور کیا ہی یہاں تک کہ اُسنے اپنی کتاب کا نام ہدایۃ المسلمین رکھا ہی تو مسودہ بدیہۂ تعہد و بیہودہ مقرر کیا شاید اوپا یا خوخا لالچ اس بیکلف کر کیا مگر حقیقت میں قصد مندی کا ہی کہ دروغ گوئی اور بدزبانی میں اُس سے بھی بہت لے گیا چنانچہ یہ خادم الفقرا چند جھوٹ مسود کے بیان تک لکھ چکا بھی ہی اور آگے بھی ہے بڑی نظر آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ رجا مگر کشف و کرامات کہ تعہد و بیہودہ مبدم الخ

ہدایت مسود اس عنوان کے مذہب اپنے تیرے بھائی امت عیسوی کی کتاب سے جو امام اسکا دین حق کی تحقیق ہی لیا ہی اسنے اپنی کتاب کے چوتھے باب میں ۵۱ صفحے سے ۶۶ صفحے تک لکھا ہی سو اسکا حاصر یہ ہی قرآن بسبب اسمین بیشمار گری ہونے اور اسکی فصاحت بمثیل نہ ہونے کے معجزہ نہیں اور دوسرے معجزے مانند شق القمر وغیرہ کے یہ کیسی معجزے ہیں اور کس وقت قلم بند ہوے معلوم نہیں مگر حدیث کے کتابوں سے پایا جاتا ہی کہ محمد صاحب کے دو سو برس بعد امام بخاری وغیرہ قرآن اور محمد صاحب کی سنت کے لئے بنالئے ہیں وگرنہ محمد صاحب تو صاف کہتے ہیں کہ میں معجزہ جانا نہیں سکتا ہوں جیسا قرآن میں ہی قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین الخ ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ میں محفوظ ہوں ہی کہ محمد صاحب معجزے نہ بتاوینگے حدیث میں ہی کہ بتا انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیاء کے معجزوں کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی فرض کرلیوے الحاصل ہر عنوان قائد کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے امام کی حقیقت پر یہی دلیل واضح ہی اور یہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود سے کے متعصب کمیت ترکی و دیانا اور بچڑ اور ناشریان اور عنوان قرآن کے قائل ہیں کہ سب اللہ تعالیٰ کے فضلسے اور اُن کے قوانین ہی حکم کئے ہیں اور اسکا احوال ہی ایسا ہی بیمانا واقعیت کے چوتھے فصل میں شیخ بکر کی فتوحات کے ۳۸ ۴۳ دین باب کے حوالے سے لکھا ہی من ارادہ فہم الہی الخ

من کلام اللہ تعالیٰ و کلام رسولہ و اولیاءہ فلیرجع فی ذلک الی صحیح متقبض عالم من خواصہ العلیہ و یفرح ان یکون من الذین یدرء الاثام عنہ الی الابد فاکسیر لہ فی ہذا الامر جواز ارادہ کیا بار یک معنیوں کو سمجھنے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اور اولیا کے کلام سے پس چھوڑ دے دنیا کو یہاں تک کہ دنیا کے آنے سے دل اسکا تنگ نہ ہو اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھ اسکے باریکیوں کو سمجھنے رسا نہیں ہوتا ہی لیکن علمائے دنیا پرست کہ بسبب حجاب حب دنیا کے اس بار یکیوں کی سمجھ نصیب ہونے سے اسکو خلاف شرع

سمجھتے ہیں فی الحقیقت آپ اس کے مخالف ہیں اور اشعیہ کے فصل ۵۹ کے ۲۰ ویں باب کے حوالے سے
لکھا ہے اعلم ان موحدین الاولیاء المکلفین لایکفی الشریعۃ بل انہم مخطئون من مخالفۃ الشریعۃ وان کانت العامۃ معذورۃ
المخالفۃ فانہا مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موحدین غیرہم من ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لایقع
فی عصر اہل اللہ تعالی مخالفۃ مستمکنۃ کما ہو الواقع فی اولیاء اللہ کما علم کیف مخالفۃ شریعۃ نبینا وان کان ہو علیہ السلام طلبا
شریعۃ کی نسبت کرتے ہیں سو اگلی ہر کہ قصور ہی اور فصل ثالث میں لکھا ہے انا اعلم الاسرار فہو علی الذی فوق طور الفصل ذلک
یتساوی صاحبہ الانکار بعض علوم اسرار حق کے درجے سے تجاوز کر جانے سے علماء ظاہر پر اس علم والے کا کافر مستمکنے کے معاملہ انکار
کرتے ہیں اسی طرح انبیاء ہمارے امام کے لئے کہ امام الاولیاء ہیں علماء منکرین معترض ہیں چنانچہ عقیدہ ۱۸ شانزدہم میں شیخ اکبر
کے مقولے سے آثار مہدی موعود میں معلوم ہوا اگر اظہار حق اللہ تعالی منکروں اور عدو عیوں سے ہی کرایا تاہی اگر حق ظاہر
میں سبق بیٹھ بھی کریں چنانچہ حدیث ابی صفیان سے ظاہر ہی کہ سکتے ہیں ہرقل کے استفسار کے وقت جناب امام آپ
کے احوال کو بدلنے میں شاہی مقالہ لکن بجز حق کے بدل نہ سکا بیان بھی ایسا ہی ہی کہ مسود اگرچہ ہمارے امام اور قوم کو بدی
لگنے میں شاہی ہی لیکن پہلے ساخت اللہ تعالی کہ امر دین حق ہی ترک دیجز وادہ تاثیر بیان و وعظ قرآن امام اور انکے
قوال کے لئے اسی سے ظاہر الگھلو یا کہ یہی ہمیشہ اور حال اپنے قوال کا تھا ایسے معترضون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی
لما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لایعلمون
پس انہوں نے کتاب کو پیچھے ڈالا گویا کہ اسکے بیان و بیان کرنے والے کو نہیں جانتے ہیں اور فرمایا تعالی شانہ ان الذین
یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین والذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم
اور جو لوگ کہ ترک و تجزر اور بعد وقبل اختیار کرنے ان کے لئے حق تعالی فرماتا ہی مخاصمین لہم الدین اللہ معجزہ ہمارے امام کا
خصوصاً مطابق وقت بیان مصارف وحقائق بتا جیسے سعد الدین حموی فرماتے ہیں ان یخرج المہدی حتی یتبین من شرک
شہود اسرار التوحید فیہا مرتبی گویا دو کے مقابلے میں اور تعینی کو طلب کے مقابلے میں اور تحریر کو فصاحت و بلاغت کے مقابلے
میں علماء ہوا اور منکرین حضوری اسکو سحر اور امر شیطانی قصور کہتے کہ جس سے فرض ان کی اطلاعات کی نہی اور ماجد کے
منکرین اسکو اپنے بزرگ قید فلاں کہنے سے ساخت و پرداخت مومنین سمجھے چنانچہ مسودہ ہی بوجہ لکھائی اور یہ بھی ہماری
حقیقت پر دلیل اولیٰ ہی کہ ہم کو نکمہ جائے مخالفین لیسب اوآ نماز اور قوت شیخ کے قتل کرتے ہیں ان سیوطی کے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اور یہ بھی عقیدت کی دلیل ہی کہ تبدیل دعوت اور لگ
باتفاق امام کے معتقد ہوتے تھے اور بعد دعوت کرنے تصدیق کرتے اور انکار علمیا ہی سب انبیا کا حال ہی خصوصاً

ہمارے نبی کا رجا خلاف عقل اور عادت بشری الخ ہدایت مسعود عجب کم عقل اور کوتاہ فہم آدمی ہے کہ حواس
صحیحہ اور مشاہدہ اور قیاس اور تواتر اور تجربہ اور اصحاب کہف کا کہف ہونا جس کی بابت ایسے بہت سے قطعی ثبوت
ہیں کہ جہان عقل منکر ہیں حیران ہی ہو سکتے ہیں یہ ثابت کے ۹۵ ویں بحث میں لکھا ہے
[illegible]
کان متعنا باصرہ من بلاد المشرق مکث وہو الظہر وعلما مستقلا بالاشراق وہو من شہور کان اسمہ اللہ لیلیا وہارا من قوم صنف
ہیولا وہالا خالیا بالہیولی ہیکلہ ہیکل ہیکلہ ہیکل ہیکلہ ہیکل

شہرون رائج ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے شہرون اور قریون مین ہر روز مکانون کا گرنا دیکھا ہوگا اور
مین مثلاً بھیسہ جات پر بھی سورت بھروچ بڑودہ قنبوی احمد آباد دہلی وغیرہا اچھا خاصا دولتمند کا مکان کھنڈر بنا ہوا
کی مثل اور مکانا دولت آباد دیوگیر کا پایتخت کردان کا حاکم بھی ہندوی ہی جو مکتی جیوت چاہتے سر رنگ پتن مین ان
یہ بھی بھیجنے مکانا والدین کی بیروی ہی کرسکے بھی باب ششم کے فصل دوم مین لکھا ہی مثلاً تغرے دن گذرے
ہین کہ دہلی مین ایک سخت مصیبت آئی پہلے مالس ٹیک بیرے دوراندیش یکسو ہوگئے شریر رنگ جہاد جہاد کر
کردو پرسے اسلئے نام شریر رہا سے گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ مکانا والدین کی جانب اس فقرہ کے بیان مین مقدمت
ہی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کردان کسی کی فرمان کبھی نہ بندوق چلی ہر جاگہ تلوار تیر اور لوگ مارے جاوین
حقیقت حال یہ ہی کہ عہدیہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح اوراد کا پابند ہے اور ان کے مخالف کفار دیگ
عادت پر باقی صلوٰۃ و تسبیح ہوئے آخر الامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے عہدیہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو یہان کھانا
پانی حرام ہی اور نماز پڑھنا منع ہی اسیوقت مومنین عہدیہ نے کہلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز
قدرہی بہانات ہی ہم بعد نماز یہان سے ہجرت کرنے ہین حاکم بہانات سے خاموش رہا اور یہ لوگ بعد نماز وہان سے
کوچ کئے ایسین کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھ لیوے مسود یہ ایک ہی موقع لکھا ہی ہماری قوم پر ایسے کیسے
واقعے ہوے ہین کہ جب یہ نماز اور تسبیح طرف متروک ہوئے حسب القدرت ان کے مخالف انکو ایذا دے اور قتل بھی
کئے۔ ای انصاف پسند و مقام تفرقی کرا نیوالے اور ان کے قریب کے پیروکون ہین اور مشرکین وکفار کی عادت کس قسم
ہی یہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے تمسک لکھ دیا اللہ تعالیٰ دشمنون کی طرف سے
حق کو ثابت کرا تا ہی پانچوین ہجوت ایسے سردار خان مرتے نسلی الخ اس امر کا کذب اکثر حیدر اباد ہی پرانے لوگ جانتے
ہین کہ سردار خان عین ہر روز جنگ کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھر سے چلے اور داد جوانمردی کی دے کر ہمیشہ
پہنچا گھر سے ہر مقصد پر جو جاتا کبھی نہ پھرا پھر کس منہ سے کہتے کہ کیونکر پھر پھر گیا نادیدہ دست زیرہ کا کام ہی نہ اس
بیسمجھے سے مرنے مین سپاہیون کا نام ہی اور دولت کا بگڑنا مسود سرے سے فتور ہوئے ہوا تا ہی چاہئے سر رنگ پتن کے
فتور یون نے عہدیہ کے سردار اپنے ساتھ نہ ملنے سے حیلہ انگیزی کر کے اخراج کرا دئے چھٹی ہجوت جب سب رہا ستیر
وکھن کی بگڑ گین الخ افسوس ہی مسود کی ہجوت لکھنے لکھنے تنگ آتا ہی حیدر اباد کی تاریخ دانون کو نیکر دشوار ہی
کہ عہدیہ ابتداے حکومت آصفیہ سے عہدہ و خدمات پر مامور رہے ہین چنانچہ راجہ چندو لعل کے کئی دن آگے تر جمہ
امیر جیسا نواب دلاور خان بہادر و نواب میر ان بار جنگ بہادر و نواب رسول یار جنگ بہادر و نواب سلطان الملک بہادر

اور بہت سے جمعدار ماموجی تھے بلکہ چند دن کے وقفہ ان لوگوں کی طرف کسی نے نہیں پایا اور حیدر بابا کے جنگ
میں ۱۲۳۳ھ میں واقع ہوا بہت سے اور جمعدار تھے کچھ بیان نہیں جمعدار نصیر خان بہادر کرم خانی عالم سے مذہب کی تکرار
میں غالب آنے سے عالم مذکور اپنی جہالت باطنی کو کلام مزاکر بدنامی کیا خان موصوف نے بھی جواب ترکی
دینے سے اسکے معتقدوں نے مجمعدار کو خبر دی کہ جواب یہ کیفیت عنایت خان جمعدار کو جواب دس پندرہ ہزار
بازار کہ گئے تھے پہنچی تو انہوں نے اپنے ہزار ہمراہیوں سے وہاں آپہنچے اور اہل سیر عرب پٹھان وغیرہ شاہ پاشا قادری
باہتمام مسجد کا دروازہ بند کئے ہوئے موجود تھے تب رحمت خان نامی سپر کے پیچھے سے دروازہ توڑا اور عزیز خان
بعنایت ناصر المومنین بسم اللہ بولکر سر ہمراہیوں پر چڑھ آئے لگا تو دلاور خان قادری خان موصوف کی گردن پر الیا اور
کیا اگر گردن دبانے لگی پر اس جمعدار نے سر پر ایا تا سے تھا کہ اس مخالف کو ایک ہی ہاتھ سے واصل جہنم کیا اور
آپ اسی وار سے شہید ہوا پھر جب جوانمردان لگے تلوار دین لگے غلبہ کئی نامرد پاؤں میں گر گر کر جان دینے لگے
کتنے اور بے کہ دو ہاتھ پر فوت ہلاک ہوئے اور کتنے لوگ الیا بھاگے کہ اپنے مکانوں تک دم نہ لئے آخر اللہ مرید شاہ
عظیم حسب در خواست عالم جلیل محمد یوسف سے جو بعنوان سے مگر نیابتاً قوتی خان نام سے معروف تھا فاضی دھام کا
مال تنخواہ توپ و جنرل باندوق نامبردار بیشمار تخمیناً اسی ہزار آدمی عرب روہلے کابلی سندھی وغیرہ پیادہ و سوار ان
چاہے جمعدار دین کے مکان پر تیر سے ساتھ اتفاق سے اسلحہ آئے کہ جہاں جمعدار تھا وہ تخمیناً دو چار سو اسلحہ حاضر تھے مگر بارجود
قلت موافق آپکے کہ ہم قبیلہ غلبت فرقہ یکہ تیر کے جمعدار سے اپنے مخالف کو مکان توپ و جنرل چھین لئے اور حیدر بابا
کہ یہ ذکر کہ شہر پناہ کی پناہ لیکر دو دن سے بند کر لئے۔ چنانچہ ان کے چھینے گئے توپ حال تک چل کر دے بین تھے انصاف
کیجئے کہ پہلے کون سر فراز کیا اور بھاگ کر پناہ مرد ما دے اپنے کام کا کیا بدلہ پایا مثل ہی کہ جیوت کہوں تو تیر سے
مرے کہوں۔ جہاب خان جمعدار کے جمعدار شہادت مذکور کے چالیس برس کے انتقال کے مسودہ لکھا ہی اوسی وقت شہید
ہوئے کہ اوسوقت جمعدار تخمیناً چالیس آدمی شہید ہوئے اور اوسکے مخالف تخمیناً پندرہ اوسپر دفن ہوئے گر اوسکا حافظہ نہ باشد
اور جمعدار کے اخراج کے لئے لکھا ہی انگریز کے حوف سے بلکہ فوج کا حال ہی یہ چاہے تو ہے آدمی ہادر مخالف لگے
ایک کر مرنے کے برابر ہوتے پر انگریز نے کمک پیاپی بھیجے یہ تو زبیب کا مقدمہ تھا کہ مرنیکا سین شہادت جانتے ہوئے
کیون اپنے برادر دین سے کمک چاہے اور جمعدار انگریز تو کہا اگر آتش سے زبیب کے لئے ایک قدم نہیں بھتے ہیں
اور کوئی جو شہید ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی الذین امنوا وھاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ
واولئک ھم الفائزون بشر ہم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لھم فیھا نعیم مقیم ماحق یہ ہی کہ ملکے کہوا ہیسا کہ انگریز

بیان کی اپنا نام جو ہم ہی اس لئے مرقوم ہوا ہے کہ لوگ نزدیک کے حضور میں آپہنچے ہیں تب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ارض اللہ واسعۃ تم ہجرت کیا نہیں جہاد سے لئے مہدیہ آیہ کریمہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے بعد دوستی ہے
پتے سے کہ ہی اعداء کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ضرورت اور نعیم خان کی بشارت ہی ہے مرچکا کہاں غم ہی بلکہ
ہاوے بیان دستور ہی کہ اپنے افراد کی شہادت کی خبر دیتے ہیں بہادر کہا بیان اور خونیان مانتے ہیں اور شیرنی
شیرانے ہیں بلکہ بہادر کو جنگ کہا ہے حال ہیں ہاتھی اور سوفت کے ہزار ہیں آدمی موجود ہیں جانتے ہیں کہ بہت سے
آدمی تو کہا ہی ہم پہنچ چار بیس سے زیادہ تھی ہے کہ نہ مارے گئے چند آدمیوں نے انکے ہتھیار چھین لئے موت
رسیدی کا قصد کر کے نہ آپ رہے کے اپنا جان دے اور ایسی جوانمردی کے کہ ان کے مانند سے کم و بیش دو سو آدمی
مارے گئے اور باقی عرب رہے بلکہ پانچ ہزار آدمی جیسا بھاگ گئے دیوبن کی سردی مقدار کہا ہوں کے حوالے ہی
بلکہ کئی عرب دفعہ انکی شمشیر برق نظر کی تاب نہ لاکر بادیہ ہی بھاگ گئے افسوس اس سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرتے
مسودہ کو شرم آتی اقتضا معلوم ہوا ہے کہ عرب تو بیس ہزار اور کابیہ ہی کہ مسودہ ان ہاتھ اور کابیت کذب واقعہ کے ساتھ
بیان کیا ہاں بلکہ ہی بڑی ہی ہیچ مریث کا تمہ اقتضا مقصود کے منافی ہیں تحریف کی ہی اور شاد و عادی فی شرح صحیح بخاری
کے باب کراہت التمنا لقاء العدو میں اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولا یا فی ذلک نفی الشہادۃ تو یعنی یہ حکم شہادت
کی منافی نہیں نہیں مسودہ جہیں نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنا سے شہادت کو مکروہ جانا تھا ہی اور بندگی ان
شیخ علامی ہم کا قصد غرض اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنے جناب شیخ موصوف ہم بادشاہ کے درپے
علمائے مخالفین سے بحث میں حاضر ہوتے باوجود ان علامے اعصر میں اس کے سیف قتل شیخ علامہ کو قتل کرنا
ذکر دیا اور شیخ نے مخالفات شرعیہ و خلط قرآن میں بیان کرنے تو کہ سکا بادشاہ مسلمان ذکر ہوا بلکہ یہ مسودہ کا یہ
خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہ ہی کہ مذہب کے مسلمان فریق کے وقت وعظ قرآن کیا معنی ہم کہتا ہی علامہ فریق میں حاضر
ہوئے شیخ نے کہ قرآن نہیں کیا اور علامہ نے کہا کہ ہمیں خون مباح کئے کی رخصت نہ دیگا - اب مسودہ کے منصف
عادہ کے دلایل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کہ کسی کے ساتھ دشمنی ہو ہر ہر امر اپنے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
اپنے مخالف کی بہتری و نقصان کے درپے رہتا ہی یہاں تک کہ منصفوں نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
اپنے جان تک بھی محفوظ نہیں رکھے ہیں چہ جائے کہ بڑا بڑا دلیل مسودہ کا ہمہ پہنچا کر اور اگر امر مسودہ میں اسکا
جہرت ہوا ہی چاہئے تو امر اور پر نہ ہونے کے طور پر ذکر کرے اور دوسری دلیل یہ ہے اگر کتاب مذہب کے منافی ہے میں ہی چاہئے

کرامین دلائل عقلیہ و نقلیہ بیان کرنے کے بطلان پر بیان ہوں نہ یہ کہ حنفی کو اخوانے مدارات
ہمارے اس قول پر مصنف کے نزدیک مسعود کی تمام کتاب دلیل ہی اگر کوئی اس نظر سے دیکھے تو باب دوم فقط
اسی بیان میں ہی آخر کار مسعود یہ لکھا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام میں رائج اضطراب ہوا جس سے احکام کا
مفقود ہو گیا جو عداوت مذہبی کہ اس قوم کے ساتھ حتمی ہمکام کے دوران میں باقی نہیں اس پر یہ صاف فوائد فساد
ہی مناصف دینی کی حاوی تیسری دلیل یہ کہ اگر کوئی فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا فوائد یا اگر نہ ہو تو اس
بھی یہ کہ اگر مذکورہ نہ کی اگر اسکو عداوت دینی ہی یوں لکھنا حکام کے دل سے نسبت دینی اور عداوت نہیں کہ اہل ہوا
سے حتمی باقی ہی اگر شوال عامہ ہو تو حتمی دلیل یہ کہ لکھا ہی پھر بھی بمقتضائے شرورت کے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی
جانے اگر شرورت کو مقتضائے مذہب مقرر کرنا میں عداوت و محض شرارت ہی یہ شرورت ایک صفت مذمومہ ہی کہ
صاف گالی ہی مقتضائے مذہب کیونکر ہو سکتی ہی بلکہ میں مسعود لکھتا ہی کہ فکر حکومت نہیں قریب مفتوح ہیں
اور اگر ہر جائے بسبب مباحث مذہب کے اپنے لوگ بیٹھے مسعود کے ہمارا خیال نہیں کرتے رہے ہی مناصف پسند
پھر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم ہو نا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب مذاہب شریعہ ہوا اگر اسکے خالف سے مزاحمت
جہاد کرنا ہی تب بھی کہ ہی نزد شرائس سے خالی نہیں اگر گمراہی ہی تو خود مسعود میں بتلا ہی کہ بصورت اور امور
گمراہ عظیم ہی اس سے صاف ہی اور دوسرے گمانوں کہ مثل اسکے اور مسعود ہی جہاں کہ دنیا داری زیادہ ہی ظن
گمانوں ہی زیادہ ہیں جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور اکثر ہم کو فاسق اور بے ایمان کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ
دنیا کہ بیشتر جیسا تم ہے اگر ان پر بیٹھے ہیں اور ہلاک ہوتم اسکے سبب جیسا اگلے ہلاک ہوئے یہ گمان ہیں کہ سبب ہے
اور فرماتے کہ جب دنیا سر سبز گمانی ہوئی تو ہمارے مذہب میں مطابق کتاب و سنت کے کمزور ہے

مسعود کے باب سوم کا رد - رجا حقیقت حال پر ہی کہ ہادی سبیل ہدایت

سلنا ما قال المسعود ہمارے امام میں باب علامت بلوغ یا بہت شعر عانہ کہ تمیز چوتھے کہ انکی تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ
قریب بیان ہوگی **رجا** جو دعوی اس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کرکے **ہدایت** پہلے یہ بات معلوم کرکے
کہ دعوی بے دلیل کذب محض ہی خاص اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ حدیث کی صحت و ضعف خاص مجتہد کے لئے نہ ہو
ہی نہ دوسرے کو اور نہ مجتہدین سے اس امر میں کسی مذہب خاص پابندی نہیں ہوا باقی اس لئے اکابرین علمائے مستند ہیں
اس امر میں توقف نہ سبب اختلافات روایات اور عدم رسوخ محققین مجتہدین کے چنانچہ * امام سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد کے آخر ذکر جہتی ہیں لکھتے ہیں مذہب العلماء ان یا مذہ امام عادل من ائمۃ عصرہ غیر مختص

شیخ شاہ ولیہ اللہ قدس سرہ العزیز ترجمہ علماء اہلسنت کی طرف سے گئے کہ مہدی امام عادل ابوالعلاء سے ظاہر ہونگے ہی پیدا کرے اسکو اللہ تعالیٰ جیسا چاہے اور جیسے اسکے ایسے حال میں کہ مدد گار رہے دین کو اپنے اپنی پاس قریب سے معلوم ہوا کہ فقط علماء کا اتفاق پیش پر ہوا کرہ اولاد فاطمہ سے ہو رہے اور دین کی نصرت کے لئے قائم ہے اور امام سیوطی بھی ایسا ہی لکھے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمیں علماء کا وقف ہی چنانچہ تحقیق اسکی قریب آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اب معلوم کریں کہ سو دو بے تحقیق لگا دیا کہ جو دو بے نے طریقہ اثبات مسلم الثبوت کے چھوڑ دیا ہم پر ثابت ہیں وہ طریق اثبات مسلم الثبوت کس کی نکالی ہی اگر اپنے مقتدا یوں یا امامیوں سے بتا دے کذب ہیں وہ دلیل شیخ ہی اور سنہ دیکر ہیں مہدی کی مانند نہ منکرین خاتم الانبیاء کے ہوئی اگر کسی مجتہد کی سند ہو تو کیوں نہ لکھا کہ امر مہدی ہیں طریقہ اثبات مسلم الثبوت خان مجتہد نے فیہ مقرر کیا ہی کیونکہ حدیث ہیں متابع مجتہد کی واجب ہی نہ روایت حدیث کی اگرچہ عمل ہیں بھی ہو چلے کہ ایسے تیسے امور اعتقادی ہیں ہر شخص دوم مدعے چاہتا ہے چنانچہ محمد حیدر الدین نے نظام الاسلام ہیں کہ جسکی محبت پر ۱۲۰۰ عالم کا امین ہے تیسے قاضی مفتی مدرس واعظ وغیرہ ہیں اور ۱۲۰۰ عالب العلم قریب التحصیل کر اپنے اپنے مدرسے کھلے ہیں اور علوم قاعدہ صاحب عالم مدارس ہی اسکی صحت کی اتباع کر کے اور کچھ اپنی طرف سے دلائل زیادہ کیا ہی ۳۲ ویں سوال کے جواب ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحقیق اور چند علماء کے قرار داد کا حوالہ کر کے لکھا ہی کہ یہ سو دن مجتہدوں نے جو کہ دیا ہی کہ جو کوئی ہماری قول کو برخلاف حدیث صحیح کے پاوے تو چاہیے کہ اس حدیث پر عمل کرے کہ کوئی محققت ہمارا مذہب یہی ہی مگر کیا اسکا ان کے زمانے علاوہ رکھتا ہی کیونکہ ان کے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی اسلئے کہ بعد ان کے جتنے علماء گزرے باوجود دیکھنے مسایل کے نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی بہ بہانت اور فقیہ ہونے کے اختلافات کی شناسائی حاصل تھی ہم پر ہی دے اجتہاد کی راہ نہ چلے اور لکھا ہی کہ اجتہاد ان کے سوا اور دوسرے کو حرام اور تقلید واجب اور نے پرسپون نے لکھ گیا ہی اور ۳۳ ویں سوال کے جواب ہیں لکھا ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت کے ۱۸ ویں صفحے ہیں لکھا ہی گفتہ اند صحت حقیقی شیخ کمال الدین ہمام کہ این ترتیب کہ مذکور شد ہیں در صحت احادیث وقتیکہ صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند حکم بصحت او بجا نیست دوری تقلید زیرا کہ صحت نیست مگر ترجیحیت استعمال روات بر شروط یکہ اعتبار کردہ اند امام بخاری و مسلم و شک نیست اجتماع شرائط راوی در حکم کردن بخاری و مسلم بآں جزم نمی توان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آں باشد زیرا کہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم کتاب خود از بسیاری روات کہ سالم نیستند از جرح و نمیدانیم کہ کتاب بخاری ہماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان

پس مدار کار درعلی روایات پر اجتہاد علماء و اصحاب دید ایشان باشد بمجرد شرط صحت و صحت باقی اور ہر محدث
مذکور کی تحقیق پر مسلم الثبوت اشتباہ و الاستظہار تحریر نیایہ الامر دین متداولی کی شرح جامع الصغیر تقریر بصری حنفی علماء حرمین
شریفین کا مایہ شرح ہوا یہ تقریر شرح تحریر اور یہ سیر شرح تحریر و غیرہ سے سند دین کا پایی پس ہمارا کسی امام سے
اتفاق دین سند نہ ہوا ہے اگر ذہ حدیث کی متابع کا نام نہ لیوے سے جانا چاہئے کہ یہ محدثین اسباب احتمالات کثیرہ کے اس اگر
حل انکشف عیب جرأت نہیں کئے انکے قوین کے متابع کہلانے کہ نسبت اُن کے دلیل اس قرینہ تنزل دین ہیں احادیث سے
سند و معاملہ کرنا ہیں جہالت ہی اور ہمارے امام کی تحقیق اور تصدیق کے لئے کئے دلیل عقلی دین اصول اتفاق کر یہ امر مسلم
الغرض یقین ہی جا چکا جو سوء دینی اسکی محبت دین ایک حدیث باب مشہور سے مطلب دوم کے ہوے ۲۰ دین صفحے دین لکھا ہی تحقیق کے
کہ حوالے سے مخالف روایت کے لئے ہے ۲۰ دین صفحے پر لکھا ہی تائید مہدی خاتم الاولیا ہونے ثبوت باب ہشتم دین آ جلی
انشاء اللہ تعالیٰ مندرجی دلیل صفحے کی مناسبت بلند پر ہی مثل دین مناسبت کی سورہ بھی اسورہ باب سوم دلیل ہشتم دین تحقیق بکر
کے حوالے سے ۸۹ دین صفحے پر اپنی تعریف دوم مقرر کر کے لکھا ہی اور کہ ۲۰۴ دین صفحے پر بھی بیان کیا ہی تیسری دلیل
موافقت تمام تحقیقی دلیل موافقت باب کے نام کی ہا جو دین دلیل ابتدا و ظہور رضی اللہ عنہا سے ہوا جو تحقیقی دلیل دوم ہی مسلمانوں
دلیل ہی غربت ماندہ سو کسی آخری زمانہ میں ہوگا کہ ایک انسان دین شام و عراق سکان اور حجاز پر دین گواہی دیوے اور دیار کہ اسکا
ہمیشہ سے ہا اور قبول ظاہر کیا ہو تو قرار اور کہ ہو بدن پر کسی تیر سے اور جسم مبارک کو سایہ ہوا اور پشت مبارک پر چوتھے
رہا اور مردہ زندہ ہوا اور سخت بیمار شفا پا گیا ہے اور کسی کو جگہ ہتھیار دین اور قبل اور ولادت کے وقت بھی مانند آمد
رسول کے آثار ظاہر ہوئے جناب امام کی ولادت کا خواب دیکھنا اور قرائن کے ساتھ ثبوت ہی اگر یہ کہیں ہمیشہ ہوئیں
مرتبہ دین مستقین کی ہی ہم کہتے ہیں ہمارے سب مطالب بھی یہی ہوں ہے ہیں جانچ ذکر اسکا باب دوم دین گزرا
بلکہ یہ موافقت بھی تطبیق ثبوت ہی کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے ہیں عن ابی سعید رضہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہم قیل یا رسول اللہ علیہ وسلم والنصاریٰ
قال فمن تعنی علیہ تر جمہ ابی سعید سے مروی ہی کہ رسول اللہ نے فرماے رسول اللہ نے فرمایا تم ضرور پیروی کرو گے تم اپنے سے اگلے لوگوں کی
سے بالشت بالشت سے ہاتھ بہ ہاتھ تک اگر وہ کسی جانور دین گھسے تو تم بھی اُن کی دل میں تو تم اُن کی متابع کرو گے پوچھے گئے رسول اللہ
کیا یہود و نصاریٰ کی تو آپ نے فرمایا پھر کون ہی اگر یہ بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہی مشکات کے باب پھر الفاسق دین
یہ حدیث ہی اسپر تری دلیل یہ ہی کہ اس جناب کی محبت سے یک دو مدعی مشرف ہوے مطلب اسکا مانند ہونے اگر یہ
کیسای فاسق و فاجر ہو اور اس امت کے گمراہ اکثر علماے ربانی دین کا ہے دیکھو ان امت کے بخشش کی کہ تصدیق

بین اور گواہی ہمارے بین اہل حمایۃ اور شک ہمارے نزدیک شہادت ساقط ہے اور دلالت کرتا ہے اس پر کہ کیونکر قبول کیا جاوے
اسکے قریب کے لوگ جو دیکھے بین اسکی گواہی پر تو نہیں ہو گا گر دور والے یا ساقین بکثرت اسکے روبرو قتل پر گواہی
دیوین گر جو دیکھنے والے تھوڑے ہوون تو البتہ ہماری روایت قرین ہی اگر بین کہ گواہی ہوا قتل بین اسی کی شرح بین کہتے
ہین یہ شبہ سب ائمہ کا ہے بین اور اکثر فقہا بین اسی لئے اکثر فقہا نے مذکر ہونے کو ضرور جانا ہے ہی کہ لئے ہی سقاط
اور پیش ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی الذکر کالانثیٰ اور ہمارے نزدیک ہر دو برابر ہین رجا البتہ ان علامات متفرع الخ ہدایت
جسقدر انتفاء علامت مسئلہ الغرتین کی علت اہمال ہوا ثبات اسکا بھی اسی قدر سبب تحقیق ہوا جیسے غیر استہلال کی
خبر صادق نے کسی بچے کی خبر دیا ہو اور دو فریق اسکے آثار بین مختلف الاقوال ہین گر جنہ علامات بین متحقق ہین اب
ایک شخص آوے اور دعوی کرے کہ بین ہی بشر تحریر صادق ہون اور آثار مسئلہ الغرتین اس سبب سے ساقط ہین بلکہ اس مولود
خنثہ ہی سبب انصاف کے کیون نہ وجہ ایجاب اقوی ہوگا یا اہمال رجا یا علامات قویہ ہین اسکا اسقاط الخ ہدایت
جس موافق ظنیات کا انتفاء دلیل اہمال ہی کیونکر ثبات اسکا بھی حجت تحقیق ہی جب بعض ظنیات کے سامنے
دلایل تحقیق مسئلہ الغرتین ہی ہوائی ہماوین اور بعض ظنیات کے معارض ہوئے مقابل ہون وہ قویہ ہوا جیسے الغرتین کی
اعداد ظنی کے موافق جب واقع شہود مین آوے اسکے حکم کا ساقط نہ ہونا ظنی ہوا یا ہی رجا پس جبکہ بکثرت علامات
مہدویت الخ ہدایت ثبوت اس امر کا کہ احادیث سے کسی مسئلہ کا مفروض مخصص کرنا سوائے مجتہد کے دوسرے کو روا
نہین اگر چہ فرضی ہی ہو اور اگر ایسے امر اعتقادی مین اشتباہ اقوی مرجح قبول یا طل ہی یا ہین خود مسئلہ ہے دلایل
ظنی ہو یکا قابل ہی اور ظنی مقابل ہین یقین کے جب عمل ہین ہی بلے اعتبار ہی تو امر اعتقادی مین بیکار محض ہی استدلا
اگر فرض محال طلق خیال نکرین کے کوئی دعوی کرے کہ ہمین مہدی ہون جیسے احادیث کہ مہدی کی نشانی ہی
وارد ہین سب اسکے موافق ہوئے یا بعض اگر کہین کہ سب موافق ہوا جیسے ہی تو بطلان اسکا ظاہری کہ احادیث باہم
از پس خالف ہین چنانچہ مسود اسی عبارت مردود کے نیچے آپہی لکھا ہی اگر کہین کہ بعض احادیث جو موافق ہوئے
تب بھی یہ بطلان ہی کہ احادیث بھی جو امر غیر مقدور کا کام نہ چلتا ہی جیسے امر پر گذشتہ پس صورت موجودہ کی ہم
تحقیق کے ہین اور ایسا ہی سب ائمہ کی حدیثین کی تحقیق ہی جب تمام متفرع الغرتین کے ہو جاوے تو
ثابت ہوگا کہ یہی مہدی معہود ہی پس جو حدیث اسکے موافق ہوئی صحیح ہی اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہی کیونکہ
مہدی کا ظہور اللہ سے ہونا اور معصوم من اللہ ہونا اور خلیفۃ اللہ ہونا قطعی ہی جیسا کہ عقیدہ مشائر دیم مین گذرا
اور باب ہشتم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالیٰ پس سے معلوم ہوا کہ مہدی کا عالم قطعی ہونا چاہئے اور دلیل ظنی قابل قطعی

بسبب تصدیق اور صحبت کے وہ علوم و معارف حاصل کئے کہ وافق اصحاب حضرت بکر ہم قوم خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بلکہ انہ بزرگیاں شاہ ولی اللہ کے کہ جن سے اکثر علماء ماوراء النہر بلکہ ہند تک سجاندی صاحب سلسلہ اہل بصارت کے اعتقاد علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی لیئے علم سلوک کہتے ہیں غرض ریاضت جو شیخ تمام رسمے اور آن کے بعد آن کے قرین کہ ہر فرد انخاص شیخ احمد حسن اجمری کے تھا اسی طریقہ سے حاصل کرنے اور آن کے بعد بھی طریقہ ہزار دن آدمی کو عبادت و ریاضت اور اخلاق حسنہ آن کے بزرگوں کا مقصد تھا اسی کی نوشش و تصدیق کے اور آن کے مخالفین مذہب جو ہمارے ہم نسب ہیں آن کے شجرات جو کہ بعض غیر نسب وغیر مذہب کے شجرات بھی موافق ہیں پس ہر متوار کا بھی اسی جیسا خبر و خبر ہے اور سماعت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے مگر کوئی ایک تمہارے مہتدی کی سیادت کی جو خبر صحیح آن کے معتقد و مرید ہوئے کے سبب کا مدعی ہو یہاں کا قول بدون دوسری شہادت کے معتبر نہیں تو جب اسکا دعوی ہی جو شجرہ کو شہادت ثبوتین کی اثبات میں تو وے گے بلکہ اہل نصاری و یہود و مشرکین جناب رسالتمآب ہیں آن کے موحدین کے لئے بھی کہتے ہیں پس اگر تم جواب دو گے وہی جواب ہمارا بھی ہے ان شجرات غیر نسب مذہب کو جیسے ہم نے بھی غیر نسب بھی گواہ ہیں اور اگر کہیگے کہ اہل شجرات غیر نسب جیسا کہ ہے ویسا اگر کہنے ہوں اور ہم نسب بھی اہل نسب تیار کرسکتے ہوں تو ہم کہتے ہیں کہ اگر اہل نسب کو اور مذہب کے شجرات غیر نسب اپنے کتب میں لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات ہیں کہ یہ نکر جو اہل کر کچھ ہوتا ہی کہ داخل شجرات کرتے ہیں نکر اپنے نسب کے خاص اظہار مورد اغراض نہ ہیں اور ہم نسب اگر جعلی نسب بنالیں تو اسا اطلاع شدہ کیونکر برابر ہو سکتے ہیں اور اسا ہم مسود سے پوچھتے ہیں کہ عمدۃ الطالب طالعین شرفی کے مولف جو اپنی کتاب میں لکھے ہیں کہ ان کا مشاہدہ ہی یا اطلاع ہیں یا اصل کے دلائل کہ ہم کہتا ہر کہ کذب ہی کہ وہ اپنے لکھنے زمانوں کے کیفیات اور خلافات و واقعات کی لکھتے ہیں تو ہم خود ہم جو سید بھائی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ الطالب میں صاف اسناد دیا ہی جیسا مسود یہاں کیا اگر سچ کو قبول کرے اپنے دعوی کی اپنی بلے اعتبار کیا تو لازم آیا الزام اور تجرات کہ جن سے آپ نام کاذب ہوگا ہی سید فضل اللہ صاحب ساکن جہرو برہان شاہ صاحب وغیرہ ساکن کھڑی کا شجرہ نسبی جیسا ہم نسب ہیں اور غیر نسب اللہ و قوم سید و غیرہ سید صاحب قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی مشہدی جیسا نہ مکان ہم گذرہ جاگیر دیدہ معلوم ہوتا کہ یہ مرید ہیں اسی طرح ہیں مشائخین ہیں اور شجرہ والی کہ نقل وغیرہ اگر کوئی کہے کہ ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنالیتے ہوں تو ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح ہی جیسا کہ اسما بنایا، علوی نے عبد اللہ نام موسی کا خود بنا کر جیسا مہدی سکتے ہیں مگر یہ رسول کا ہم سے ابی جو فرماے ہیں اس سے یہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جیسا رسول کی نسب ہیں عدنان سے اوپر طالب نسب قرار دے ہیں ایسا ہی ہونا ہی کہ ہیں

بھی ہوجاتے اور اضطراب کل الطبعین اعلیٰ کو شامل ہوئی چنانچہ حدیث شریف مذکور میں ہے فان امتی امۃ مرحومۃ لیس علیہا عذاب فی الآخرۃ وکان رفتہا بینہا ایراتہم وشیعہ تکثر فان امیہ تعدت زمان اور کثرت طعین کے زیادہ تفرقہ ہوا یہاں کہ چنانچہ رسول فرماتے ہیں کہ تب تلتا بین فیہا فرق الصوفان اور فرمان مہدی ہی ہوئی جب ثابت ہوگیا کہ مہدی موعود ہی اور عہد ویت کے لئے اخلاق کو دلیل کرنا ثبوت دلیل حضرت ہیں بیگانہ اللہ اللہ تعالیٰ رجاء حالانکہ ان بیان کی تقلید ہرگز اعتبار اعتماد نہیں ہوسکتا ہی الا بہدایت ہر نہی کے منکرین منکے اصحاب وقوع کے لئے اسی فکر میں ہیں بلکہ شیعہ کے نزدیک اکثر اصحاب رسول مع غفلا شاہ راشدین تک کہ اہل سنت وجماعت کے پاس ہیں ہردین کا مدار ہی کب اعتبار ہی پر مگر کذب اور دوسرے کے انکار یا بھی نہیں کرنے ہیں تحاصل مسرود کی غرض یہ ہی کہ ہمارے سلف صالحین نے کیونکر تک کسی نے شب الایمان نہیں دیکھا مگر بندہ میرصدیق دوا ایت نے لکھے ہیں انکا اعتماد نہیں اس زعم باطل کو دلیل بنانا نہضتہ جہالت اور تعصب وضلالت ہی یا ہیں آپ بھی لکھتا ہی کہ میں نے پوری کتاب نہیں دیکھا یا ہی دلیل جہل مرکب ہی کو تو نہ دیکھے ہو چاہئے قائل ہو نہ ہو مگر کیا اس کتاب کے عبارت ہیں نقلی کرنے ہیں رجاء اپنی طرف سے اضافہ کرنا عادت مصنف کی نے شب الایمان ہدایت یہ دعوی بھی محض تعصب اور عین جہالت ہی کہ یہ مصنف شب الایمان کی عادت ہی کہ جہاں کہیں حدیث کے معنے میں الفاظ کے بہ نسبت شروح کے ہو زیادتی طرف سے اسکو تفسیر دیتے ہیں چنانچہ مشکوٰۃ المصابیح کے باب ذکر میں لکھتے ہیں الفصل الثانی شرح ابن ابی ہریرہ قال قال رسول انتباہیان ہیکہا ان اور بعض علما جاقال امام محی نے الستار ضیین الاضافت فخر اور یاد وضمن باہمان یا

حسین قال نبی رسول عن جابر تعلم الفاضلین وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اذا دخل احدکم شیکہا خیاکل سن علما رالیسل وشرب بیان شروہ والیسل روی احادیث الفقاۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال ہذا ان صح فان الظاہر السلم علیہ والسلام ہذا ہو حلال عند رب دیکھئے کہ حدیث اول ہیں صاحب مشکوٰۃ نے حدیث کے امام کا قول بھی بیان کیا اگرچہ عادت صاحب مشکوٰۃ کی مگر یہ میں حذف حدیث بیان کرنا ہی اور تیسری حدیث میں امام بیہقی نے حدیث کے سوائے اپنا قیاس شعب الایمان ہیں بیان کیا ہی ہمکو بھی معلوم ہوا کہ صاحب شعب الایمان کی عادت ہی جہاں احادیث ہیں شبہ واقع ہو آپ صاف کہہ بیان کیا ہی بلکہ اپنی فکر بھی ہیں بھی بسبب اختلاف روایات کے اپنی طرف سے اتفاق نہ حدیث کر بیان کر دیا ہر اگر کوئی کہے کہ صاحب مشکوٰۃ و صاحب شعب الایمان کی عادت ہی کہ سوائے حدیث کے اور کچھ اپنی طرف سے بیان کرتے ہیں بھر تو اور فرقی ہی اب ہم شعب الایمان کی عبارت کا تجزیہ کرتے ہیں متاخلف کیا ہوگا ان سے اس بھی تھی ایک جماعت علما رحمہ اللہ کیا انہوں نے اسکی تحقیق

کے عالم کی طرف بھیجے اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف اور یہ اعتقاد کرے کہ وہ ایک شخص ہی فاطمہؓ کی اولاد سے نکلے گا اور
زمانے میں ہیبتی ای مصنف دیکھے گا اسی کی باتیں خلاف مقاید سنیہ ہی ہیں ہے اس قول میں چھے اور ہیں پہلا اگر
اختلاف امر جدی ہیں کہ کس قسم کی ہیں گا اسکے کہ احادیث جو آثار جدی ہیں اور ہیں مختلف ہیں دوسرا اگر اختلاف
کو رد نہ کرے اختلاف سے بھی شہر ہوا کا اور اللہ تعالیٰ ہر چہ خواہد می کند ایک شخص جاتا ہے پانچ آن اور اور فاطمہؓ سے ہوا
چھٹا وقت خروج مہدی آخر زمان اور قرار دیا جاتا ہے مروجہ دلیل ہیچ کے اعتراضات ہیں روایات مختلفہ بیان کیا ہے کہ
ان چھے اور ہیں کونسا امری کا اسکے خلاف ہیں بعد ان کے قطع نظر دوسرے علماء اسلف یا خلف قرار دیئے ہیں لاکن ہیں تمکن
اسکے کہنے کا اعتبار نہیں رہا اسمیں کوئی کلام نہیں مروجہ نہیں ہدایت یہ عجب جہل بسیطی کردہ تو ہم کرا اور قیاس
پر قائم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو صلاح نہیں کہ کتب تو دیکھا اور کسطرح پر ہم کس پیر کا لازم آویگا رجا یا الغرض مدعی
ہدایت مسودہ ہیں نام پاسکو مضر کہا کہ مجرد طالب اور خواہ ہیں مرید نہیں اللہ نہیں پایا ہم پر چھتے ہیں جو چیز
اسمیں ہیں قطعی ہیں یا نہیں اگر قطعی کہا سر سر کتب دیانت ہی کہ ہر شخص ہیچ یا حدیث متواتر یا اجماع صحابہ علی الخصوص
کوئی امر قطعی نہیں اور قطعی کہنا بھی فضول محض ہی کہ ہر مختلف فیہ کے حجیت غالب کو ظن کہتے ہیں اور مغلوب کو وہم اگر ہر دو
حجیت مساوی الحجیت ہوں تو بھی کوئی بس نہیں کہ کتب کسی حجیت قوت استدلال نہیں کہتے کہ یہ کا امر مشکک ہے وہم کو
اعتقادیات میں بالکل اعتبار نہیں کہ جزئیات سے ہیں کتب معتبر نہیں ہو سکتے ہیں چاہئے کہ ایسا ایسا اعتقادی فلسفی
ثابت ہیں اگر گذرا ایسی جہل دلیل سے مستقی ہوگا کہ اگر کتب انساب اسمیں مختلف ہیں چنانچہ صبیب السیر کی دوسری جلد کی
پہلی فہرست میں جیسا تفصیل ہیں صفحے پر لکھا ہی تو قبول کرکے علماء کرام و صلحاء عظام کا نام بیت پیر پرورہ دختر زادہ اور
ہم ہیں سکتے پر لکھا ہی مدفن ہیچ آمدہ بہت کو کا نام بیت پیر و یک پیر و بیت دختر زادہ اور اسی بیت ہیچ
پیر پرورہ دختر اور تفصیل نمونہ دو کشف الغمہ اربیع منیہ منقول ہیں کہ کا نام نہ اسی دختر زادہ اور اسکے پرورہ دختر
نجات الخلود میں لکھا ہی کہ فرزند اولاد دختر حضرت یعنی امام موسیٰ کا نام نہ بیت پیر پرورہ دختر زادہ اور لکھتا ہی کہ جیسے کہ اولاد
موسیٰ و بہشت و اند عقیل نام ذکر کردہ اند و بقول ابن الخشاب بیت پیر و بیت و دختر اتی اند و سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے
اپنے نسب نامے کی کتاب میں لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے لیکر حضرت امام عسکری تک جانب مادر سادات کا
حسنی کہتے تھے نسیب عربی رہنے کے میں فارسی کیا ہوں اسمیں لکھا ہی اما اسمعیل بن حضرت موسیٰ کا نام نہ زاہشت فرزند
پرورند بیست و عابد و بہشت و نہمت و سید و محب و اشعر و ساجد اور اسکے بعد لکھا ہی اسد عابد ثابت نہمت محب
اور جز سادات ملکہ نیز اوسے اس کی حجیت کے ہیں تقریر بالا ذکر کیے سے ثابت ہوا کہ علماء نسب کو امام موسیٰ کاظم کی

اولاد میں تو اتفاق ہی یہاں تک کہ ایک دوسرے کو بالمشافہ صفحہ فرق ہی پس یہ کیونکر بات پر بطور تعصب کے بعض
کرنا عین تعصب و محض جہالت ہی یا ابن سید الرقبی باقی تاریخ میں نسبت ابن اسمعیل بن امام موسیٰ کاظم نہ لکھا ہی
فاما مرک اسمعیل جو میان نسبت اور کاظم علیہما الرضوان کے کسی سبب سے اتفاق ہوا ہو یا اقدم و متاخرین جیسا اور مان نے
اور پر رسول کی نسب میں علماے انساب کو اختلاف ہوا اس لئے متاخرین خاتم النسبین بھی ایسے ہی اکثر اضافات و امور
کئے ہیں چانچہ علاء الدین بصری ہدایت السلیمین کے باب ششم کی فصل سوم میں لکھا ہی آپ لوگ محمد صاحب کو اہل بیت
کی اولاد جانتے ہو جو ہمارا کہنا ہی کہ انکا نسب نامہ ابراہیم تک ثابت و ذکر دو نسب نامہ میں ہی اور دو فقرہ الا جواب اور دو لاجواب
میں دیکھو کیا سوال لکھا ہی کہ محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
ان ۲۱ نامون میں نسب علماے عجم کی متفق ہیں مگر عدنان سے آگے اسمعیل تک کچھ نہ جانتے ہیں بعضے ۴۰ نام اور بعضے اور کچھ اتنی نسب ہمارے معترض سے پوچھتے ہیں علماء الدین نے تمہاری تو یہ حجت ہے
تم پر اعتراض کیا کیا خلاف اسکے کہ ہمارے یہاں سب کو نام کے نسب میں اتفاق ہی اب تم کو منہ کہاں ہی کہ کتب علماء
کو اس معاملے میں پیش کرین اور سب علما متفق ہیں کہ غیر معصوم کی صدق مکذب کو جب کسی غیر میں احتفاظ کیونکر ہو
ہوں تو احتمال صدق باقی رہا پس ایسی خبر کو خبر متواتر سے معارضہ کرنا جہل مرکب ہی اور کتب انساب آگے اولاد
کے ازبس بے اعتبار اور جھوٹے لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں چنانچہ وہ اولاد سے بعض مدعی انبیا اور اکثر اولیاء کبار رکھتے ہوں اور
بعضے مخالف المذہب ہیں کہ انہیں اسطرح پر ہوں کہ بسبب صحت و وہم صحت انتساب کے غیر مذہب اور اطاعت غیر متصف
ہوا اور باوجود ایسوں کے اسفل متفرق لغرق کثیرہ ہونے کے ابا عالی کے اسباب کے شہرت میں انکی علمدرآمد ہوں تو احتمال
جہل کیونکر ہو سکتا ہی یا ابن بعضوں کی شیخیت صحیح نسبت ہیں پھر کیا ضرور ہی کہ اپنی مشیخت کو سیادت علمی
قوت دیوین رجا غرض کہ معلوم ہو کہ بارہ پشت مہدی مذکور میں الخ **ہدایت** بقول مسود فرضاً اگر ۵۰
برس میں کسی کے دس پشت ثابت ہوں تو لازم ہوا کہ ہر شخص ۵۰ برس کا ہو کر پیدا ہوئے اگر ۵۰ برس میں کسی کے
بیس پشت ثابت ہوں ہر شخص ۲۵ برس کا ہو کر پیدا ہوئے جانے کہ یہ تقریر ازبس جہل ہی موافق قواعد و طبعون تقرر
سنہ بھی ہو در مسئولہ زمانے کا ہی کہ کوئی پیری میں صاحب اولاد ہوتا ہی کوئی شباب میں مثلاً کسی کو پندرہ
سال میں اولاد ہوئی پھر ستر یا اسی سال میں اولاد ہوتو پہلوں کی اولاد کی اولاد دو چند سے ہم سن ہو سکے
بلکہ زیادہ اولاد اولاد چنانچہ ہمارے یہاں آج ۱۷۰۰ سال ہجرت مبدء گیریں سید محمود شاہ جہدی کی وفات سے

ہوتے ہیں اپنے بعضوں کے بارہ میں بعضوں کے سات کہ جس کے سات بطن ہیں انکار ہر فرد ۵۳ بس ان میں سات
اولاد ہوا ہو اور جن کے بارہ میں انکار ہر فرد ۳۱ تین پر غلط بھی مگر ایسی عادت ہی کہ دو تین بطن میں کسی پر پیری کی
اولاد ہو اور اسے چند بطن گذریں اور ہر پیر کی جوانی کی اولاد کے چند بطن گذریں تو اولاد پیری کی اور اولاد جوانی سے
قیاس کرکم ہوگا پس ایسے حالات سے انتہائی ضعیف سمجھنا میں جہالت ہی رجا نا بھی کیا کہا شکوفے کھلاتی
ہی الخ ہدایت یہ مقولہ جب حال سود ہی کہ نسیب نا بھی کیا کیا طرح کی پوچ کلامی اور سب وشتم سے
پیش آیا مثل ہی من غرّ ہی رجا اگر یہ میں اثبات فاطمیت میں ہو کہ قول مہدی کا بس کرنا ہی ہدایت
ثبوت مہدویت دعوی اور اخلاق اور معجزوں پر موقوف ہی پس ثبوت فاطمیت قول مہدی پر ہو تو دور لازم
نہیں آتا جیسا ثبوت نبوت خاتم انبیا دعوی اور معجزوں اور اخلاق پر موقوف ہی اور قرآن کا کلام اللہ ہونا قول
رسول پر موقوف اور گر نہ وہاں بھی یہی دور حال کی صورت موجود ہی چنانچہ کفار عرب رسول سے عرض کرتے کہ
یہود و نصاری کے علماء سے ہم نے پوچھا کہ اس طرح کی صفت تمہارے کتابوں میں دیکھی ہو تو وہ انکار کرتے ہیں
اسلیئے ہی کہ ایمان ہی نہیں لاتے ہیں دوسرا کوئی گواہ کا کہ اپنی رسالت ثابت کرو تب اللہ تعالی فرماتا ہی [illegible]
[illegible] فرماتا ہی اللہ شہید بالمثل اللہ اکبر الحمد للہ شہید دن دکھی باللہ شہید یہ ان الذین کفروا وصدوا عن
سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیھدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین
فیہا ابدا اب دیکھیے رسول کا گواہ اللہ تعالی اور فرشتے اور رسول قرآن کے کلام اللہ ہونے کے گواہ ہو کیسی ثبوت
رسالت موقوف ہوا اللہ تعالی کی گواہی پر کہ وہ قرآن ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر فقط رسول کی گواہی
ہی بیان اور قرابت لازم آئی کہ آنحضرت موسی کی صحت رسالت قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونیکی صحت
حضرت یا اصحیہ دونوں کی صحت حضرت نے اللہ تعالی کی گواہی پر بتا ہے کہ وہی باعث قرآن ہی ہیں قرآن کی صحت قرآن
موقوف ہوئی یا صحت رسالت قرآن پر موقوف صحت قرآن رسالت پر پس اسکا جواب ہمیں تمہارا جواب ہی ایسے معترض کے
حق میں حق تعالی فرماتا ہی وہ ہیں جنہوں نے قرآن کو عضین کردیا ہے تین لوگوں کو انکی تصدیق سے اور اب
بھی باز نہیں آتے ہیں ان جملگا الا الشعبہ اور نہیں ہلاک کرتے ہیں مگر اپنی ذاتوں کو تنبیہ علماء نسب کا
دوسرے دور کے نسب کے قتل نظر خاص امام موسی کاظم کی اولاد میں بہت اختلاف ہی ہر گز شجرات اور کسی نسب کی کتاب
اور اولاد کو کسے ہر اتفاق اور دین امام کے تحقیق کا ہونا ثابت ہوتے ہیں کتب نسب میں پانے سے قطعا انکار کرتا

محض تعصب کی بنا پر کہی ہے کیونکہ کل امور میں ثبات کی گواہی عشری متقی کی ہو تو ہو دو صادق ہوں مگر چہ واقع قریب ہی کے ہیں صادر ہوئے قرار دیجئے یا دو عادل صاف دو شخصوں کے ایک شہر میں متفرق سے عشر میں رویت کی گواہی دیں اور دوسرے شہر دو فرسخ کی رویت پر دو دیکھنے والوں کی شہادت متفق ہے یہ ذمہ داری ہے حکم الحرمین ہے یا یہ دو عدل الاسکان اور عادی الجلد ہیں دیکھنے والوں کی گواہی کو اعتبار ہی ہیں ہے مفرد کرامات جب کہ ان کی خبر زیادہ شہود کے واقع کی ہو بطریق اولیٰ الاعتبار کا ہی اعتبار ہی اسی لئے حدیث کی روایت میں ثبات شرط نہیں اعتبار ہی ظنی کو ہیں سوا رسول کی شب معراج کی رویت وغیرہ میں انصاف اور دیکھنے پر ثبات نہیں ہم نے کیسے کیسے دلائل قاطعہ ثبوت کا مدعا اور عدم ثبوت پر واضح کئے ہیں اور سوائے اس کے جوابات سے انتفاء قابلیت دام ظلہم ہی کرنا چاہتا ہی **فائدہ** سید شاہ علی الدین صاحب پیلی نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے صفحہ ۲ چہار دہم میں ابن جریر کی حدیث کے حوالے سے لکھا ہی کہ فرمائے رسول اللہ نے بچھائے فرق میری عترت کا بیس تین میں کا ایک ہی ناجی باقی سب ہلاک ہونے والے فرمایا کسی کا نام کہا ہی میں نہیں سکتا ہوں ہو سکتا ہے اور علامہ فاسی کے حوالے سے لکھا ہی کہ ابن جریر کی حدیث کی اسناد میں ایک راوی ہے کہ اس کی تعدیل کسی نے نہیں کی ہے اور اللہ اعلم ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو ہم پر حجت نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ ہم نے ثابت کیا ہی کہ فرقہ ناجیہ ہی ہم ہیں اور اللہ کا شکر ہی ہے کہ ہم میں تمام اوصاف جو ان کے ہیں موجود ہیں اور ان کے موجودی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ **ہدایت** ہیں تسلیم ثبوت اتم مدعا کے چہ اتم عبدالحق ہونے پر ہیں ہی کہ جب تک موافقت نام کی نہ ہو اس حدیث کی تصحیح و تسلیم کیسی ہو گی اسی پر ہم ہی دلیل ہی کہ سوا دلائل ہی ہدایت دی بیان پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبرائے ہوئے اگلے فقرے کو ہدی ہو کر کہے لیکر بیان تک بلا دلیل قبول کرنے چاہئے لکھا ہی رجا اسی پچھلے فقرے میں طرح طرح کی تاویلیں الخ **ہدایت** اگر اس سے غرض اسود کی تاویل سے ہو تو بے فقہ و اگر تاویل چاہے ہر دوی سے یہ دلیل کتاب محض ہی ہاتھ لگا کے تاویلات پیر میں اختلاف ہو اور ظاہر کے موافق ہو تو مقبول ہی تمام زمین پر ہوا اس کے کہ آیات و احادیث کثیرہ اسباب پر دال ہیں کہ قیامت تک کفر اسلام عرض و دائل باقی رہیگا چنانچہ ابھی بحث میں صحیح الابصار کی عبارت سے ظاہر ہو گیا سب متاخرین ہی کہتے ہیں ہدایت یہ متواتر اسود کا لکھ سکے بلا وہ ہی دلیل ہی کہ جس سے جس پر عبارت لکھا ہی سکے ہو اگر دین طرح کے فقرے لکھا ہی کہ یہ حدیث ہمارے دیوبندی صاحبوں کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی کہ اس سے چہ معنی ہو کہ اس کا ابتدا سے لکھا ہی کہ پچھلے فقرے کو دیکھ کر گھبرائے اسود سے کہ ان کے ہاتھ کی حکومت نصیب ہوئی کہ زمین کو صاف سے بھر دیا ان پر صادق آوے اسود سے ان کے خروج تک مہدی سے لیکر یہاں تک جس طرح طرح کی تاویلیں اس حدیث میں کرتے ہیں کہ تشخیص انکی ان کے کتابوں میں مذکور ہی مگر فرقہ ناجیہ

سب سے بلا تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ آج آمے تک سب ثابت کی تسلیم کرنے میں کہ مہدی کا نام مانند نبی کے محمد اور مہدی کے باپ کا نام مانند نبی کے عبداللہ ہوگا حضرت مہدی پھر بارہ سو برس کی پیدائش کہ اس عبارت کے امام کے آدمی سطر بھر لکھتا ہی کہ سب ثابت حسین ہی کہ بارہ امام کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا فقرہ اول کو بلا تاویل کیوں تسلیم کرتے جیسا فقرہ ثانی کو بتاویل تسلیم کئے ویسا ہی حسین بھی کرتے چنانچہ تواریخ کے کتابین الخ ہدایت کذب ثابت کا یہ پہلی ہی کہ پہلے ہمارے بیان تاریخ کے کتابوں میں مطلع الولایت نبی ہی اسکی مفصل مسرود دلیل اہل حق کے بیان کی کہ حسین سید عبداللہ موجودی اور سراج الابصار ابی نواز الانوار حجت اثبات حدیث کی کتابین ہیں جانچہ آگے ذکر ہوگا رجا جس جگہ کہ احادیث اصافتہ الخ ہدایت یہ بھی حجت اور افترائی کہ سرود پر گستاخی جہدی سے دیکر یہاں تک حسین لیکے حدیث مذکر کے پچھلے فقرے میں طرح طرح کے تاویلین اور تحریفین کرکے تین الخ پھر گستاخی کہ باطل نام نہ لیا واہ جب اپنے کلام کی خبر نہ تھی اور ایک ہی صفحے میں کہیں کچھ کہیں کچھ لکھ دیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گو یم بروی تو بکار نیرد دیکھو تو ہماری کتاب ایک فقرہ فقرہ اور حسین کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابصار مطابق قول مسرود کے پچھلے فقرے کی تاویل یہ لکھے ہیں۔

ثم اعلم ان مقصود الشیخ من ایراد الحدیث ان المہدی یملأ الارض کما ملئت جورا وظلما یعنی الارض یجد الجور والظلم فی الارض اصلا بعد المہدی لم یوجد فی زمان من ادعی انہ المہدی فلا یکون مہدیا فلت علی ہذا المعنی فالحدیث صحیح ثابت من الکتاب والسنۃ المعجزۃ منہا قولہم ثم ان ہذا انہ قال قال رسول اللہ اذا رفع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ فانی زمان یتخلص الملائکۃ بالقسط والعدل فی کل الارض لان السیف لا یکون الا بین اہل العدل اہل الظلم والجور ولا یزال المقاتلۃ بین اہل الحق وغیرہ حتی بین ان الظلم والجور لا یفنیان ابدا عن کل الارض وہنا قولہ لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ ہذا الحدیث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبداللہ فالمراد ان مقاتلۃ الطائفۃ علی الحق دلیل علی ان الطائفۃ الاخری علی الباطل حال الظلم والجور فی بعض وجود اعظم من المقاتلۃ بین اہل الحق وہو ثابتۃ الی یوم القیامۃ بلفظ الحدیث فحسین ان ملأ القسط والعدل فی الارض کلہا بعنی الجور والظلم غیر ممکن فمن حمل الحدیث علی ہذا المعنی فقد ضل وہنا قال الامام الزاہد محمد قدر تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الآیۃ قد اخبر النبی صلعم انہ ینزل من السماء حین یخرج الدجال اللعین ویدرک فی العام وموضع القسط واسمہ الاصرار جمع المؤمنون بمکۃ والمدینۃ بین المحسین فی الارض غیر مکۃ والمدینۃ فاذا قصدہ مکۃ ینزل عیسی ان السماء بمکۃ وصل صلوۃ الصبح بالجماعۃ مع قلیل من المؤمنین ثم یخرج الی قتال الدجال مع من معہ من المؤمنین الی ہنا کلامہ فانظر ایہا المنصف ان کان المہدی المکاسین خروج الدجال لا یلبث

الرجال فتملأ الارض ظلما وفسادا في جميع الارض فالمهدي فاتن ملاء القسط والعدل في الارض كما ملئت الجور والظلم وامامي ظلم عظيم من ظلم الرجال الفوا كثيرا في حقه خبطات شنيعة وحادث شنائعا عجبا والله فاشتروا الصف رحمك الله بالكيف المستقيم معنى الحديث على ما فهمت ومنها قوله تعالى والقينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة اعلم ان وجود العداوة بينهم دليل على وجود هم الى يوم القيمة خالدين ثابتين ثم العلم ان العلم يتجدد له ولو وجود شئ في غير مرضيا شئ العلم على الغير كالقتل المكتب بغير الحق والضرب والشتم والايذاء كذلك العلم على الغير وجود المنكر والتغير والعصيان بالجبر انواع تكليف يكون بين عداوة العلم من اهل الارض جميعا والدليل في الحديث على تخصيص العلم بعض من انواعه ذكر في الدارك تحت هذه الآيات ضمير واو مختلفون وقوله بعضهم شتى بالبعض بعضهم قوله تعالى فاحذروهم وقوله تعالى ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا يزالون مختلفين الا من رحم ربك ولذلك خلقهم فهذه الآية تدل على ان الله لم يشأ جعل الناس امة واحدة ثم يجعلهم امة واحدة وقد قرأ ابن عامر ولا يزالون مختلفين تصريح في عدم جواز زوال بين الاختلافات بين اهل الحق والعلم والجهل على تكليف تصيير ارتفاع العلم جميع انواعه من جميع اهل الارض من خص العلم بنوع من انواعه من غير تخصص فمن عند نفسه ثم اعلم ايها المنصفان طاء القسط والعدل مذكورتي الحديث على ما يجيء وهذا ظاهر فلا يخفى ما امكن يكون التشبيهي الكيفية والكمية اما الاول فلان التشبيه في كيفما كان الجور والظلم في اهل الارض يكون المهدي العدل والقسط في البعض فلا دلالة في الحديث على الجميع اما الاكثر فلان التشبيه في الكيفية ينافي التشبيه في الكمية الا فرد والمفهوم الجور غير مسلما ذكرت من الامارات والحوادث سابقا فلا يكون بصحيحة الا بعد مجاوزة ثمن مهدي في حقه والا يفسر صفاته بما يعارض الكتاب والسنة الصحيح ان يقال يملأ الارض قسطا وعدلا اي يملأ القسط والعدل في بعض اهل الارض والبعض مطلق في القلة والكثرة فلو ملأ جزء من الاجزاء الارض لصح ان يقال ملأ الارض بالقسط والعدل لان بين اجزائها ملابسة من حيث انها قطع متجاورات ومعمورات وموات يهذا للتاويل ما ذكر في الدارك تحت قوله تعالى وجعل الظلمات والنور فيه مسلما ذكرت من الظلمات والنور في السماوات وهي السماء الدنيا لان بين السمارات ملابسة من حيث انها طباق فيجاز ان يقال فيهن كما جاز ان لم يكن في جميعهن كما يقال في العزيمة كذا وهي في بعض نواحيها الى هنا كلامه وقوله فيما ذكر في شرح العقايد في وصف النبي وكمل كثير من الناس في الفضايل الخمسة والعلمية وغيرها العالم بالايمان والعمل الصالح فانظر ايها المنصف الى قوله فيما فهمت العقول مثل قوله الارض ليس المراد بتنوير الصحراء والكوكب بل البعض المطلق والواحد وما جزء من مائة الف الف من في الارض فان النبي صلى الله عليه وسلم مات وترك ما يقرب الف الف وعشرين الفا في رواية فما اظنهم بجانبه من في العالم من الناس فتمثل به الكلام لا يراد به ما حقيقتها بل المراد المبالغة في الكثرة وهي في الزمان الظهور عالم الظهور وجود عالم يوجد ويؤيده ما ذكره الكرماني حيث قدر المحذوف في الكلام اي من بلاد العرب او يحمل الغلبة بالحجة وظهوره دليل شارحا بقال علماء

السوق یا الی البرق السوق موجود ظاہر غیر مختصہ پس الارض من البر عنق السوق بحیث لا یوجد موضع منہ الا وہو قریب عرفاً وکذلک لا یفہم من البر کثرۃ الاشجار التی فی السوق بل ذہنا ان البقعۃ مستقرۃ باذکرۃ من الحجارۃ فقد ثبت ان البر متصل متعارف غایۃ التعارف بہذا المعنی وجود وجود المتصل والعدل ما قدرہ فی بعض اہل العلم وما ذکرت مختار ما عندی من الاحادیث فی ہذا الحدیث ظاہر ہے یہی کہ صاحب مرآۃ الابصار فرماتے ہیں مسافر مرد وہ کے مصنف شیخ علی کی غرض اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ ہمارے امام سب روئے زمین عدل و انصاف سے بھر دینے قویں کہتا ہوں کہ آیات مرقومہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ قیامت تک زمین پر ظلم و عدل باقی رہے گا اگر کفر و اسلام اور امامت میں جنگ اور لوگوں میں خلاف باقی رہیگا چنانچہ دجال کا ظلم مشہور ہے رسول فرمائے کہ سب زمانے کو خراب کر دیگا مگر مکے اور مدینے کو جب مکے کا قصد کریگا صدہا فرشتے اس کو قتل کرنے کے لیے آگے اور دجال کے وقت مہدی رہے تو عدل سے بھرنا کہاں ثابت ہے کہ دجال کے ظلم سے کوئی ظلم تر نہیں پس اس حدیث کا یہ معنی کرنا فرقان و حدیث کا خلاف ہوا اور ایسے ہی معنے اور کلام بزرگ ائمہ مفسرین اور محدثین امت مستقیمین ہیں کہ جن پر ہم کرتے ہیں زمین کے رہنے والوں میں کہیں بھی ہو تمہارے لوگ عدل و انصاف سے بھر جاویں اور کمال ایمانی حاصل کریں جیسا رسول فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری سے ذات کفر کو مٹا دیتا ہے یعنے عرب سے یا دلیل کا غالب ہونا ظاہر ہونا کفر کا مٹنا ہی منشا کہتے ہیں کہ بازار گیہوں سے بھرا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بازار میں کوئی جانے گیہوں سے خالی نہیں بلکہ سب اناج کے مقابلے میں اکثر گیہوں ہے گیہوں سب اناج سے زیادہ ہیں بلکہ یہ بات ہی کہ گیہوں آرشد رکھتے اور بخلش میرتے ہیں اور اس حدیث کے معنے ہیں آپ یہ خادم الفقرا کہتا ہے کہ آج عرب کے ملک میں بہت کفار ہیں اور سب زمانے میں یہ شہادت اس حدیث کا صحیح معنی ہے ہاں کہ اللہ تعالیٰ حبیب ذات بابرکات خاتم الانبیاء کے دین کو ایسا قوی دلیل اور ظاہر کریگا کہ گرد اکفر سے گیا ایسا ہی چاہتا ہے بھی ہماری کرامتی دلیل غالب اور مذہب حقہ کا غلبہ اطراف و اکناف میں مشہور و معروف ہی چاہیے چنانچہ تین سو تیس برس آگے اہل بکر جہد و یہ کے قتل پر فتویٰ دیئے تھے اور جہد ہا دکی شہادت کا واقعہ بطریق اخبارات انگریزی وغیرہ اقوال بغیرہ کے دلائل تین میں پہنچ گیا ہی اور آداب لیفیلس مسرور کے افشا اللہ تعالیٰ امید ہے دور دراز تک پھیل جاویگا اور یہی معنی زمین بھر دیگا ہی چاہیے اور اللہ تعالیٰ شعیب کے امت کو فرمایا ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنے زمین درست ہو چکی بعد تم فساد مت کرو پس شعیب پر قوم کے دو تہائیوں کے سوا سے کوئی ایمان نہیں لایا تھا پھر اللہ تعالیٰ مطلق زمین کی درستی بیان کر دیگا اس سے معلوم ہوا کہ اول اصلاح زمین سے اظہار دعوی شعیب تھا اور مصنف مرآۃ الابصار نے تعرض کے جمع کے موافق لفظ فرقۃ ثانی بیان فرمائے اور کلام معترض سے ظاہری کہ فرقۂ اول کی مدت قریب ہمارے امام کے

مسلم بھی جانچا نہ ہی رسالہ مردود کے مستند و جانچ لیں ہدایت اور نام و غیرہ کا نہ بھی کیا ہی اور قاضی منتخب مسلمانوں
سے پہلے ہی کتاب حق الدلائل میں اس حدیث کو تقسیم نام بیان کئے ہیں کہ اول کتاب ہمارے اعتراض کے ثبوت میں لاویں گے
وہی ہی رجا بلکہ صاحب شواہد الولایت نے مان کا نام بھی لکھ ہدایت یہ کذب فحش از ساقہ ہی صاحب
مطلع الولایت یہ لکھے ہیں والدہ آنحضرت نیز صفیہ صاحبہ رام شجیرہ و مدینہ ثم و ثلث عشر صاحبہ دیدہ ذکر آفتاب از
آسمان ہفتم گریبان خود فرو آمدہ بالا سوی آسمان ہفتم ہر ہا ہی ماہ تا آسمان دہم گریبان خود فرو آمدہ بالا سوی
آسمان ہفت نام ہی ہی آمنہ بود نام ہی ہی آفاق ملک میان سید و شان عبد صاحبہ ذکر داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب
شواہد نے بھی لکھا ہی کہ آمنہ نام ہی ہی ہے یہ بھی آپ لکھ دیتے کہ صاحب مطلع الولایت فقط آفاق ملک لکھا ہی
دمع ہزدمع آپکی تحریر سب ایسی ہی ہی ہوا اللہ الخیر رجا ان کے مہدی نے کبھی یہ دعوی نہ کیا ہدایت
جواب اسکا خود مسود کا اقرار ہی کہ اسی بحث میں اوپر گذرا ہے لکھا ہی کہ غرض کہ یہ حدیث مہدویوں اور انکے
مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کریں کہ باوجود مخالفت مرکب کا ہیکو تسلیم کیا ہے حضور فقرہ اول کا ذکر
جسمیں اسم پدر اسم مادر ہی داخل ہی اسی سے مسلم ہوگا ہمارے امام کا دعوی اپنے باپ کا نام بھی عبداللہ ہونے پر بھی
کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور یہ بیان آپ کا صرف چنانچہ خود مسود کا عرف زمان خان اور نام ابو جا محمد اور اس
خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والدہ محمد قدس سرہ کا حضرت سید میان صاحب
اسم مبارک سید محمد کا ہمارے یہاں آج سے پہلے کے نام الجھے ہی ہیں اور یہ مسود بن اولاد کے خود کو دعا کا باب کہ کر
نکلوا لا کس انصاف نامے کے حوالے سے مسود نے جو لکھا ہی اسمیں تبدیل و تحریف کیا ہی یہ لکھا ہی کہ آنہوں نے جواب
کہ رسول خدا کے باپ دو کافر تھے انکا نام عبداللہ کیوں ہو سکتا ہی الخ یہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی
عبارت یہ ہی جو رسول خدا کے باپ دو کافر تھے عبداللہ کیوں ہو سکتا ہی الخ پس غور کریں کہ عبداللہ باشد اللہ تعالیٰ کے کلام
میں عبداللہ چہ باشد سے مراد نام کی بحث علمیت کی نہیں بلکہ عبداللہ حقیقی سے غرض ہی جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا
ہی فاد خلی فی عبادی وادخلی جنتی ای فی حزبی کما صرح فی مصارح یہ قرآن اس مانند ہی کہ زنگی نام قمر جو تو کسی
کہا کہ زنگی سیاہ است قمر چون باشد یعنی قمر است پس یہاں تباد فہمی ہو ہو گا کہ اسکی علمیت کا انکار ہی کرتا ہو
یوسف قمر باشد سے صاف معلوم ہو رہا ہی کہ غرض مشکل کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت حاصلہ سے اسی طرح ہمارے
امام فرماے کہ محمد عبداللہ است و مہدی نیز عبداللہ باشد علیہا السلام تعلیما ہی اشارہ سہو کاتب سے بھی ہی کہ جواب
رسالہ آپ فرماے ہیں الکتب ہذا قاضی علیہ محمد رسول اللہ تعالیٰ سہیل واللہ اولکن تعلم انک رسول اللہ صدقنا

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله انزل علیّ آیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات

یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الفصل میں مسند احمد اور دارمی کی روایت اور بخاری کی محت سے بھی آیا ہے

الی آخرہ عن ابن عباس کی روایت اور بخاری کی محت سے بھی آیا ہے

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله انزل علیّ آیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله انزل علیّ آیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات من یرد قتل انا فالآیات

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آیتیں اتاری ہیں جو کوئی میرے قتل کا ارادہ کرے تو میرے قتل کا ارادہ کرنے والا ہر شخص ان آیتوں کو پڑھ لے

اول لفظ سود کو جو مانند زوا اور طوا کے اور بمعنے تین مرتبہ کے لیا مشہور ہے کہ اکثر مقام میں بھی بمعنی تثلیث ہوتا ہے مثلاً صاحب صحاح خود مین کہا ہے الصعداء ہ دیر بند دفعہ بقریب فعال سود و سودد چنانچہ سودت بالضم ہی سرداری ہی جیسا منتخب و غیرہ مین ہی اور سیاق و سباق حدیث سے معنی سیادت کا بہت مناسبت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفے کے ساتھ سرداری پیغمبر سیادت کے نشان چاہئے نہ کمالے پہلے چنانچہ اللہ تعالی کے بہت خلیفہ گزرے اور مبین ہی نہ ہوئے تھے پر جانیکہ نشان ہون اور کمالے نشان اللہ تعالی کے خلیفے کی علامت ہو تاکہ اور عجیب و غریب بلکہ امر غریب و عجیب سیادت کے نشان ہونا ہی پس معنی ثلیثہ ہونا نشان لیے کر سید ہون بنے سیادت کے نشان چونکہ تحسن رضیہ وغیرہ ہی تین ظاہر ہوئے اور دوسرا یہ ہی کہ قیادت من قبل الخراسان بنے آدمین ابتدا کی طرف سے خراسان کے رہنے والے جو فرماے اس کلمے کو ہندی کی طرف نہ نسبت کرنا چاہیے حدیث سے صاف پایا جاتا ہی کہ راوی خراسان رسول ہی کی جانب سے ابتدا کی طرف سے عرب طرف ایکی ہی کہ جہان جناب رسالت مآب تشریف رکھتے تھے چنانچہ حدیث ابو نعیم سے صاف ظاہر ہی کہ من قبل المشرق فرماے نہ یہ بنے ہندکہ من قبل الخراسان اور عرب مشرق کی جہت مین ہی پس نہ آنا ہندکہ حکم منصرف طرف ثابت ہوا چنانچہ دستور ہی کہ کہتے ہی کہ یہ فلان طرف سے آوے تو اس سے مراد پس ایکی جاے مقرر کی ہی رجعت خلاف منشا کسی بنی والے نے کہا کہ قبل مشرق سے فلان آتا ہی اس سے واپس کوی ہندی کہہ سکتا ہی کہ اس سے ہندکہ طرف آنا ہی بلکہ یہ آنا نبی ہی جبکہ تعیین جہت مقصود نہ ہو کہ انتہا صاف بیان ہی پھر فرماتے حدیث کہا مناک سمجھے اسپر روایت ثانی مین ہو یہ جیسے ہی کان وجہہ المرآۃ المصقولۃ الایات السود کی طرف ہی اگر کالے نشان اسکا معنی کرین وجہہ بہی کی تعریف مذکر کا مرجع کون ہی پس صحیح معنی اسکا یہ ہی جب آدمین نشان لیے کر وہ سید ہین قبل مشرق سے کہ مین خراسان ہی ہو سکے تائید سے جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی قال فون اور ہدایت اول مین ہی ہی معنی ہی جب وہ یہ نشان لیے کر وہ سید ہین آدین قبل خراسان سے پس تا تم انہین پہنچے اتباع کرو اور یہ خبر بیوقت صادق ہوی کہ پہلے امام مہدی آدین قبل خراسان سے پس تا تم انہین پہنچے اتباع کرو اور یہ خبر بیوقت صادق ہوی کہ پہلے امام مہدی آدین قبل خراسان سے ہندکہ آنے رسول فرماتے ہین جیسا مسلم بھی لیے ایسے دلایل واضح مین تعریفات و تنبیہات کرنے جسکو انشاء ہندہ دوسرے صحاح مین کیا کیا نکر سکا پھر کہتا ہی کہ مہدی معنی حدیث مین فضل کر تمہین ای الصاف والو نظر کرو کون غلط کہتا ہی اور حدیث ابن ماجہ کی بحث کے لئے مسدد لکھا ہی کہ بہت حدیثون مین آیا ہی قبل خروج امام مہدی فرات کی ندی مین سے سونے کا پہاڑ نکلیگا پہر لڑینگے ہر ہزار نفر امام احمد بزار بحار کی مسلم کی تعیین بیان کیا کہ اسپر جنگ ہوگا اور امام مہدی کے سبب اسکی صلح ہوگی پر یہ اسرار کر کتب خاص ہی بلکہ بخاری اور مسلم وغیرہ سے بین ثابت ہی کہ سونے کا پہاڑ فرات مین نکلیگا اسکے لئے جنگ

ہو کر ایک امر کو غیر مسلم سے ہو گا اس سے اسکی صداقت کی کیا دلیل ہو گی مگر یہ روایت جو تسویہ مسود میں بنی انزو سے مذکور ہے کیونکہ
دیلمی اعتباری اس تقریر سے کہ ابتدا میں اسی باب کے مورث کی مذمت کے بیان میں گذری کیونکر اہمیت احادیث اسکو
معارض ہیں چنانچہ آگے مذکور ہوگا **چوتھی دلیل کا ثبوت رجا** یہ روایات مسلمان کے لئے **ہدایت**
اتنی مجرد والے ایسا ہی کہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبثت لا یخرج
الا نکدا یعنی زمین جو اچھی ہے سو تو اچھا اگاتی اور بری زمین سے برا اتھا مسود کے اس کلام کا مطلب کچھ معلوم ہوا
کہ کھائی مہدی موعود جو ہیں عالم شباب میں ہونگے اگر اس مہدویت ائمہ نبوت کے حاصل ہونے سے بھی تو وہ بھی
کلام کا خلاف ہوا کہ مہدی ہیں پس کس کی ہدایت معتبر کھائی اگر اور مہدویت شباب میں حاصل ہونے سے بھی تو وہ بھی
کے فرمان کا خلاف ہوا کہ فاطمہ ناشا باد فرماتے ہیں پس ہم فرمائی کہ مہدویت لوکپن سے ثابت ہو میں ہمارا دعوا کہ
مہدویت سے ثبوت کا مسود میں سچا تعصب تقریر کی کہ باب دوم کی ابتدا میں اور اس بحث میں بھی شواہد الولایت وغیرہ
کے حوالے سے ذکر کیا کھائی مہدی ہیں تیری کچھ سے کھائی کو مہدی ہی جو وقت انتصال سال شروع ہوا دعوائی
مہدویت کا کامل کیلئے بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امام کے آگے ہی دعوی کے ہیں مگر مسود اپنے
فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا مہدی ہونا کا انکار بتری طاہری کے **ہدایت** اگر ہے عقلمندوں کو
انتہائی بس ہی جو گذرا اگر مسود میرے کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا کہ مسود باب دوم کی ابتدا میں لکھا ایک
بارہ سال کی سن میں غیبت اور شیخ طائیاں امام کو مہدی موعود جانا تحقیق ہوئے اور دنیا پور سے جعفل میں آدمی
تصدیق کے لئے کر کے اسی بحث میں لکھا ہی ہمارے بیان اسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ میں شریف
اسوقت کہ اور ہیں کا ہی ہو کیسے ہمارے امام کہ اس شیخ پر کیسے لکھا ہی اسکا کذب تو سب سمجھے بس ہی کو ہم کہ ہی
لفت میں شیخ کبیر کہتے ہیں کہ جسکی فارسی ہو کہنہ اور ہندی کہکر یا بیت پر ہمارا ہی کہ فقہا کی اصطلاح میں اسکو شیخ فانی
کہہ سکتے ہیں جیسا اللہ تعالیٰ شیخ کے بیٹوں اور دوست کے بھائیوں اور ذکر یا ہے کے مقولے سے خود یا ہی کہ کیا
ابو شاشیخ کبیر اور فرمایا فعالوا یا ایھا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنی موسیٰ شعیب کے
بیٹوں سے پوچھے کہ تم اپنی کہ بوڑھا پائی کہ بیٹوں نہیں پائے تو جواب دیئے کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا از کار فتی اور
یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہکر کے اپنے سگے بھائی کو لے تو بھائیوں نے کہے کہ ای عزیز اسکا ایک باپ ہی
بوڑھا ہی عمر والا اور ذکر یا نے عرض کی کہ جب نہایت بیٹے کی بوڑھی عرض کے کہ میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں نہ مجھے اولاد کی
میں ہو گی یا ہو جوان ہو گا لاکن اور عجیب یہ ہی کہ مسود خود کھتا ہی وفات کے وقت جناب امام دوم سے ہو گا

انکا معنی سچا نکلا اور سچ یہ ہے کہ مسود قولہ تعالیٰ لیسئلک الناس عن الساعۃ کے معنی میں گمراہ دنیا کی امام محمد حضری
یعنے اس کلمے کی اس آیت میں آنے سے یہ بات واجب ہی کہ قیامت کے علامات کا علم سوائے خدا کے دوسرا نہ جانے
چنانچہ مقتضیہ علامات قیامت امام مہدی کا ظاہر ہونا اور دجال کا نکلنا الخ لکھ کر لکھا ہی کہ اسمیں سے کسی کی تاریخ
سوائے خدا یتعالیٰ کے کسیکو معلوم نہیں ہی پھر ایک ورق کے بعد اسی بحث میں لکھتا ہی کہ مگر انبیاء و مرسلوں کو اسکی تعلیم
وحی سے جو کچھ معلوم ہوتا ہی وہ بلاشبہ صحیح ہی پس پھر دونوں کلام کے آپسمیں تقیض نہیں کیونکہ جب قوت گیا
پھر معنی احمال مسود کا باقی نہ رہا غرض یہہ وہی حجاب دنیا پرستی ہی کہ جسکو صاحب یا وقیت بیان کیا کہ مسود کے
ظہر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا کہدیا اللہ تعالیٰ کی تعلیم سوائے انبیاء اور مرسلوں کے دوسرے کو نہیں ہوتی اور محققین
سنت وجماعت کہتے ہیں کہ اولیا اللہ کو بھی تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی کہ وہ بھی صحیح ہی اسی لئے جلال الدین
وغیرہ کو تو اپنی علم کے سچے انکا قیاس غلط نکلا اور انکی اتباع درست نہیں اور جو دوسرے صدی کا قیمے کہتے ہیں سو
اہل باطن میں انکی اتباع یعنی اتباع رسول مشکل ہی چنانچہ یاوقیت کے فصل ثالث میں شیخ وغیرہ کے حوالے سے
لکھا ہی اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کا ان حق یا اتباع ممن کان علی منھاجی وکیف یرجی الانصاف اور باقی دلائل سے کہ
فہمی اخبارات میں پیروی اولیا کی صحیح اور پیروی علماء ظاہر کی متروع ہی مسود کی بحقیقی متعلم میں کہے جائینگے انشاء اللہ تعالیٰ
حاصل کلام مسود کی غرض یہہ ہی جو کہ تاریخ خروج امام بیان کیا مطلق اور جو کہ بیان نہیں کیا اور کہا کہ معلوم نہیں کیسا
خروج ہی عجیب ہی اب ہم کہتے ہیں جب کسی امر کے ظہور کے وقت میں علماء کا سکوت ہو اگر کوئی قیاساً یا کشفاً یا شاذ
من اللہ تعالیٰ تاریخ بیان کیا پس اسکی غلطی و صحت موقوف رہی ظہور یا عدم ظہور پر اس امر کے تاریخ متعینہ میں شناعتی
ولی نے کوئی بات یا حدیث کی تفسیر یا تاویل کے طور پر کہا کہ فلاں واقعہ فلاں تاریخ میں ہوگا بعد چند آدمی اسی تاریخ
میں اس واقعے کے ظہور کی گواہی بھی دیں تب بھی وہ اس معقول عذر کی وجہ سے اعتبار کہنا فقط تعصب و جہالت
ہی الغرض تعدید تاریخ خروج مہدی میں خوف ہی چنانچہ مسود بھی نقطاً واضحاً بیان کیا لاکن اسپر قطعیت نہیں کی
سب اقوال کلیتہً غلط ہوجاویں جیسا جناب ماجی کا فرمان کہ مسود جسکو دلیل دوازدہم مقرر کیا اور اسکا
ثبوت صود دلائل دیگر اسی سے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور عبدالرزاق کاشی شرح تاویلات القرآن میں
قولہ تعالیٰ ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام کے نیچے لکھتے ہیں ای خلقھن فی صود سماء الارواح
وارض الاجساد فی ستۃ الاف سنۃ لقولہ تعالیٰ ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ای من لدن خلق آدم
الی زمان محمد للان الخلق یبعثون حقیقۃ والحق فی مظاہر المخلوقین وھذہ العودۃ من ابتداء دور الصفاء الی ابتداء ظہور الذی

گزرنے کے اسی لئے رسول بھی اتنا ہی فرمائے کہ یہ تین باتیں تین سے دوسرے جھٹلانے والے صحیح سالم کمال
درجہ زندگی کا بھی اور کر بیٹھے چنانچہ مسلم شریف کے باب فضائل ہذا الامۃ میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکاره
وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوٰۃ بعد الصلوٰۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط
اور ابو داؤد میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس
فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یشمته واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فلیرده ما استطاع
فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ترمذی میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له
یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب
ضحک الشیطان منه اور ابو داؤد میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس
ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما
التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان
اور ترمذی میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس
احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان
فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ابو داؤد میں ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ
کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب
احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ترمذی میں ہے عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل
مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع
فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ابو داؤد میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له
یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب
ضحک منه الشیطان اور ترمذی میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره
التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب
فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان
اور ابو داؤد میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس
احدکم فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان
فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ترمذی میں ہے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ
کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب
احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ابو داؤد میں ہے عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ کان حقا علی کل
مسلم سمعه ان یقول له یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع
فان احدکم اذا تثاءب ضحک منه الشیطان اور ترمذی میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
ان اللہ یحب العطاس ویکره التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعه ان یقول له
یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیرده ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب
ضحک منه الشیطان

ان بن رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الآخرۃ فھو جھال اور اسکے پیچھے دین کے امام نہیں
یوں فرماتے ہیں والامام الدین او ھو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالی کالانبیاء و
الصحابۃ والسلف انتہی ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہوئی جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے ریاست کی طلب کرے
وجہال ہوئی اور جو دنیا سے پھر کر اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے میں اقتدا چاہے ماننے والا ہے اور صحابہ و سلف کے امام
دین ہی اب اہل انصاف کو چاہئے وجہال دنیا طلب کی اقتدا چھوڑ کر امام دین کی متابعت کریں تاکہ راہ حق ملے اور جہالت
امام سے کئے خود مسعود گواہ ہوئی کہ باب دوم کی ابتدا میں اور دلیل دوانزدہم کی انتہا میں کہا ہوئی ترک دنیا اور
تاثیر وعظ دیوبان بجائے امام اور دین کے تو اس کو حاصل تھا اور مسعود عفتیہ نہ چاہا۔ دہم میں کہا ہوئی مال حلال خواہ آوے یا کاہلی ہوئے
جب اسکی ذکر کو اوا ہوئی مالش پاک ہو گیا اسکا کہنا ذکر ہوئی اور بحث اسکی قرآن سے ثابت ہوئی الزام اسلئے
لکھا ہوئی کہ ہمارے امام فرماتے ہیں مرید و مشغول دنیا کا فرہوئی اور حدیث ان اللہ عز وجل بحب لہذہ الامۃ علی راس
کل مائۃ سنۃ الخ کو یہ خادم الفقرا کتب مذکورہ مسعود کے سوا فتح دین جو مصنفات سے حسین بن محسن الدین سیدنا
تلمیذ علامہ جلال دوانی کے ہوئی دیکھا ہوئی کہ اسنے ابی عامہ عزفی کے اجوابات میں امام عبداللہ بن اسعد یافعی سے اور اس نے
شیخ ابن عساکر سے اسکی سند بیان کیا پس عمل انصاف ہوئی ہر شخص جو کسی کتاب سے سند لاوے کیا وہ کتاب سند ہو
اپنی تصنیف میں درج کرے یا مستند شمار کی جاوے گی۔ انتہا۔ دہم ۔ بنا پنجا۔ بہر اکرے **دلیل ششم کا ثبوت**
ہر جا ایک مقدمہ کی حدیثوں مذکور ہوئی ہدایت سبیح ہوئی الخ ہدایت ایک مقدمہ کئی احادیث میں جب بالا طرح
مذکور ہوا اگر اسکی کثرت ایسی صحت کو پہنچے کہ ممکن کذب نہ ہو تو متواتر ہوئی لفظاً یا معناً اگر اس مقدمے کے ساتھ دوسرے
مقدمات بھی ہوں مگر ان میں تعارض ہو تو جو مقدمہ کہ بے تعارض ہوئی اسکے تواتر کا حکم کرتے ہیں اور دوسرے
امور بسبب تعارض کے ساقط الاعتبار ہوتے ہیں جیسا فاطمیت جہدی کی جو حیثیت سے مقدمات کے ساتھ احادیث
کثیرہ میں بے تعارض مذکور ہوئی متواتر ہی بخلاف ان امور کے جو اس کے ساتھ مذکور ہیں پس ایسا ہی حیثیت رکن و مقام
بھی احادیث کثیرہ میں بے تعارض مذکور ہوئی بخلاف دوسرے مقدموں کے جو اسکے ساتھ مذکور ہیں ایسا ہی احادیث
قتادہ میں خروج جہدی کا بے تعارض بسبب تعارض احادیث صحیحہ کے ساتھ ہوئی مثل خروج جہدی خراسان اور مشرق
اور دجال کا جیسا دلیل سوم میں مذکور ہوا کہ اسکی صحت کا خود مسعود معترف اور ایسا ہی لفظ کارہ بھی ہے کہ لفظ خروج دعوی
دلالت کرتا ہی احادیث سے احادیث صحیحہ سے پر دلیل ہیں کہ سوال فرمائے میری موافقت کریگا اور فرمائے جیسا
ہم سے دین کہلاتا ہی ایسا اسکو کمال کو پہنچا دیگا علاوہ اسکے خود مسعود دلیل پانزدہم کی روایت پنجم کے جواب میں لکھتا ہی

کہ مہدی بیعت سے قبل خروج کریگا بلکہ تمام جہان کا مالک ہوگا یہ ابن دحیہ اور ابن جنگ کے کیونکر مقصود ہوسکتا ہے
پس الغرض جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بلا تعارض امر کے ساتھ مذکور ہوں ساقط ہوتے ہیں تو لیجئے اب
مسودہ اپنی خطا دوم میں کہتا ہے سوم حدیث نعیم بن حماد ہی اُن احادیث سے ساقط ہی جو دلیل سوم میں مذکور ہیں
کہ اُن میں دحیہ کی روایت کو مہدی کا قبیل خراسان اور مشرق سے کہ مہدی اس میں شامل ہی اور دحیہ میں عجب تر یہ ہی
کہ مہدی کو اپنی مہدویت کی خبر نہ ہو اور ادراک مسلوم کر لیں خاص اور عام اس کا مہدی ہونا جانتے ہوں گا یا نہ ہوگا اول باطل ہی کہ علی
العموم علم الہامی منفی ہوا اور ثانی پر بیعت کرنا تصریح الاطلاق ہی علاوہ بریں اگر خصوصیت سے ثابت ہی کہ مہدی ہونے
کی جہت سے بیعت میں نام نہ ہو جانا تو سو مہدی خود دعوے کر بیٹھے پھر ان آخر کون قدر بیعت ان میں یہ صاف۔
جھوٹوں کی عرض ہی کہ کر کیا نام بھی نہ لیا اور عام کی روایت مطلق ہی کہ امین مطلق بیعت ہی پس اب ثابت ہوا
کہ ابو ہریرہ رضہ کی روایت بے تعارض ہی اور ابو ہریرہ رضہ ان سب راویوں میں اتقی ہی ہیں مگر مسودہ نے امین عجب
چوری کی کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابو ہریرہ رضہ سے مختصر روایت کیا تاکہ عوام دھوکا کھاویں کہ شاید ابو ہریرہ نے بھی
کچھ اور روایت کئے ہیں اور خطاء سوم کا تعین ہر امر مسودہ کی خطا ہی کہ نہ اسکا ثبوت دلیل حقیقت ہی نہ اسکا ابطال الاطلاق
مذہب کیونکر وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضاً اگر ہر امر کا ثابت بھی کریں کچھ کارآمد نہیں کہ یہ دلیل نظنی
بھی نہیں ہوسکتی فاما شاید کسی یکتا مدعیے نے اپنے تئیں کیا سکو تاریخ مقرر کر لئے ہوں اسلئے تاریخ اول میں ایک لفظ
ان زیادہ کرو تو دلیل تحقیق جو بھی ہی خطا چہارم بھی ہی ان قبیل ہی ناکس بیان ہوں مگر اس مقام کے دو بیان کے مسودہ
مردود اور وسط کی بلا بیان مسلوم نہ ہونا کیونکہ لفظ درمیان کی طرف میں سلطنت پر اشارہ ہی کہ کسی جزیرے مقام میں کوئی
کسی جائے پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہیں مثلاً مقام بغداد شاہوں کے جگہ کہ مسجد میں ہیں مگر کوئی ہے کہ بادشاہ کی قبر
مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ ہیں ہیں نے خاص قبر یا قبریں کہنا حیات ہی کہ مسجد نماز کی جائے ہی وہاں خبر کیسا ہوسکتی ہی اور
کوئی اطراف عید گاہ بادین ہیں کہ مسجد میں کہیں بھی رہے بول سکتے ہیں کہ وہ درمیان عید گاہ کے یا کہ مسجد کے رہنے
ہی چاہئے فارسی میں بھی مشارف ہی کہ مشرف فلان و درمیان فلان مکان یا فلاں شہر میں اسلئے اس عرض کیجئے پھر بھی کی
نہیں اس جگہ ہیں کہیں بھی رہے یہ کہنا دست جہالی رجالوی طاقل تسلیم نگر گیا ہے ہدایت یہ ہے کہ ہیں نہ ہیں
غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اصیل کی بات سامت تک نہ سنے یہی ہے اپنے مذہب کا دعوی کرنا اگر اسکے
اسکے متعارض ہو دگر دلیل خراسان سکو قبل کے پھر ہمارے امام کے متعارض ہو نا کہ کعب کی قوابل خراسان تعلیق
کئے مطلق ہونے ہیں چاہیئے صفات امام کا اسی ملک میں ہو اور ہمارے کئی علماء کہ مشرق میں کئی بار دعوت کئے پھر بھی

اس کا ایک مثال بھی پیش کرنا کافی ہے اور ہم اس استدلال کو دلیل الاطفال سے تعبیر کرتے ہیں جب حق بحقدار مقتدر ہو جاتا ہے
حساب خطا ہو ہم خطا اور مقتدر اور دعویٰ کس طرح کہ یہ شہادت ہو حساب ہی اور قاضی رب العالمین ہے پس ہو
غیر اللہ کے گواہ ہو نہیں ہو سکتے معنی ہیں کہ ہم کیا بیان ہی ہیں کہ ہم نہیں اور وہاں بھی کہیں گے کہ ہاں ہم گواہی
دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یوم نبعث من کل امۃ شہیدا علیکم اور ہم تجھ کو گواہ بنا کر لائیں گے ان لوگوں کے
گواہ اس کے نبی ہیں تو ان کے مومن ہونے کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون
اس آیت کے نیچے سیاہ دی یہ دو آیتیں لکھے ہیں قولہ تعالیٰ لیعلم اذ یشاھد من کل امۃ بشہید قولہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون پر ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ کی شرع شریف میں گواہ عادل ہونا
دو ہونے کے لئے ہیں کہ منکرین ہی ثابت کے قائل ہیں اور مسروکی خطا شمار الخس الخطایا کی کہ مسروق نے اپنے
گواہوں کے گواہ بنانے کی کہ دو گواہ بنا دو جو چیز تو کہتی کہ ہم ہی دو ہو جس کی حاصل المطلب تھی کہ خدا نے مجھ
آگے حاکم کیا لیکن مالک یوم الدین کے معنی ہیں کہ ہم ان مانوں جو ہر امر صادق کے دعوی ہیں کہ اگر
کرنے ہم تصدیق کریں گے اچھا ہم سب منکرین کے منکرین ہی ایسا ہی کہیں گے تو صورت یہ ہو گی کہ ہم گواہ ہو گئے جیسا یہ خلیفہ کے
مومنین کی عبوت کی گواہی کو ہاں ہو گئے ذرا سوچو کہ یہ ثابت ہو دیت من عند اللہ کے گواہ ہو دنیا
میں جن یہ بات طفل کتب نشین ہی جب ہمارا کہ خدا کی گواہی سوائے خدائے پاک کے کون دیگا کہ ہمارے
رسول اکرم ہی اللہ تعالیٰ علیہ کہ منکرین یہ ہی نبوت کی گواہی طلب کرتے ہیں تو اول ہمارے یہ ہیں اللہ تعالیٰ
گواہ ہی قولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ان کان عبادہ خبیرا بصیرا **ثبوت دلیل مقتدر** رجاء تو ہی
ہیں لغ **ہدایت** نام و نشان ایسے اعادیت کا مرد پر کرنے فرق و تعصب کے حیف ہاتھ لگیں کہ کر کر دیگر
خود بھاری کتابوں تحریف و تبدیل کر کے جیسے اس قصہ نہیں کرتے ہیں یہ ہم مقتضا حال تحریف و تبدیل ہوا تھیں
کچھ دلیل تجسم ہیں بیان کیا ہی اور اسکے قریب دلیل ششم ہیں بھی کریگا انشاء اللہ تعالیٰ جاہا اگر کوئی منصف ہو پڑھا تو ہو
آوے تو دیکھ لیوے اور ہمارے مقام کی تصدیق اور مسروکی تکذیب کرے ورنہ ہم کتاب لیکر کس کس کو بتاتے پھریں
کہ یہ علل بیان کیا ہو کہ صحت ہو اور اسکی صحت ہیں دیانتی تعصب ہو بھی پس یہ مرجع ظاہری **مصرع** یا اطلاعات
آنچہ مدعی کا دعوی بالفرض اگر یہ حدیث مذکورہ مسروق نے ذکر کیا ہو تو اسکو شاید دو سے طریقے سے سند پہنچی ہو گی
منصف ظاہری کو نکو تھا ان ہو ہر یہ رضی کی روایت اور بخاری اور مسلم کی صحت سے ایک شخص کا نام ہی کی ساتھ جمع
بھی علامت صحت و قیامت ہے ہی حدیث عن ابی ہریرہ رضی قال قال رسول اللہ صلعم لما خلق اللہ آدم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمۃ ہو خالق

اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے قیامت قایم نہ ہوگی جب تک کہ نہ نکلے اکیس قحطان نام والا کہ موت کی سختی میں پہنچائے آدمی اسکے ماسے اسکی محبت پر یہ بھی اور مسلم نے اتفاق کیا اور یہ حدیث مسند شافعی کے باب الملاحم میں بھی موجود ہے پس کہنا مسعود کا غلط ہوگا کہ خود اسکا قول اس حدیث کے مخالف ہے بلکہ مسعود دلیل فہم کے سمجھنے اور رد کے طور پر تھے مطلق سے اسیطرح کا خود بیان کیا کہ قیامت کے احوال میں لکھا ہے کہ دجال کشیر سے ثابت ہی کہ مہدی موعود سات برس پیشتر دجال سے پیدا ہوگا اور مسعود اپنے ہی تحقیق سے ابی نعیم کی حدیث ارطاۃ کی روایت سے جو بیان لکھا ہے کہ مہدی چالیس برس حیات سے ہوگا وفات کرے بعد معلوم نہیں کہ سو برس کو دجال آتا ہے یا اسکو کس لئے کہ مہدی چالیس برس رہینگے بعد ایک شخص قحطانی معلوم نہیں کہ کتنے سال کے پیدا ہوگا کہ بیس برس ہوکر قتل ہوا بعد معلوم نہیں کہ کتنے سال کو ایک دوسرا پیدا ہوتا ہے کہ نہ صرف تم دیدار پروردگار کرنا ہی پس سات بیس ظاہر انظر سے ہیں کہ خروج مہدی اور قتل قحطانی بیس تو دیں وہ عجب تقریر ہی تو اہ مرد ہیں نہ اہ زمان کہیں مندرج بیان کریں کہ مہدی کے مرنے بعد کئی مدت کہ خروج دجال ہی اور کہیں کہ بیس مہدی سات برس جالیے اگلے بھگتان جات سے رہینگے کہ دجال آجاوے یہ حدیث کا مرض خود مسعود کے قول سے ظاہر ہی اور مسعود نے جتنی تعریف کرکے ثبوت قحطانی میں اسکی نسب قحطان بن عامر سے مقرر کیا سو اس میں بھی ہی کہ یہ کہ قحطان بن اور قوح میں چوتھی قحطان بن ظاہر بن شالخ بن ارفخشن بن سام بن نوح علیہ السلام بن سے چار شخص یعنی بن سے یا پانچویں قحطان ہی ہیں کسیکو جو ہزار دن برس مگر کہاں آج پیدا ہوا سو شخص کو گو کہ اسکی نسل میں بھی ہو تو باوجود وہ اور پر کا شخص ذرہ دیکھا ہے کوئی منسوب کرنا ہی اب پیدا ہونے والے کو قحطانی اور سامی یا ان دونو برابر بین بلکہ ان دونو خاص سامی ہونا ہی کہ سام مشہور شخص ہی اور سام سے قحطان تک کوئی شاخ نطفین کی بھی نہیں بلکہ اسکے کئی طبق ہیں کے بعد ایک شخص کیلان نامی نطفین پیدا ہوتے ہیں بس سے معلوم ہوا کہ وہ قحطانی نہیں بلکہ قحطان نامی ایک شخص پیدا ہوا نیا ایکی خبر رسول اللہ فرمائے ہیں کہ کسی ہادی کی غلطی سے ذکر جدتی میں یا نطفین مندرج ہی کہ پھر دوسرے الفاظ اور تعیین وغیرہ کرکے ہے صاف فرض یا اوج پر بادر ذہنی ہو کہ شابہی دلیل ہیں چنانچہ جیسا ہی ایک بچہ کا دوسرا شابہت کی بھی رسول کی خبر دینے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلعم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من القحطانی یسوق الناس بعصاہ فقال ابو عبد اللہ یعنی البخاری یعنی ملکا ویقال ان ہذا ہو الذی یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من القحطانی یسوق الناس بعصاہ فقال ابو عبد اللہ یعنی البخاری یعنی ملکا ویقال ان ہذا ہو الذی یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من القحطانی یسوق الناس بعصاہ فقال ابو عبد اللہ یعنی البخاری یعنی ملکا ویقال ان ہذا ہو الذی یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من القحطانی یسوق الناس بعصاہ فقال ابو عبد اللہ یعنی البخاری یعنی ملکا ویقال ان ہذا ہو الذی یقال لہ الجہجاہ

حدیث معارض جب محمول باین شبہات کثیرہ ہو صاف اسکے کذب پر دلیل ہی رجا تم لوگ اپنے مہدی کے وقت سے آجنگ کہ کہ چار سو برس الخ **ہدایت** یہ آیت خاص صحابہ کی مخالفت کی دلیل ہی نہ سلطنت دنیوی کی اس سے

سلطنت دنیا ہی عزت دنیا کو بخشے وہ ہم دونوں کا مالک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ اللہ الذین امنوا فرمایا کہ یہ وعدہ متحقق ہوا
زمانۂ ماضی سے صیغہ ماضی سے ہی ہی خطاب تمام رسول دوامہ اور دوسرے وہ یعنی یہ خطاب خاص رسول اور اول کی
امت اور ہم اپنوں کو نبی کے بعد دوسرا یہ کہ شان نزول اس آیت کا یہ ہی کہ جب رسول اللہ صلعم سے ہجرت کر کے مدینہ
منورہ کو تشریف فرما ہوئے صحابہ مہاجرین کے خوف سے بلے ہتھیار رہ نہ سکتے تھے ہر آن یہ کہتے تھے کہ ہم پر کیا قیامت
ہی آوے گی کہ یہ بے ہتھیار ہیں سے ہمیں ہاں کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی قوس وعدے کے بمشرہ ہی ہم سے ہمیں
یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیفہم کیا کید فرمایا کہ یہ حکم کا بعد تبدیل نہیں یہ دلیل مخالفت خلفاء راشدین ہوئی کہ وہ ان
کسی نوع کا شبہ اور خلل نہیں اور سب بات اُن میں پوری ہوئی چنانچہ صیغہ ماضی سے ہی ہی وعدہ دلیل اہل صحت النبوۃ علانیا
عن الغیب علی ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اور لم الجمع للمرور والمرور علیہ لغیرہم بالاجماع یعنے یہ آیت میں دلیل ہی
نبوت کی صحت پر بسبب ایسے غیب پر خبر دینے کے حقیقۃً ویسا ہی اور دلیل ہی خلفاء راشدین کی مخالفت کی صحت پر
کیونکہ جس نبی سے امور وارد ہوئے وہ علیہ بالاجماع یعنے مخالفت اور اس اور ایمان اور عمل صالح کا اُن کے غیر میں ہونا قطعاً
یہ کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں کو خلیفہ کرے گا مانند ہم اللہ مستقون فرمایا یعنے اس قسم کے حصول کا بعد جو کہ ان کیا۔
فاستخلفون میں ہی اور کفر ان اس نعمت کا پہلے فتوحات ملنے کے کیا پھر یہ وعدہ باقی فرمایا جیسا اعداد کیا صیغہ ماضی سے تعبیر
وغیرہ معتبر تغیر وغیرہ میں ہی پاکر ان یہ کہ اس وعدے میں یہ بھی فرمایا کما استخلف الذین من قبلہم جیسا کہ خلافت دیا
ان لوگوں کو کہ اسے گئے تھے یہود کو پس لازم ہی کہ مشبہ بہ دونوں برابر ہوں اسی لئے رسول اللہ فرمایا
میں کہ میں پہلے قریشی کو نہیں قدماً ہوں مگر اس سے کہ پہلے دیا کہ بنی اسرائیل سے اگلوں پر بیتے اور ماضی کر دیا جیسا
وہ کئے اور فرمایا رسول خلافت میری بعد تیس ۳۰ برس ہی ہوئی جو ہم میں ہوا شاہی میں کھا لیا ہے یعنے کتنوں سرکی کے
اور ایسا ہی ہوا کہ فرزندان رسول اللہ گاہی ہوئی ہیں نے ظلم کی ہلاک شروع کیا چنانچہ یہ کہ رسول مجددی کے لئے فرمائے
ہیں کہ دین کامل کر دیا چاہا دیگا تو دین کا کمال خیر ہی مزا دشاہت دلیل ہی ہمارے اتنے نے وفات وفات نصیب
اضطراب وتشریح صحابہ کے فرمائے کہ جب تک تمہارے پاس دنیا نہ آوے گی میں تمہارے میں ہوں کہ تم میں دینداری
ہی پس الغرض ہی کہ عہد دی مانند فرمان رسول اللہ اور مہدی مانند اللہ صلی اللہ علیہا السلام کے جتنا محتاج ومفلس ہیں
دیندار ہیں اور یہاں ہے تر۔ دنیا دار ہیں عاقبت میں خوار وہ ہزار عذاب گرفتار ہیں پس یہ کہنا مسعود کا لیہ ہی
جیسا اگلے منکروں کا مغرور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قولہ تعالیٰ ما لوا الحکم اکثر مولا دادا ولا ما لکن بعد ذین اسی لئے ہمارے
تم طلب دنیا کر اکثر طالب دنیا کا قرو ہے پس دولت ظاہری کہ خلافت ہی اسکا تکملہ اور رسول اللہ کے تیرسال ان

ہو چکا کہ امام حسن علیہ السلام جو مجھے بھیجتے تھے تم کہ کے حجور دے لیکن اب وہ حاجت جہاد امر کے اور موافق فرمان رسول صلعم
رجعت من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کے جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہوئے کیونکہ مہدی ہونے کی تمنا دین جہاد اکبر
میں ہی ہو سکتی ہے جہاد اکبر کا فرمانے پس جو شخص علم سے منہ پھیرے اور مگر ماحاصل منہ پھیرے اور دنیا و دولت و دولت کو ترجیح
دین قائم کیا ہے انجام مسعود نے کیا ہی بصیرہ انگیز مگر تعارضی کی کہ آج انکی ریاست و حکومت غالب اور مذہب و مسلک ہی اور قائم
مسلمان اسی کی پیروی میں کے چاکر اور کہ کر دین کو مسعود ہی کے تعین فاضل ہی لازم بالتزام ہیں اب دیکھنے کہ مسعود و عبادت کون
ہی اور دلائل و مدعا کون ہی **دلیل ہشتم کا ثبوت رجا** معلوم نہیں کہ اس عبارت فرقات کے لکھنے سے
کیا غرض ہی الخ **ہدایت** غرض قطعاً نہیں ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ فرمان خلیفۃ اللہ کا ہی معنی بیان ہی اور جو معنی لطیف
فرمان خلیفۃ اللہ ہو ہر مومنین کے نزدیک یہی قول ہو رہا مدعا اور یہ ہر حال اب انبیا کے مومنین کا ہی **رجا** عبارت فرقات
میں اس کے تحریف و تبدیل کو کام نہ فرمایا الخ **ہدایت** احادیث میرا سے امام کے موافق ہونے پر صدیق دلالت
کو حاجت تھی کہ ایک دلی کے کلام کو تبدیل و تحریف کرکے اپنی دلیل ثابت کرتے اور بلکہ یہ کام مشکرین کو مفروضی کردہ الہیا ہی
ہر خلیفۃ اللہ سے کہتے ہیں چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے کہ کلام کو بدلتے ہیں یا تو کہتے ہیں کہ ہم
مومنین تو اپنے خلیفۃ اللہ کے مخالف کو صحیح سمجھتے ہیں کہ اسکے قول کو تحریف و تبدیل کرکے دلیل بنا دیں خاص تحریف
بسبب تعدیلات اور تحریفات متعصبان شیعہ و سنیہ کے ایسی ہی ہی کہ مصنف کی غرض ہر جا میں باقی نہ ہی چنانچہ
یہ واقعیت کے فصل اول میں لکھا ہی و حین اعارض من کلامہ ظاہر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ المحمود و مسیس علیہ بغرض بذلک بدی
الشیخ ابو العلاء المعری فی رسالتہ المسماۃ بالصاہل و الشاحج لتحریفہ الفاحش فی ما یحلی علی نسخۃ اللغتی بخاری و مدینہ قونیہ فلم ار فیہا شیئا
فاکتب و قفت علیہ و نقلت بہا بعینہا مشتملۃ علی تحریفات پس جبکہ فرقات کی صورت ایسی ہی ہی تو میں جو کہ موافق حدیث
صحیح کے ہو وہی کلام شیخ ہی مگر تحریف و دروغ بیان اب بیان سے یہ خادم الفقرا مسعود کے تحریفات بیان کرنے پر
عازم ہی تاہل انصاف کو ملاحظہ اسکا عازم ہی جانا چاہیئے کہ غرض تبدیل تحریف سے کس شخص کی ہی کہ عبارت فرقات کو
اپنے کو مفرد اور اپنے مخالف کو فاجر سمجھے پس یہاں اگر عبارت مندرجہ مسعود ہماری دلیل ہی ہم صدیق دلالت پر
الطلاق تحریف کرتا مسعود خود اپنے پر آپ ہی الزام ثابت کرلیا ہی مشاکلۃ کے ضابطے کے موافق مسعود کی تحریف دلیل
پر ہی **رجا** تسقاوہ کے بعد یہ عبارت ارادی الخ **ہدایت** ہماری دلیل دوم مفرقہ مسعود کا ترجمہ لکھکر کہ
مسعود لکھتا ہی غرض کہ یہ حدیث مہدی دونوں عمدان کے نزدیک صحیح اور صحیح ہی الخ پس جو عبارت کہ باعث
تحریف اس مقام میں یا طلی اسکو اسی رسول اللہ تک لکھا ہی گویا اسی حدیث کا خلاصہ ہی باوجود حدیث کی تسلیم کر

اسکو بخیال حاجت دشمنی بلکہ اسکی تحریر میں ایک عجب ہودی ہوئی کہ جس کی دلیل دوم میں تفصیل گذری اور کن کن مقام کی حیث ہمارے سب کتب مطولہ و مختصرہ میں مذکور ہی اور بطریق تعدد طبقاً عن طبق ہمارے یہاں یہ چیز بحد تواتر ہی چنانچہ مسعود دلیل ششم میں ذکر کیا پھر اسکا لکھنا تو دلیل قوی عناد کی ہے اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے میں ہوتی مگر لکھنے فرض جیسکے نزدیک یہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہووے اسکو مختصراً جانا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امام کی کہ ذہب غریب شنیع خیال کی تحریف دوم ہووے سیمت رکن دمقام مگر نہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراسر الا بصاً مغلطہ ایک عمر تک کا دوری کرہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھا گیا: تاریخ کی کتاب ہی کہ اسمیں کل مقامات مندرج ہوں مسعود کی تحریف دوم میں مسعود کا کذب اسکے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ہشتم کے مطلب دوم میں ہم نے دین صفحے پر لکھا ہی کہ حدیث شریف بین الدفتین ہی کہ یشبہ ہذا الخلق والا یشبہ ہذا الخلق یعنے امام مہدی کے مشابہ ہونگے پیغمبر کے اخلاق حمیدہ میں سے ہی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدی رسول کے اخلاق میں برابری نہ کرسکتے ہیں اور ۵۰ صفحے پر فتوحات کے بند ۳۶ میں فصل سے خاتم الاولیا کے احوال میں یہ لکھا ہی ہر یکہ احکام محمدؐ دوسرے نبیا اور رسولوں کے احکام سے مخالف تھے منسوخ ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم ہووے اور یہ احکام حضرت کے نام کے موافق ہوویں اور اخلاق محمدی کا جامع ہووے شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم الاولیا اخلاق محمدی کا مثیل ہی مگر نہ صفات جامع اسپر اطلاق کرنا ہرچند درست نہوگا پس معلوم ہوا کہ لا یکون احد مثل رسول اللہ شیخ کا قول نہوا بلکہ جب یہ چیز شیخ کا قول نہوا و نیز لعنۃ اللہ علی الخلق والبغض ہی کہ وہ اسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت ظنیۃ آیا بلکہ عدم ثبوت ہوگا اور رسول سے ہمارے امام کم مثل نہوسکتے ہیں اپنی گمانی اور وہمی خانہ سے لکھا ہی کہ ان کے مہدی جو کہ مثل رسول ہیں ازیں عداوت ظاہرہ اور تعصب باہرہ ہی اور اسپر یہ قول مسعود کا دلیل ہی کہ لکھا ہی جاوا کا اب بھی تحسین کے کتابوں سے مستنبط ہوتا ہی کہ ہر مثل منتفی ہے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم میں مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم میں صفحہ ۱۱ کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرج میں وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور یہ فضائل میں یہ ذکر مطلقاً نہیں پس یہ یہاں جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم میں شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فاید یہ مثل ہمارا پر اتی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ نگوروں اور مفتریات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ جو مطالعہ اس رسالے کے جو اہل انصاف ہیں مسعود کی جھوٹ کے سبب اسے اور اسکے مذہب سے بازآ جاوے امام کی نصدیر کہ یعنے لعین شیطان و مہدی من شیاً اور ایسی امام کے دست مبارک کے میان میں بھی دست درازی کیا یعنے میان ولی پر ہیز لکھے ہیں کہ جناب امامؑ نے بالفعل سب اندیس دراز نہ تھے مگر یہ لکھے ہیں آپکے دست مبارک کو نہ تھے ہیں دراز نہ تھے کہ جس سے

حسن مناسبت انبس نمایان تھے نہ یہ کہ جیسا غیر کے ماتھ ہے ایسا دراز تھے کہ جگر ذوالیدین نام رکھے تھے کہ یہ بھی دلیل سوء ترکیب ہی ہے ہر کہ بدال بنی دست ستم کردہ زانہ کو حق اللہ دیدہ دیدہ دیدیہ ہو اور تحریف نہم وچہارم بھی ازان قبیل ہی کہ جھوٹ سے بھرا ہوا اسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت نہم میں بھی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور تحریف پنجم کے لئے مسود کا معتمد گواہ ہی کہ عبدالوہاب شعرانی باقیت کے ۷۵ ویں مبحث میں فتوحات سے یہ عبارت نقل کیا ہی جس الرسل جاہا وجہانا فصیح عالی شجاعا کریا تھے شام کہ جو کوئی جاہل اور نامرد مہدی سے بیعت کرے صحیح کو عالم اور چوراور سخی ہوگا اور حدیث امام احمد اور ابن ماجہ کی منتے بسبب ظلمت حجاب جب دنیا کے مسود کے خیال میں القی ہیں لیکن اگر اللہ سے یہ ہی کہ اگر دنیا سے ایک رات بھی باقی رہے گا مہدی کے سب کام درست ہونگے نہ یہ کہ کسی نام مرد اور نجیل کو ہی لازم ہی کہ جہد وہدیت ملے اور ایک رات میں بسبب جہد وہدیت ملنے کے ایسا سخی اور جوانمرد بن جاوے کہ حدیث الش ہو یہ بات کوئی عقلمند پر چند پسند نہ کریگا کیونکہ جو سخی ایسے مرتبہ عالی کے ہوتے ہیں وہ سب سماوات سے اعتبار موصوف رہتے ہیں اور بخیلی اور نامردی مخلوقین کا سراسر منبع ہی اور تحریف ششم بھی مسود سری کے لوگوں کا کام ہی لاکن مسود سخی ہیں اپنی دنیا طلبی ظاہر کیا اور گزیہ عبارت بھی جو ہم موافق سخی اس سے احتمال تحریف ہرچند متصور نہیں ہے بار یا صفات من کل الوجوہ اتفاق دیگا اور جو کہ ضعیف الایمان ہیں اُن کے ایمان کو قوت دیگا کہ مرتبہ حق الیقین کا حاصل ہوگا اور بلا دیگا غم دون کو اور مدد کریگا فوایب حق پر ہے جو کہ مرتبہ اثابت رکھیں اُن کے لئے مدد کریگا اُن کے مراتب کی ترقی ہو کہ کام مہدی کا یہی ہی اور ہمارے امام کی شان یہی تھی عند القتیل اس سے بھی اختصار متصور ہوگا نہ تحریف اور تحریف ہفتم بھی ایسی ہی کہ خلاف زبان علی کرم اللہ وجہہ ہی کہ فرماتے ہیں مہدی کے اصحاب بھی اصحاب بدر اور ہمراہیان طالوت کے تھے جو ندی پار ہوئے تھے چنانچہ مسود بتسلیم فصیح اسکو ہماری دلیل دوازدہم فرض کیا اور تحریف ہشتم اسکی تحریف ہفتم اور احادیث کثیرہ کو خلاف ہی کہ کہیں اپنے سلسلہ مسود بھی ہیں جو دلیل ششم اور دلیل دوازدہم میں اسکو ذکر کیا اور جزئے کے لئے الصاف نامے کے حوالے سے مسود جو لکھا ہی اسی کو تحریف کہتے ہیں کہ الصاف نامے میں یہ ہی کہ امام فرماے اگر حق تعالیٰ قوت دیوے اور حکم کرے پس مسود نے حکم کو نقال قوالا اور تحریف نہم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ابتدا میں یہ لکھا ہا مستفاد ہوا ہے یہی مراد تھی اسکو کہ ان نہ نکالے اور واقعیت میں بھی جہاں یہ عبارت فتوحات کی لکھا ہی من الارض کا لفظ اس جگہ نہیں لکھا اور تحریف نہم بھی داخل تحریف نہم ہی مسود فقط کثرت قوم کے لئے حساب میں داخل کیا ہی لہ واقعیت میں اسکا بھی پتا نہیں ہے تحریف اجمالیہ تک ہماری دلیل ہی کہ ہر جگہ ہر وقت ہمارے امام سے لیکر آخر تک یہ بات ظاہر ہی کہ علماء منکرین ناشد اوا

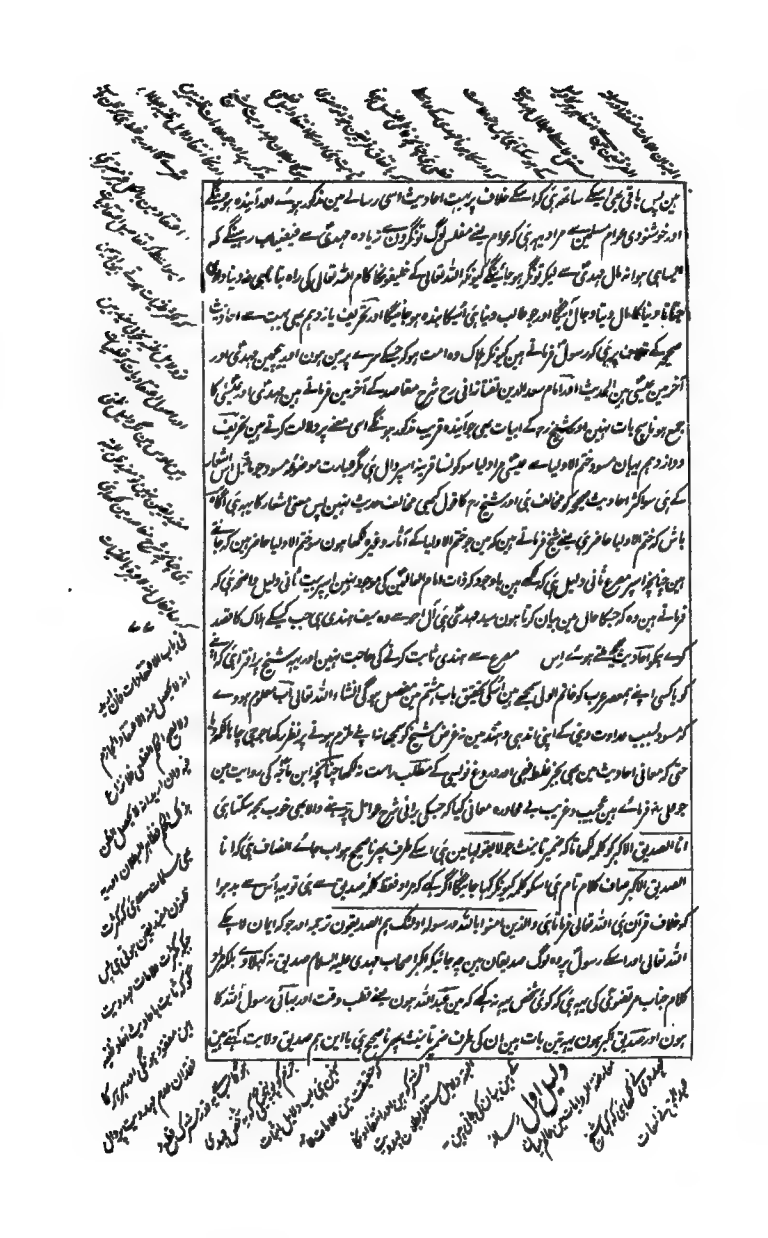

تصدیق ثبوت رجا مقدمۂ اول ہدایت مسود اس امر میں اپنے ... اور بیجا صاحبان ہیرنگ کیا ہی ہیرنگ ... قول ... کی ہیرنگ ... اور اقتدین اور غلطیہ کہ ... ہیرنگ ... اور تحریف ... اور ... مقدمۂ ... پس اس تقریر سے ... مقدمۂ اول ... فرماتے ... کہ ... فرمائے ... کہ ... اس ... ہیرنگ ... ہیرنگ ... ہیرنگ

ایک لفظ بھی نہیں ہے اتنا بتا دو کہ اتنا سراسر افترا کہاں سے اور کس وجہ سے ہے کیا ہی **دلیل**

یا زدہم کا ثبوت اول معلوم کریں کہ مسود کو لقب یا قصر کہنے کی اصل وجہ اس باب میں کیا معلوم ہوتی ہے کہ یعنے میاں جی تم نے جو مبارک عہد یہ حیات مقتدا محمد علیہ السلام ہی کہ ذکر رسول فرمائے ہیں ہیں اس کے اصل میں ہوں اور عہدی رسلین ہیں ہیں آخرین ہی الحدیث رجا مثل مشہور ہی الخ **ہدایت** صحیح ہی کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کو جیسا دیکھا ہی ویسا دیکھنے سے مصدقوں کو صحبۃ اللہ جیسا عین ہو کہ کیسب نور ایمان کے اللہ تعالیٰ کے کلام کی پہچانت کی روشنی ان کے دلوں پر چمکتی ہی تو اللہ تعالیٰ لمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ پس جنھے یہ نور پایا ہے اس پر ایمان لاکر ان العرفان ظہر والبین والبینۃ البین الی قسمہ البین اور صفت محکم و متشابہ کی جانا اور اس نور سے جو کہ بانداسمود کہا تو اسامیلا والیں یعنے یہ اسمائے کہ ایمان اور صاف باتاں ہیں اسکی تحقیق عقیدہ شانزدہم میں مفصل مرقوم ہی **رجا** آیت محکم **ہدایت** افسوس ہی کہ مسود کو محکم و متشابہ سے بھی خبر نہیں یہ آیت صاف متشابہ ہی مانند یداللہ فوق ایدیھم اور مانند نسوف یاتی اللہ بقوم اور مانند اذا قرانا ہ کہ اللہ تعالیٰ جبریل کے پڑھنے کو اپنا پڑھنا فرمایا تو اللہ تعالیٰ و لمن اللہ رمی اور علیا یانہ بھی ویسا ہی ہی **رجا** اسمیں کس چیز کی تناقض الخ **ہدایت** یہاں تناقض قرأت سے مراد ہی مگر مقارعت کا سلسلہ حیات تک جناب رسالت مآب کے رہا اگر یہ شان نزول میں ہے صرف اور اہل ظواہر کو خلاف ہی یعنے صرفیہ کہتے ہیں رسول آیے یا رسے جو آپ کو اللہ تعالیٰ سے بواسطہ اسکی تعلیم ہوتی تھی پڑھتے تھے یہی معنی اقرب بالعرب ہی مگر شان رسول کی ہی ہیں ہے فعل نظر کے یہاں پڑھنے سے رسول کے مراد ہی اور جبریل کے نزول یہاں سے مگر مسود جو قرآن کو زبان عربی صاف واضح ہی کہ عقیدہ شانزدہم میں لکھا ہی یہاں سے کی تجویز کی نسبت رسول کی طرف کرنی کیونکر شرم نہ آئی ماخاطبہ یہ ہی کہ تمام کلام فرقانی تک ہو چکا اس لئے علماء مفسرین کو ثم انا علینا بیانہ کے معنی ہیں خلاف ہو جیسے اسکا قید ہونے کے اور کہے کہ قیامت تک مفسرین کے بیان سے مراد ہی مگر مسود کو دوسرے کتب نہ ملیں تو دو اوراق مثلاً کے ترجمہ فارسی کے ہاتھ کو دیکھ لیوے کہ کھا ہی مترجم گو بیان ظاہر نزدیک بندہ گفت کہ معنی این آیت چنین باشد ہر آئینہ وعدہ الزام است بر ما جمع کردن قرآن در مصاحف و حفظ و قرأت آن عصر اجد عصر و الصاح و تفسیر معانی آن خدائیتعالی بر ذمت ماست یعنے حضرت عمر و حضرت عثمان جمع کردہ در ہر زمان قاریان را توفیق داد کہ حافظ شوند و مجوّد بخوانند و در ہر زمانی مفسرانرا توفیق داد کہ در تفسیر آن سعی فائدہ واللہ اعلم انتہی پس اب مسود کے لکھنے کو اس سے مقابلہ کرکے دیکھ لیں اگر شرم کی معنی ہیں فقط جبریل تک ہی رہ گئے ہی ورنہ ہوتی لیکن تبدیل کرنے کی ضرورت کس لئے کرنے اسی سے ظاہر ہی کہ اکثر مفسرین

بسبب ابتدا مغارت حتی الامکان رفع جناب رسالت مآب ﷺ کے کرتا فی طریقہ پر جس کے جانچنے پر بنیادی دین ہی موجود دلیل علی جواز خیر البیان من وقت الخطاب بہر کیف ایسے نکات عالیہ بھجنا مرشین متقین کا کام ہی کہ بسبب خدا یمان اور صیقل تقوی دھونے کے انکھ اندھے دل روشن ہی نہ علماء دنیا پرست کا کار زنگ حب دنیا سے ان کے دل صاف کالے فرد وں کے ہوگئے ہیں الغرض اگر ہم لفظ ثم جس محل میں تراخی قبیل کا فایدہ دیتا کہ اکثر جائے پر مورث طویل کی ہوتی ہے مستقیم ہو تی کیونکہ اصل وضع اسکی یہ ہے کہ واسطے ہی اب یہاں جملہ آیات جو تراخی منزل پر دلالت کرتے ہیں کیے جائے ہیں فرد تعالی ثم صدقناھم الوعد فانجیناھم - وکذب ادمی فاطیت الکافرین ثم اقتدہ ثم اکرم یوم القیامۃ تبعثون - ان فی ذلک لایۃ وان کنا لمبتلین ثم انشاناھم انشاء اٰخرین - فجعلناہ فی قرار مکین الخالقین ثم انشاناہ خلقا اٰخر - ثم اماتہ فاقبرہ - والذین یتوفی ثم یحیین - ان مع العسر یسرا ان مع یسر یسرا - ہو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ - انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون - وکم اہلکنا من قریۃ بطرت معیشتہا فتلک مساکنہم لم تسکن من بعدہم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین - ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن - اللہ یبدء الخلق ثم الیہ یرجعون - وہو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ - اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم - ثم الیہ ترجعون افرایت شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ ماذا خلقوا من الارض - ام لہم شرک فی السموت - ائتونی بکتب من قبل ہذا او اثارۃ من علم ان کنتم صدقین - وما ہذہ الحیوۃ الدنیا الا لہو ولعب وان الدار الاٰخرۃ لہی الحیوان لو کانوا یعلمون - افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین - اسکی تفصیل مدارک میں لکھی ہی وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واذکروا ان قلتم فی التجارۃ وانما ہذہ الحیوۃ الدنیا ومتاع الغرور وما اللہ عنہ ببعید وانما الدنیا لعب ولہو وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم ولا یسئلکم اموالکم ان یسئلکموہا فیحفکم تبخلوا ویخرج اضغانکم ہا انتم ہؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم - ان ہذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا - وما تشاءون الا ان یشاء اللہ ان اللہ کان علیما حکیما - ثم اشارہ بہ اللہ تعالی ثم ان علینا حسابہم کے نیچے لکھا ہی وعدہ آیہ ثم ان علینا حسابہم اشارہ بہ اللہ تعالی روز قیامت ہیں کہ بعد ازدحمت در ازندوی خواہد ہاد وعدہ کافرہ کہ ولالت بر تراخی وہلت دارد کہ نزد صدر ایہ آیۃ والصدر فرد عذاب قریب ہی مسودہ کی عبارت پر کہ اسکو دوسرے کتب معتبرہ سے مطلوب تحریر دیکھنا نصیب ہوا کیا ہاں آیۃ الغرض ہی ہیں دیکھا کہ اسمیں لکھا ہی وثم الغرض ترتیب بہ ہمہ تحریر وحی نیز ثم کہ دون کان زید مقدما وہو متاخرا حیلۃ وحی کی تراخی فی الترتیب والمہلۃ الا ان حیلۃ الاول من جہۃ ثم اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثم کی وضع دیرد مانہ کے واسطے ہی اسی لئے علماء نے مناسب محل اختلاف کئے رہا یہ کہ جیسا میں سمجھے ہیں تو ہدایت قرآن کو ظاہری اور باطن دونوں میں تحقیق اسکی ہم مقدمہ شانزدہم کے جواب میں بدلائل لکھ چکے ہیں کہ خود رسول اللہ فرماتے ہیں کہ

زبان کا رسول بنایا چونکہ وہ عرب تھے اور بعثت انکا ساری عالم کے لئے تھی اس لئے ہی لازم ہوا کہ آپ عرب کی عربی زبان سے کریں باقی رہے عجم ان کے لئے عہدی جو باطن رسول اللہ ہی بیان فرمائیں بیان رسول اللہ ہی ہے اسی عبدالرزاق کاشی یعنی کا قول بیان کئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جیسا بعث رسول کا ساری عالم کے واسطے ہی ایسا ہی بیان بھی آپ ہی سے ہوا چاہئے چونکہ ہمارے امام فرمائے ہیں کہ بیان جو بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور رسول کی تلقین سے بیان کرتا ہوں نہ اپنی جانب سے چنانچہ قریب معلوم ہوگا **رجا** چنانچہ سورہ جمعہ میں وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا **ہدایت** انکے ثبوت کے لئے نقلی دلیل ہیں ایک یہ کہ آخرین منہم کا عطف الامیین پر ہے پس ہی کہ یہاں عہدہ بعثت اور اکملیت اور عزت اور حکمت جل جلالہ بیان ہی دوسری دلیل یہ کہ اللہ تعالیٰ رسول کی گواہی پیدا کیا اور امیون کی تعلیم کے لئے مبعوث کیا اور مومنین کو جیسے اس تعلیم کے ایسا علم حکمت کا حصول ہوا کہ جیسے جیسے علما منکرین اور فضلا معاندین ان کے مقابلے میں عاجز رہے تیسری دلیل یہ کہ رسول اس آیت کے بمشرعی فرمائے پس علم سابقہ اور اقتضا وحالیہ الٰہی بطریق اکثریت ظاہری اگر ہو اسے فقط ملک فارس ابن فارسا ہندو بھی عجم میں داخل ہی کہ انکا حشر ہوا مضاف وحدیث ہی چوتھی دلیل یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ ہو العزیز الحکیم فرمائی کہ یہ بھی امیون کی تعلیم پر دلیل ہی پانچویں دلیل یہ کہ اسکے پیچھے فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا اور یہ شامل ہی سب کے عموم و خصوص جیسا اللہ تعالیٰ ویستغفرون لمن فی الارض فرمایا کہ معنی انکا مغفرت چاہتے ہیں ان کے لئے جو مومنین ہیں ہی ہوا ہی لائق مغفرت کے لائق ہوئے یہاں مومنین ہی خاص ہوئے اگرچہ آیت مذکورہ مسروحیت میں ہے مراد خصوصیت کی طرف رسول کی تعین کرکے تعجب یہ ہے قرآن سابقہ سے کہ لائق امیون کے واسطے ہیں تخصیص ثابت ہو چکی گروہ مہدی ہی عجمی اصالی ہوئے پر جناب امام کی محبت سے الیسا بیان قرآن کے کہ سامعین متاثر ہو جاتے تھے پس یہی بس بشارت کے مستحق ہوئے رسول اللہ کے مہدی کے وقت کہ دوسرا طبقہ ہی میری صحابت سے اچھی ہوگی جیسا حدیث جمعہ سے ثابت ہی دلیل پنجم میں مذکور ہوئی اور سید الاولیا امام الاتقیا علی کرم اللہ وجہہ فرمائے کہ مہدی کے اصحاب سے آگے والے درجہ پر ہونگے ہم قریب دلیل دوازدہم میں اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شیخ اکبر فرمائے کہ مہدی کے اصحاب رسول کے اصحاب کے برابر ہونگے جیسا دلیل نہم میں گذرا چھٹی دلیل یہ کہ اس آیت کے بمشرعی تخصیص میں مغفرت کا اختلاف ہوا پس صحت اسکی فرمان مہدی پر شعری کہ کام مہدی کا رفع اختلافات اپنے ماقبل کا ہی اسکا ثابت دلیل یازدہم کی روایت عشرہ مبشرہ میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **رجا** آپ ہی بعدیت اول ثابت کیجئے الخ **ہدایت** مسرور کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بعدیت ثابت ہو جائے تو مہدی بھی عشرہ مبشرہ بشارت کے ہو سکتے ہیں بلحاظ قول عجم اب ہم کہتے ہیں کہ مہدی

موعود ہونے کی گر کہے کہ یہ بات خاص ہماری قوم کے لئے ہی سچا ہی تو محل انکار باقی نہیں اگر کاذب ہی تو مہدی نہیں ہو سکتا تو مہدی کو رسول و نبی فرمائے اور ہمارے امام کی مہدویت کی ثبوت پر ہمیں کتاب و سنت ہی کی خالص دوسرے آیات کو بھی اسی پر قیاس کریں کہ قرآن مہدی سے زیادہ اب کونسی دلیل قطعی ہو سکتی ہے رجا امام مہدی وقت ابتری دولت اسلامیہ کے لئے ہدایت افسوس ہی پاس موجود نہ طالب ہو کہ ہر دلیل سے دولت دنیا کو طلب کرنا ہی ابتری دولت ظاہر ہے اسلامیہ امام حسین کی شہادت کے وقت سے شروع ہو گئی کہ افسوس کے بادشاہوں نے کئے رسول فرمائے پھانکنا نہ والے کتنوں سر پھٹے دیا ہی ہوا کہ ان کے وقت میں ہزاروں

سادات کا قتل ہو گیا فرمان امام الاولیا جناب رقشوی کی امر دولت باقی سے ہی جیا کچھ فرمائے ہیں فتم تیم قائم الحق منکم یعنے پیچھے قائم الحق کا تم میں سے کہ ہو گا یعنے مبعوث ہو گا اور یہ اس حدیث کے موافق ہی کہ فرمائے یقوم بالدین فی آخر زمان کی امامت برحق امل الزمان یعنے قائم ہو گا تجدی زمانے کے اخیر میں جیسا قائم ہوا ہوں میں زمانہ قول میں پس قیام رسول کا ابتدائے زمان اسلام میں حالت غیبی میں تھا اور کمال ابتدائی بھی خبری ہی نہ دولت کو خبری کہ فقیر کا مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ باب ششم و ہفتم میں بیان ہو گا اور اب بیان ہیں کچھ کہا جائے ہیں جا کچھ مصرع آنی ہی اسی معنی پر دلیل ہی بالجملہ باتیکم و بالجملہ میں یعنے خاصانہ تمہارے لئے آئیگا اور خاصانہ تمہارے لئے ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ رسول کو حکم کیا کہ بول میرا اجر و دعوت نبوت خاص اللہ ہی پاس ہے صاف ظاہر ہوا کہ یہاں کچھ دولت دنیا و دیگا ذکر نہیں بلکہ اس سے انکار ہی جیسا کہ صاحب مدارک وغیرہ و حملہا بعضھم لبعض فتنۃ اتصبرون الآیۃ کی تفسیر میں کہتے ہیں لالک الا وجہہ صاحب کنوز و جہان الکان طاعتہ لک الدنیا او معرفتہ لک الدنیا و الآخرۃ فانتشاک فقیرا لیکون طاعتی خالصۃ لک خالصتان خاصہ ہی کہا جیسا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو فرمایا کہ ہم نے تجھے فقیر پایا پھر تجھے کہ تبری اطاعت کرنے والے خاص ہمارے لئے اطاعت کریں اگر تجھ کو دولت دنیا دی ہوتے تو خالص ہمارے لئے لوگ اطاعت کرتے فانا عبدہ رسول اللہ سے کفار وغیرہ سے مقاتلہ و مجاہدہ ہوا سو دولت کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے ابتاع بلنے کے لئے اور جو ایمان والا انکو حکم کئے کہ فقیر بہتری دولت سے بلکہ ذکر دنیا سے اور محبت اہل دنیا سے منع فرمائے گا سکا بیان آگے ذکر دنیا میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ رجا احادیا عایا ہدایت شاید مسود کو علم لغت سے بھی خبر نہیں ہی کہ رعیت کس کو کہتے ہیں یعنے رعایا جمع رعیت محکوم اور نگاہ داشتہ کو کہتے ہیں پس ہمارے امام پر مسکا اطلاق نہیں ہو سکتا یہ غلبہ نہ ہو آپ حاکم ہی اور دعوی ہمارے امام کا خود لکھتا ہی فرماتے تھے جو میری مہدویت کو قبول کیا مومن ہی ورنہ کافر اور بھی لکھتا ہی کہ ہو گا کے حاکم آپ کو اور اتباع

کرنے سے انکے رعیت کہنا صاف جہالت ہی اور یہ بھی گمراہی ہے جس بادشاہ مطیع فرمان امام ہوئے جیسا کہ شیعہ کی انکی رعیت قرار دینا محض تعصب ہی پس کیا حال ہے اقتدا دنیا کے خصا کا دینی متدین جمع ہوئے اور منکرین ہادی چاہئے تھا جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہا جاوے ہم رسول بالا تو ہی تقسیم فرمایا گر تو اور فرمایا تقلدون یہ سنت گمراہی کہ اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کے سامنے کرنے تین اور حدیث میں آیا ہی کہ بری سنت بلا اتباع کے لئے ہی بدعتوں کے اولیا پر بدعتوں علی الخصوص ہمارے ہی کہنا کیا علم نہ کئے رجا وہ اللہ الذین امنوا آیہ یہ وہ اللہ تعالیٰ نے اہل سنت کے خلفا اور امرا کے ساتھ وعدہ فرمایا ہادایت اگر اس آیت سے مراد مسعود کی خلافت کہ اس کی حقانی اور ہماری تکذیب ہر چند مقصود نہیں بلکہ یہ ہمارے لئے دلیل ہی کہ اب وہ بات باقی نہ رہی اگر اراد اسکا دوست والی سے ہی کہ بچے گمراہی کہ اور قریب قیامت تک ایسی رہیگی الخ اس میں یہ چند وجہ مہمل اور مردود ہی کہ خود اہل اسلام کے مخالفین کے حکم بردادون کا حکم بردار ہی کہ اس پر صادق ہی چاکر اور کو کر یا ہی کہ صحیح ہی تو حکم ہی یہ حکم ہی ہوا ہے لاکھوں رعایا کے پس مسعود ہے کو مبشر اس بشارت کا جان کر ذکر کرنا ایسا ہی کہ ایک عورت بد شکل اپنے مرد پر مانند مخنث سے بیاہ فخر بیاہنے لگی فرانسے متحیر ہو کر پوچھا کہ یہ مانند مخنث کے کیا سبب ہی تو کہی کہ میری جان بہت خوبصورت تھی مانے کہا دار یہ شکل وہ تیرے لئے کیا مفید ہی اور تیری صورت پر تو دنیا اور مخالف اس حدیث شریف کا ہی کہ رسول فرمائے ہیں خلافت میرے بعد تیس سال ہی اسکے بعد ملوکیت مانند سپاہ کے بنوا لے کتے کے ہی ہی لئے بعد جناب ولایت مآب علی بن ابی طالب کے امام حسن نے تیس ۳۰ برس کا بعد جو چلے تھے نام کو کہ ترک خلافت کے اور فرمان رسول کا مزید بر اور انکے تو ہی سے ظاہر ہوا کہ خاص آل رسول اللہ پہاڑ پہاڑ کا چاہا اسے اس لئے اگر مفسرین ہی لکھتے ہیں کہ اس سے مراد خلافت خلفاء راشدین ہی اور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس آیت کے پہلے من کم تعبدون من دون اللہ فاذا لکم ہم الفاسقون فرمایا ہی سماس نعمت کا کفران پہلے فقرہ عثمان سے ہوا کہ وہ پورا ہو چکا اور انکا بیان دلیل ہم تمہیں معتبر تفاسیر کے حوالے سے ہوا ہی اللہ رسول اللہ فرمائے ہیں کہ جبتک خدا یتعالی چاہے تم میں نبوت رہیگی بعد خلافت بعد بادشاہت پھر انکا نہ بتلائے کہ تین سرکی اور بادشاہت ظالمانہ بعد اس کے نبوت کے نہج پر خلافت ہوگی اور یہ بھی فرمائے ہیں کہ وہ زمانہ ریشمی لباس پہنیگے اور نہ انکو یہ حلال کے طور پر لیے حدیثوں کو صاحبہ شکوۃ نے باب التغیر الناس میں عثمان بن بشر اور عدی بن حاتم اور حذیفہ اور معاذ بن جبل کے روایت سے لکھا ہی پس تجدد کی خلافت کو خلیفۃ اللہ ہی نہ نبی نبوت پر ہی کہ جسکی خبر رسول اللہ دے چکے ہیں کہ وہ بندی بادشاہت ہوگا اور منکرین دنیا دار وغیرہ ایک مانند منکرین پر دنیا دار رسول اللہ کے طعن کرنا ہی

اور فقیر فرمایا جل جلالہ وعلم بریا نے تحقیق مشکلات دین فی الدنیا والآخرۃ صاحب حسینی سلمہ سے یوں نقل کرتا ہے کہ حضرت فخر دنیا و آخرت فخر کرتا ہے کہ ایشان کا طلبان طریق اللہ و قائل رسول اللہ الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ حرام علی اہل الدنیا و جا حرامان علی اہل اللہ ۔ دنیوی و عقبی جاہ طالب کا شیوہ اہل اللہ کا نہیں ہے اور ایک وقت فقیر اللہ کنار رسول سے عرض کیے کہ شہری مجلس میں خلوان اور محفل مہمان میں ہمرنگ آتا ہی کہ ساتھ بیٹھیں اگر ان کو اپنی مجلس سے خالی نہ کرے تو ہم قرآن سینے کہ عرض کرنے سے رسول اللہ نے اس امر پر خوشنودی جناب الٰہی کا حکم فرمائے سبب یہ بات نازل ہوئی کہ فرمایا رب الجلیل وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ یہ آیت میں کشف اللہ مراد و تفسیر فرمائے ہیں مراد یہ ہیں اول فقط دنیا کا اور دوسرا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یہ دون عرض الدنیا سکہ دنیا کی نہ چاہی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقیر دون سے بزار دوسرا فقط آخرت کا مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی دون مراد والآخرۃ دنیا جیسا کہ بھی دو علامت ہیں ایک یہ کہ ساتھی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقیروں سے محبت رکھنا بغیر فقط اللہ تعالیٰ کے دوسرا کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یہ دون وجیہ پس وہ دونوں جہان پرلات مارنا ہی کہ اپنے سے اور غیر سے آزاد ہو جانا اُن کے لئے اللہ تعالیٰ رسول اللہ پر جناب کیا کہ فرمایا حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللہ تعالیٰ تجھ کو اور جو تیرے ساتھ ہیں مومنوں سے کافی ہی اور فرمایا جل جلالہ اے نبی تحقیق اللہ تعالیٰ اور مومنوں سے کافی ہی جیسا دنیا دوسری کافروں کے لئے

قیاس کرکے اسی سے انکی برائی اور بزرگی سمجھے پر نہیں جاتے کہ یہ بھلی ہو عافی اور کمالات نفسانی پر موقوف ہی کہ دنیا
کی دولت سے یہ بہتر اور عالی تر ہی اس سے انکو کچھ علاقہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہم کفار کو اتنی دولت دیتے کہ ان کے
گھر داسباب عاندو فیرہ سونے چاندی کا بنا لیتے کیونکہ یہ ہر حق انکی ہی اور حق مومنین متقین کا آخرت کی خوبی کر اس لئے
نہیں دیتے کہ مومن رشک نکرین کہ جب دنیا جیسی حقیر چیز ہی ہم ہی نا اس سبب سے انکی طاعت میں فرق نہو جو آخرت کی خوبی
خاص مومنین کو ہی اسمین فرق نہو جاوے جسوقت کہ حقیقت انکی چلی اور صحابہ پر فرضیت ہوی عبادات اور ریاضات
مین نہایت حالت فقر کے صبر سے طاقت ہوا پھر باوجود فاقون کے جو عبادت کرتے تھے جو درجہ فراغت کے انکے نسبت
ازبس کم کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ فرمایا الرحمان للذین امنوا ان کشتی طور پر ذکر الفقہ آیہ یعنے حکم ہوا کہ اہل مومنون کے واسطے
بسبب اس فراغت کے تو اللہ تعالیٰ کا نکل گیا جیسا اہل کتاب کا دل بگڑ کر کافر ہو گئے بسبب دولت اور لمبی عمر
مدت کے اہل اس فراغت کے موافق ہیر دولت علمی اہل ہو کر کی ہی کہ ان کے دل ہی بسبب حب دنیا کے ایسا بگڑ گئے ہین کہ انکے
مانند ہو گئے اور فرمایا رب العزت نے اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینت وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ یعنے دنیا بچہ کھیل بازی اور ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کے کچھ نہین ہی کہ یہ سب بڑا وا ضافہ
دولت و غریب ہی کہ موجب عاقبت کی خرابی کا ہی کہ اسکی محبت کے سبب سے سخت عذاب ملیگا اور جو کہ اسکی عزت ملک
اس سے اللہ راضی ہی اور اسکے لئے مغفرت ہی یہ خلاصہ اس آیت کا ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کھیلا تا سوسل
ما فاکم ولا تفرحوا بما اتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید
یعنے اللہ تعالیٰ دنیا کے نقصان پر غم کھانیکو اور دنیا کی متاع پر خوش ہونیکو منع فرماتا ہی اگر مراد محبت سے ہی منع فرماتا ہی اگر اسکو کوئی
حلال یا مباح جانے کافر ہی کیونکہ حلال کو حرام جانتا اور حرام کو حلال جانا کفر ہی مگر مسودا اسکو بھی حلال جان رہا ہی اور
طلب کر رہا ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی دنیا پر فخر کرنیوالون کا اور بخیلون کا اور لوگون کو بخیل سکھانیوالون کا مین
مومنت نہین ہون یعنے ایسے لوگ میرے دشمن ہین ہم مسودا کہتا ہی کہ دولت دنیا ہی حقیقت دین کا موجب ہی اور لوگ کہتا ہی کہ مال جمع کرو حلال ہی جیسا عقیدہ چہار دہم مین لکھا ہی اور فرمایا امامن طلبی وادخارہ الحیوۃ الدنیا فان العجز ہی
ہی الملاوی وامامن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے خلاصہ اسکا یہ ہی جو کہ محبت
دنیا مین غلو کیا یعنے اسکی زیادتی کو بہتر سمجھا کہ خلاف رضاے الٰہی کی ہی پس اسکا ٹھکانا تحقیق دوزخ ہی اور جو کہ ڈرا
اللہ تعالیٰ سے اور اپنے نفس کو اس دنیا کی محبت سے باز رکھا تحقیق ہی کہ اسکا مکان جنت ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی
ہی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا واللآخرۃ خیر وابقی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی یعنے کفار دنیا پر ترجیح

اور حیثیت نہ ہب کہ سلطنت دنیوی میں منحصر سمجھے قرآن اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ہم دنیا کو جگہ ثابت پر جمانے ہوئے اور بقا
غلط ہی کیونکہ دنیا قائم ہمیشہ رہنے والی ہو اور انبیاء سابقین کے سب کتب اسی معنے پر گواہی دے
ہیں خصوصاً کتب ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے بھی یہی ثابت ہی غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب تغیر
دنیا سے بیزار رہے اور حکم ہی کیے دنیا کو چھوڑ دو حضور ما بدولت اور رسول باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ دولت
دنیوی کے کہ خیال لائے بقول شما اور جہدی کہ آپ نام نہاد ہیں لوگوں کی جمعیت کیونکر ہو گی
کریں گے اور ایسی چیز کو سب انبیاء جبکہ یہ جانے کہ ان کے سب کتب میں بھی شما کو دنیا کی دولت اور اسکی محبت مرجب
ہلاکت دین ہی کہ کر ملاحت غیر اور دلیل ثبوت جہدویت ہو سکتی ہی کہ جہدی کے بیان نزدیں کمال کی ہے
کہ دینداری کا کمال فقیری میں ہی مسلمانوں میں بلکہ سب مذہبات میں ثابت ہی کہ اہل دولت سب انبیاء کے وقت میں کافر تھا
کے ہیں خصوص ہمارے رسول اللہ کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا ہی بلکہ جب اسلام کا ظہور ہوا اور قصے صحابہ کرام کی
ریاضات و مجاہدات میں منحصر ہونے سے مورد عتاب و تنبیہ ہوئے جو نکہ وہ مسلمان کہ شرک و کفر میں مبتلا ہو جاتا ہی
چنانچہ عزیز یہ میں بل قرآن میں کہ وہ نیا دلا خزانہ غیر واقعی کی تفسیر میں لکھا ہی پس اب جاننے کہ جہدی کا آنا امت
رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسول فرما چکے ہیں کہ جہدی کے سبب سے میری امت ہلاکت سے
بچیگی اور فرماتے ہیں کہ میری امتیوں کے دو فتنہ پر ہونے سے قبل نا ہوں گا اور سالقہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں
خصوصاً اپنی آل پاک کے فضائل کہ کہ قلعی اکثر دنیا سے چھپا کفایت دے پس واجب ہوا کہ جہدی اور جہدویان غیر
ہیں اور ان کے مخالف دولت اسلام کہ فقیری موجب قرب الٰہی و دلیل حقیت دین ہی اور دنیا داری باعث خسران
و نقصان آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین رہا حدیث شریف میں ہی کہ حضرت رسالت سے
وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اج ہدایت مطلب حق اللہ تعالیٰ جل سجادہ کا ظہر یا نہ و شونوں کے طرف فلاح
کرنا ہی سبحنہ اللہ تعالیٰ جناب رسالتمآب سے کیا ہی سو وعدہ یہ ہی کہ تو یاں نہ ذکر کرنے حدیث طویل کے کہ
کہ فرمائے رسول ان بنی قال یا محمد انی قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لا تسئلنی الا الجنۃ عامۃ امتک
لا اسلط علیہم عدوا من سوا نفسہم فیستبیح بیضتہم و لو جمع علیہم من بافطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا و یقتل بعضہم بعضا و
مسلم ترمذی اور نسائی نے جناب ابن عباس سے یوں ہی روایت کیا ہی اور سنکات کے باب فضائل میں رسول اللہ سے
بھی ایسا ہی مذکور ہی ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ رسول سے وعدہ کیا ہی کہ اگلی امت معذب
ہوئی پر کری انکا غیر مسلط ہوگا مگر آپکی امت میں اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپس میں جنگ کرینگے اور برا بھلے

چنانچہ آنحضرت قسم کھا چکے ہیں کہ جس کے لئے رسول فرما گئے ہیں کہ نہ بن لے جہاں نہ وہ ہیرے سے جیسا کہ ابو جعفر طبری نے لکھا ہے کہ اگر کوئی دشمن غیر مذہب اسلام کا نہیں ہی مگر انصاف محبوب ہے پس ایسا شخص مجبور ہو جو نہ بشرط سے خارج ہو جائے جیسے یہودیوں کا نام تو سلطنت ہی پس اب حدیث کا معنی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہی صحیح ہوا اور مسود کا معنی بساق حدیث سے مخالف ہی کہ اسی کو تم صحیح کہتے ہیں اب مسود اور اسکے ساتھیوں کو لازم ہی کہ اپنے مضمون اور اہل کتاب کے مضمون کو بنظر انصاف مقابلہ کر کے دیکھے **فائدہ** بیان ان علماء دنیا پرست اور دنیا کے امام حرم غزالی ہے کہ کیمیا سعادت کے رکن دوم سے اصل چہارم کے باب چہارم میں لکھتے ہیں وہ لکھتے علماء سو فرماتے ہیں کہ سلاطین و عمال اگر چہ حال ہیں بہت بلا کہ آلودہ ہیں لیکن ہمیں نزدیک ہیں نزدیک دری شود و سلامت دین ہیں بہتر ہے دوم اگر چہ نزدیک سلاطین ہے شود و بدیشان سلام کند و ہیں در تربیت مذہوم ہے عظیم مگر آنکہ مجبور شود کہ رسوائی شود صفت اعوان ظالم میگفت پس گفت ہر کہ از ظالمیان دوری جوید بہ است و ہر کہ بایشان در دنیا التفات دارد ہم از ایشان است و گفت ہر کہ از سن سلاطین ظالم باشد ہر کہ جدوجہد نکند در اظہار کند در اظہار نکند در دل بود ہم سن بیت و ما حاصل عرض ہیں بندہ آنکہ راضیت و گفت و شنیدن ہیں ظالمان حق تعالیٰ مانند کہ نزد امراء و عہدہ دیہ ہیں امراء مانند کہ نزد علماء و عہدہ گفت علماء امانت داران پیغمبران مذ تا با سلاطین مخالطت نکنند چون کہ نزد امراء خیانت کردہ مذ از ایشان دور باشید و با دور نزد با سلام گفت مذ کہ در میان از درگاہ سلاطین کہ از دنیا و ایشان چیز نزد نزد کہ نزد یادت انسان دین ہی بشود و گفت در دوزخ وادی ہست کہ ہیں کس نشود مگر انجا الا علماء کہ بزیارت سلاطین بود نہ بعبادت و بالصاحت میگوید درست داشتن علماء پارسایان امراء دلیل تفاق بود و دوستی ایشان بانزدگان دلیل بیماری دو اوست مسود میگوید مرد باشد کہ با دین دوست نزد سلطان، و دوبی دین بیرون آید گفتہ چگونہ گفت رضای ایشان جوید بہ بیزار شخط حق تعالیٰ دمان باشد و فضیل گوید چنانکہ علم اسلطان نزدیک شود از حق تعالیٰ دور شود و ہیں بین نیز گوید بین علما کہ نزدیک سلاطین پیر فرد نزد فرا فیشان پرسلامان بیش بود از مرد مان محمد بن سیرین گوید کہ پس ہر ساعت آدم بنگرد تا نزد فارس بدرگاہ ملوک انتہی با سکے بود لکھتے ہیں کہ سبب اینے سخت محکم نکاہیہ ہی کہ بادشاہ و عمال امراء وغیرہ سے طن خالی خطر سے نہیں کہ کچھ یا سنے یا عمل کرے اُن کے ساتھ کہ یہ سب مرتب عصیان ہی کہ اول انکا سب اسباب حرام کا ہی گھر فرش و غیرہ اسپر ہر چیز کا و غیرہ منع ہی اکثر سلام قبول سے کرنا دین کو اپنے نکرنا ہی کہ رسول ایسا ہی فرماے ہیں اور نظر کرنے دوکانے کو کہ رسول اللہ سے منع و ارد ہی اور رسول دنیا جاہدوں کے نزدیک جانے کو منع فرماے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اہل دنیا طرف مت دیکھو کہ تم سے ایمان کی شیرینی جاتی ہی انتہی خلاصہ نہیں اس تحریر سے

91

ظاہر ہو گیا کہ ہیں کہ اوپر نقل ہوا کہ ہیں کہ اوپر نقل ہوا کہ ہیں کہ اوپر نقل ہو

ثابت ہوا کہ جو طالب دنیا ہیں اور اہل دنیا سے مخالطت کرتے ہیں اُن کے دل اندیشہ سے ہوکر اکثر دشمنی
آیات بیدار سمجھتے ہیں معانی عربیت کو فہم کرسکتے ہیں اور جو طالب خالصاً للہ دنیا کو ترک کرتے ہیں ایسے کہ اہل دنیا سے بھی
بیزار رہتے ہیں مانند علماء و فقراء مجردین کے کہ بسبب قوت کے اُن کے دل روشن تر ہوکر آیات و احادیث کے معانیوں
سے جیسا حقش الہی تعلیم فرمایا ہے بہرہ یاب ہوتے ہیں جیسا کہ صاحب پدایت نے فصل ثالث میں گمراہی سوداگران ظاہر
بیہ ہی کو بطلان ظاہر ہوتا کہ علم ضروریہ ہیں کہ سبب یہ ہی کہ دنیا داری کی محبت غالب ہوکر اُنکی محبت میں خدا کو ترک کیے
ہیں اور جس بلا سے کہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے قرب سے ہیں اور کتاب ہیں دیکھتے ہیں اور اپنے اسماعین سے سنتے ہیں پس
سچ جاننے سے انکار یہ حجاب ہوا ہی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو تعلیم کرتا ہی اسکے منکر ہوتے ہیں اور بسبب ناشن ہیں گمراہی
کرتا شاذلی نے کہا کہ جسکو آیہ و حدیث مسلم کیا نزدیک معلوم کرنا ضرور ہوا تو اپنے خان دان اور وظائف سے ہاتھ اٹھاوے
اور سوائے اور اپنے خواہشوں کے کچھ نہ رہے جو زہد اختیار کرے اُسکو معانی قرآنی حاصل ہوتے ہیں ہاتھی پس ضرور ہوا
کہ معنی علماء باطن کا جو زہد ہیں تعلیم الٰہی سے کچھ اور ہی اور معنی علماء ظاہر دنیا پرست کا جو اسکے خلاف ہی کچھ اور ہی ہوگا صحیح وہی
جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوا ہو نہ تحقیق دنیا سے اب اس بیان سے آفتاب انصاف روشن کی طرح کس کی جانب ہے۔

دنیا کی برائی کا بیان

حضرت امام محمد غزالی رح کیمیا سعادت میں لکھے ہیں اصل ہر گناہ کی سیم
دوستی دنیا و پیدا کردن آن است چنانکہ حب دنیا سرہر گناہ است ہاتھ ہر ہر شر ہاست دوستی آن اصل ہر نیکی است
است و ہر شر از ان ہاشد کہ او دشمن خداست و دشمن او ستان خدا و دشمن خدا دشمن او ستان خدا است اما دشمنی خدا بآن
کند کہ راہ حق تعالیٰ بر بندگان او نزند خدا را بدی نرسد خدا را دشمنی یا دوستان خدا بآن کند کہ خود را جلوہ میکند و دوست میگیرد ایشان
میآیا بہ تا دیگر بندی شر بشتاب تا بگیرند و بیخ آن بیکشند خدا را دشمنی یا دشمنان خدا بآن کند کہ ایشان را بکوہ خلعت
دوستی خود میکشد و چون عاشق شد نہ او ایشان دوستی میگیرد و یاری دشمنان ایشان میرود و بچوفی یا بکار او نہ دی
بمردی میگیرد تا دین جہان گاہ بیرنج فاشتن او گاہ و حرمت فراق او خود را میکشد و با آخر خشم خدا یتعالیٰ و عذاب ابد
بیند و نہ ہمواز دوام او الا کسیکہ بحقیقت او را و آفت اعمال شما سد او دی پرسیز چنانکہ از ہلاک و مان پرہیز کند رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میگوید پرہیز بدار چنانکہ از جاہ و حرمت از عادت و عبادت اللہ لکھے ہیں پیدا کردن مذمت دنیا
باخبار بدانکہ رسول اللہ صلعم دنیا را بگندیدی مردہ بگذشت گفت می بینید کہ این مردار بگند خوار است کہ کس بآن نزدیک
بآن خوار کہ جان محمد در دست اوست کہ دنیا نزد خدا یتعالیٰ خوار تر از انست کہ مردار نزدیک او پیشہ اگر نزدیک بچ قدر
شر ہی آب خوار دی و گفت دنیا ملعونست و ہر چہ در دنیا ملعونست الا آنچہ برای حق تعالیٰ باشد و گفت دوستی دنیا

سر بر هم گذاشت و گفت هر گه دنیا را دوست دارد و آخرت بزیان آورد و هر که آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آورد
پس آنچه باقی است اختیار کنید برای خود تا چه زین بر تر میگویم یا بگویم نه بزودی که او را طلب آمده و نه با گمین شیرین کرده چون این بگفت
روان بر دیار گرفت و دیبا شد گریست تا هر گریستن خاموش شد پس گریستن گرفت چندانکه گریستن چندان دیری آن نبود که بسیار
چون چشم بر یک کرد گفتند یا خلیفة رسول الله چه بود گفت یکروز دنیا را رسول الله نشسته دیدم و دیدم که بدست خود چیزی را دور میکرد و
بچیزی نمیدیدم گفتم یا رسول الله این چیست گفت دنیاست که خود را بر من عرض میکند گفتم او را دور کردم دنیا آمد گفت اگر تو
جستی زین پس زمین و کس را نیکو بهره نرسانید بگذشت و نکرد زین تر دیدم که او را آن دنیا یافت و در سوال گفت که حق تعالی هیچ چیز را خوار
دشمن تر نزد دنیا ندیدا و دنیا را خوار نکرد و دنیا بدست دنیا و بدست دنیا طلب نکرد و دنیا بدست بهی دنیا کی جمعیت عین این دانست
دنیا سرای بی سرمایانست و مال بی طالبان است چنین گفتند که در دنیا عقل نبود و دشمنی در طلب آن کسی نکند که بی عالم بود
و حسد بران کسی برد که فقیر باشد و طلب او کسی نکند که بی یقین بود گفت هر که با دنیا بر خیزد و میشه است او و دنیا بود او نماند
مردان خداست که دنیا خدا را دوست دارند چهار خصلت ملازم دل او باشد اندوه دیگر هر گز بر دیده نشود و شغلی که هر گز بدان فارغ
نگردد و هوشی که هر گز بتاریکی نرسد و امیدی که هر گز بنومیدی نرسد و هر که دنیا را دوست دارد چهار چیز بر دی نشود
بیماری که راحت نیابد و پیری که جوانی نیابد و بی که توانگر نشود و مرگی که هر گز نمیرد و گفتند که هر گز نمیرد
یا با او بر دنیا این سرا را چرخی دانند و چون سرا را خادم ساختن شود بدان پیوست نشود و هر که دنیا را دشمن شود و این بدو پیوست
طعام او را نوشانند که بجز بسیار بدست آورد و اندر چنین جایها نشیند که مردمان بدو نگریند و این خرقهای جامها نپوشد
ایشان است که آدمی بر دو این ستوران ستوران اند و این ستوران کسب بالا شانست که پرشت آن گرد جهان میگردد و بدین شرف
جوید دنیا هر که خواهد بر دنیا میگردد و هر گز نمیرد و هر که حاضر بود و میگریست خود سوال گفت ناخدایا را فرو برد از میان
زمین و آسمان آویخته است که حق تعالی بدان نگریسته است در قیامت گوید مرا که زین بندگان خود دور گیرید خاموش
ای ناچیز زنده بدیم مردان جهان که تو کسی را باشی عمر تو نپسندم و گفت گروهی بیایند روز قیامت که کردهای ایشان
چون کردهای پیغامبران بود و همه را بموضع فرستند مگر محمد یا رسول الله ایشان اهل نار باشند گفت نار نکنند فرو نه طاعت و شرف
نیز بجوب باشد لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید و دران چیزند میگوید سوال پرسیدن آمد و معنی آنست گفت که بیت از شما آنها
باشد و خواهد که حق تعالی او را بیامرزد باید که هر که در دنیا رغبت کند و امید دارد پیش گیرد حق تعالی بر قضد آن دل
او را گرد گرداند و هر که در دنیا زاهد شود و دل او را نور گرداند حق تعالی او را علمی و هدایتی انگیزد تا کسی بیامرزد و دعا بدی نماید
یا اگر دلیلی و بیان باشد که فرد سوال پرسیدن آمد و چیزی دیده حریص انگیزد این حالی فرستاده بود و در مضمار نشسته بود

در نماز باد و رحمت کرد بر جان سلام باد و رحمت و برکات او بر پیش ما و بر اسناد و بر رسول آنچنین گروه گفت مگر شنیده اید که مالی رسیده بهت گفتند آری گفت بشارت باد شما را که کار شما خواهد بود که آن شاد شوید و من بر شما مژده نیکی نیز رسم ازان میترسم که دیار شما نیز نه چنانکه پیش از شما بود و از انجا و دمان مناقصت کنید چنانکه ایشان کردند هلاک شوید چنانکه شدند گفت ولی چگونه نباشد و دنیا مشغول ما سازد از ذکر دنیا و از دوستی و طلب آن چون رسد آنش میگیرد یکدیگر رسول را شنیدی اعصابی گفت دیدی حاضر بهتر ازین بهتر دیدی بگو ذاعرابی گفت شنیدی اعرابی بود و آواز اعصابی شنیده بود و پیش شما مسلمانان غنمناک شد فرمود رسول گفت حق است برخاستند و بگریستند چون گریه ایشان بگشت گفت که بعد ازین دنیا بدی شما نهند و دین شما نگیرد چنانکه آتش هیزم را و قسمی میگوید دنیا انجا بگیرد یا دنیا شما را بندگی نگیرد و هیچ چنان نهند که از طمع تمر سه دینه نزدیک کسی نهند که ضمان نکند هیچ از آفت عالی بنا شد و هیچکه برای خدا نهند بدین باشد گفت دنیا و آخرت مانند یکدیگر اند چنانکه این را خوش شود آن دیگر ناخوش شود و گفت باحوریان دین دنیا و عیش شما در خاک انگندم امروز باز نگریدم که از پلیدی دنیا کی ایمنست که مصیبت چنان چیزی دران نرود از پلیدی او آنست که کسی با آخرت نزدیک او نگردد پس بیرون گذارید از دنیا و جهات آن مشغول مشوید و بدانید که سر هر خطا و دوئی دنیاست و بسیار بی شمریست بهت و گفت اندازه دنیا بهت و گفت چنانکه آب آتش دیسک جا قرار نگیرد دوستی دنیا و آخرت در یکدل جمع نیاید و هیچ نیاشد گفتند اگر خود را خانه نکنی چه بود گفت کبوتر گیرد این مار لگد نخست بود یک سفند او را باران و برف در ربود گرفت و دیده نا جای جوید که نهای بود گفتند آنجا رفت زنی او را دید بگرفت خادمی بود آنجا رفت شیر را دید بگریخت گفت بار خدایا هر چه آفریده او را آرام گاهی هست مگر مرا و می آمد که آرام گاه تو مستقر رحمت حق است امنی نیابت و در بهشت صد حور را جفت تو خواهم کرد که همه را بدست لطف خود آفریده ام چهار هزار سال عرس تو خواهد بود هر روزی چندین هزار عام دنیا و مادی را فرو خواهم ناخدا کرد که ندانند او را و ایشان دنیا هم بهره حسی ناخواهند یافت هم بباید یکبار تحیتی با حوریان بشهری بگذرند شهر را در راه دیدند مرده گفت ای قوم این در خشم خدای مرده اند گرد نزدیک بودند که بگذرند خواهد که چاشتی کنند بسر مرده اند شب هیمی بسر آتش آمده آوار داد که ای شهر کی جواب داد لبیک سرخ الله گفت قصه شما چیست گفت شب ما غیبت بودیم خانه و خویش را و ما را دیدیم گفت چه گفت برای آنکه دنیا دوست داشتیم و اهل معصیت را طاعت کردیم گفت دنیا را چگونه دوست داشتید گفت چنانکه کودک مادر را چون بیامدی شاد شدی چون برفتی غمناک شدی گفت دیگران چرا جواب ندادند گفت ایشان هر یک را بردان نگاهی داشتند گفت چون جواب دادی گفت من در میان ایشان بودم و نه از ایشان بودم

چون عذاب بیاید من نیز درمیان ایشان باشم گفتند پرکنار دوزخ ام فدا ام خلاص یابم یا بدوزخ افتم هم گفت
ای عزیزان نان جوین خشک و شربت سرد و جامهٔ پلاس و خواب بر خز و حریر و دیبا و حریرت دو دنیا و آخرت و بیش را
گفتند ما چیزی نیابیم که آن جاوید است و نمیرد و گفت دنیا دشمن گیرد بیقین و متصل شما را دوست گیرد و دایم جاوید گیرد
گر عقد کنید اندیشه کنید تا هم که بهر دنیا را بیازید و در قیامت ابدا بدان نرسید و بهر او منادی میکند که این آنست که بهر آن
حق تعالی چیز داشت او را بزرگ داشتند است تفصیل میکرد که اگر بهر دنیا بمن دهند مقال جیب باب تنگ خادم لمان جامگاه شاه
و دار و تنگ دار بدا و اصل شش بن فرماید بهر گفتند یا رسول الله شد بترین صاحب تو کیا نند گفت فرو گران الی آخر
فرماید بمن رسول گفت که دنیا ما بابل دنیا گذرد بدیگر که بهر کدان چیزی بگرفت بیش از انکه صاحب خود هلاک شود هست که بگیرد
آن رکن چهارم کی اصل چهارم سه بهر چهارم بمن گفتند بمن رسول آمد سفری آمد بود بدر خانه فاطمه رضی الله عنها دید
بدر خانه او دو حلقه بیمن دوست او بدر گشت از کراهیت آن چون فاطمه بدانست آن دو حلقه بدرمی دیبا بفرمود
و بآن پرده با بهم بصدقه داد پس رسول با دل خوش کرد گفت نیکو کردی دو حلقه فاطمه صدقه بدر پرده بود رسول گفت
بر گاه کسی من بر بن آمد و من آمد و بر بدر خانهٔ فلان کس بر بدر خانهٔ عایشه شد سه روایت کرد نی من که بکی
یکبار نزد رسول آمد و بود نه بر نشست کرد شش دینار یا نه هر شب بجواب بود و نا خرشب آنرا بکسی داد و در خواب
خوش شد آنگاه گفت چگونه بودی حال من گفت بر دی دایم شش دینار ما بر دی اندکی بمن رسول با عایشه گفت
اگر خواهی که خدا ترا در دنیا بی حد و بی اندازه نوازش کند و در نشست با تو نگران دعوت باش و هیچ چیز ا بمن بر دن نکنی تا بامه
برنده وی اندر اصل شش بمن کن سه بر کم که فرماید بمن دنیا بر سه حصه بود مقدار ضرورت هست بطعام و جامه و
مسکن و دوای آن مقدار حاجت هست و دوای آن مقدار زینت هست دنیا بنیت تحمل هست و آن آخرت دارد و هر که بر ضرورت
اقتصار کرد رست و هر که بر حد بر تجمل رفت در باد به افتاد که آخرت فساد و هر که بر حاجت اقتصار کرد از خطر خالی نیست
که حاجت زاد و طرف هست یکی آنکه بر ضرورت نزدیک هست و یکی آنکه ستم نزدیک هست و میان این هر دو در جه که آن
بکمال اعتدال و توان دانست نهاده که دنیا دانی که آن حاجت بنود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و در بلا
داخل جزم باین سبب بوده که بر قدر ضرورت اقتصار کرده اند و دایم و معتدل بودن اولیس فرقی هست انتهی بیت بدوا با
بالا مذکور بیک لحاظ ترتیب حسب ضرورت کنند گفت بین آب بالتقدیر ان اهل الاضاف سے الناس ہی کہ مسرود قولہ تعالی
و عد الله الذین آمنوا الآیه و حدیث سے رسد سه طلب دشمن است مرحومه محمد بر چه جاوید بطلان کسے نے
دلیل آیا ہی تحریف ہی یا نہیں اگر تحریف ہی تو مسرود اور اسکے مذہب کو کہ در طلب دنیا اصل مذہب فراد یا ہی

جہوت جاہلیت ترک کردن بعد جہاد با امام برحق مہدی موعود کی تصدیق کرنی اگر وہ مہدی موعود کی علامات و نشانی آیت وحدیث کے معتبر تفاسیر و شروح سے اور روایات و احادیث دیگر اہل دنیا کی حقیقت بین چوبیان ہوچکا ہے بین ہوگا روہ دلایل مبطلا دین کہ کہ ان آیات و احادیث سے ہی ثابت ہوا ہی کہ دنیا کی کافر دین کا ہی اور کمال ایمان ترک دنیا اور رسول خدا سے ہین کہ مہدی دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسلمانوں کہ دنیا کی عادت کو کامل کریگا **فائدہ فقیر** ولی **عرض** ہے امام محمد غزالی ہم رکن ہیجیات کے اصل چہارم مین فرماتے ہین بدانکہ حق تعالی میگوید کہ مقصود ما ازخلق ہمین بود کہ درویش را بیابند ہجرت واشت رسول گفت خدا تعالی دوست دارد درویش عیال بسیار او گفت ای بلال جہد کن تا چون بجوانی رفت ازین دنیا در درویشی باش تو نگر گفت دوست دارد درویشان ہمین بہشت روند پیش از تونگران بپانصد سال و در یک روایت چہل سال و مگر باین فرد درویش حریص خواستہ باشد و بآن درویش خورسند راضی گفت بہترین ہمت آنست کہ درویشانہ زندہ و درویشانہ کرد در بہشت بگرد و منعیمانہ زندگی گفت بار خدایا دوستان تو از خلق کیانند گفت ایشان راد دست گیرم فرمود ہر کہ درویشت بیند یعنی درویش تمام رسول گفت درویش را روز قیامت بیارم چنانکہ مردان از کید بگیرند تا خدا تعالی باندوی عذر خواہد و گوید بندہ من نیاز خواہی بود کہ دنیا را از تو باز داشتم لاکن ازان بود تا عظمتها و کرامتها من بیابی پرورد میان این صنوف خلایق دہر کہ نزدیکتر بودی برای من طعام یا جامہ داد بہت دست وی بگیرم و ادرا در بگذارم تا گردم و رفق آنرا در عرق عرق باشد او در دو دہر کہ بادی نکوئی کردہ باشد دست گیرد و در بردن آرد و گفت یا درویشان آشنائی گیرید و با ایشان نکوئی کنید کہ ایشان را دولت راہ بہشت گمندان ہست گفت در قیامت بہشتیان گویند کہ ہر کہ پارہ نان و شربتی آب و خرقہ جامہ داد و ہست دست ایشان گیرد و بہشت برید و تعالی رحمت کند کہ رسول فرمود ہر گاہ کہ خلق روی بہیچ دنیا و عمارت آن آرند درویشان را دشمن دارند خدا تعالی ایشان را بچیزہا چیز مبتلا کند قحط زمان و جور سلطان و خیانت قاضیان سوگت و فرت کافران و دشمنان این عباس میگوید مطلوبست کہ بسیب درویشی کسی را خوار و بد و بسیب تونگری عزیز دارد اتہی اگر ہم مراتب عنصر دون و مدارج عنصر دون کے ایسے بین کہ جنکے بیان کو نہایت نہین بیان لاتے پر ہی اختصار ہم اپس لب دیکھیے کہ مسود بسیب فقیری کے جہاد مذہب کی خدمات کرکے دولت دینوی کا خواہان ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہی ہم اسکو کچھ دیتے ہین اور نہین اخر بین کہ اسکا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **شعر** رضیا قسمت الہیا فنا ہوا فنا ہوا ولا حدی مالی **دلیل دوازدہم کا ثبوت** رجا حاصل کلام دوام ہین الغ **ہدایت** پہلے معلوم کرین کہ ہدایت

خادم راقم حضور عالی کے فقرات اور مشائخین ہر جنگی فرقے کے متعینات کے مرکب نہیں ہوتے اگر کسی کو منظور ہو
آزمالیوے شیر لاؤں کے یہاں خاکسار جاکر نہیں جاتا جیسا کہ آیات اور احادیث سے اوپر گذرا خاکسار
کو کوئی ضرورت تقریر دلپذیر کی ہووے یا ہووے تو تا دم رہتا ہی اور اسکے مشن کی لوگ اسکو ترغیب نہیں دیتے نہ تحریص کرتے ہیں چہ جائیکہ یہ کہ ان کے
مشائخین کے بیان مانند مشائخین مخالفین کے بالکل سب باب شان ترک کہنے نہیں بلکہ اتمام حجت ہی ہووے یہ ایثار کرتے
ہیں پھر اب کوئی کہے کہ ان کے ریاضات وگریہ وبکا یہ جاہ ہیں تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کہنا کہا یا کیونکر ہوا
حصول اس باب دنیوی ہی اور انکار دعوی مدلل یا دلایل ظاہری اور اعتقاد ان کا بہ نسبت مطالعہ اس رسالے کے ظاہر ہوگا کہ فقط واقعیتاً مطابق اہل سنت وجماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسودہ کا کہنا فقط تعصب وعناد سے
ہی پھر یہ بھی دلیل کذب مسودہ ہی کہ کسی کتاب وحدیث کے مخالف جا بجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہ خادم
الفقرا اور اسکے اقرباء و دوست گریبان چیریاں کیا ہی اور آئندہ بھی بیان ہونگے البتہ نے اہل انصاف جان لینگے فرضا
ہمارے امام پر بیان اقرار کیا کہ کہتا ہی کہ حدیث رسول اللہ کی اس زمانہ کے حال کے مخالف ہوا سکو نہیں تسلیم نہیں
کرتا ہوں فرماوے ہیں اللہ کسی تحقیق عقیدہ شاذ تارک جم غفیر ہیں بیان کیا ہی اور یہ خادم الفقرا کا جواب بھی وہاں لکھا ہی
ہی بلکہ وہ دلایل ہمارے کتب سے وہ زبان فارسی ہی اسکا کذب ثابت ہی اگر نہیں ہی دکھاوے کہ حدیث
فیر متروہ مخالف اصول اور اقوال امام کے ہووں اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ثبوت اور صحت ان آیات واحادیث میں بیان
کئے ہیں چاہو کسی راوی کے نزدیک کسی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث
کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے مخالف صحت کیا اور محققین کو اسکے بھی ہووے امام کی صحت اور صواب
یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پس جہتدی کو معصوم ہیں بنا کہ مخالف واجب ہی کہ غلطی ہووے اور یہ تقریر دلپذیر
کی بابت ابھی ہوگی انشاء اللہ تعالی عذاب اللہ سن کذب اور عقیدہ مذکورہ میں یہ بھی ثابت ہوگا کہ ہمارے امام
بار بار یہی دعوی کئے کہ میں رسول کا تابع ہوں اللہ رسول نے یہاں مثال خارج اور جملگی ہر ایک دعوے وغیرہ کے بنا کر اسکے تابع
واعتقادی وہ یہ غیر ہی کے سب یہ کہاں بیان کیا سچ ہی کہ خدا کے نبیوں سے جو منکر ہوا ہی یا وجود اقبال
کے ایسا اعتقاد یہ پیدا کرتا ہی کہ اپنے ہی میزان شرع سے خارج ہوا اسکے عمل بیکار ہوتے ہیں ہکہ بیٹھے جہد وریہ کر
نا کسی بیٹھنے سے انکار ہی نا انکار اعتقاد مخالف ضابطہ شرع رسول ہی بھی ضابطہ سنت وجماعت کے پیرو ہیں اسکا
ثبوت اور ہمارے بیان وغیرہ سے ہو چکا باقی شبہات بھی انشاء اللہ تعالی اگے رفع ہو جاوینگے جب ثابت ہوا
کہ جہد وریہ عبادات خدا کے مومن ہیں اور اعتقادوں کا موافق میزان شرع کے موزون ہی جب اس فرمان جناب

ثابت ہی علاوہ اعتقاد و اصحاب بھی ہونگے باعث پر فرض کرنا محض تعصب اور جہالت ہی اور حدیث جو خود صحیح ہے
مسود بیان کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کریم کے مفہوم سے تجاوز کرکے مقصد قبول کرنا پہنچیگا اور بیان مقصود
میں بیہودہ باتیں ہی کہ جب بیان قرآن کریم مستقیم کے قطع نظر خالص متاثر ہوجاتے ہیں کہ ہی دلیل قبول ہی جاتا
دوسرا امر یہ ہی کہ اسم ہادیت یہ امر مجمل ہی تو دلیل ہی کہ قرآن مہدی کی سلطنت دوسری روایتوں میں دیکھے
سرکار فرض کریں تب بھی سلطنت دینی مراد لینا درست ہوگا نہ سلطنت دنیوی کیونکہ خلیفۃ اللہ کو حصول سلطنت
دنیوی دلیل حقیت نہیں کسی نبی کے لئے یہ بہانات دلیل مفہوم کے طور پر نہ ہوئی خصوصاً مہدی کے فقیر ہونے پر
بہت دلایل اوپر گذرے ہیں اور آیندہ بھی آویگے فاما اس کلام میں کہ اصل سلطنت کا ذکر نہیں سلطنت ہو یا نہ ہو
کسی طرح کی ہو ہمیں تعرض نہیں کیونکہ ہم کو اس کے جواب میں معلوم ہو چکا لہٰذا شارہ مقصود کا متعلق خروج کے ساتھ ہی اور
خروج مفید ہی المدد زمان سے کہ تفسیر بیہقات و آخر زمان اُپر دال ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ اشارہ فوسو کا ہی اور
وضع مقصود کی مانند وضع اعداد کے ہی کہ موافق قرینے کے وہی دلیل اعداد عشرات وغیرہ واقف ہو سکتے ہیں اور
علیہا ہی غایات الغات وغیرہ میں بھی موجود ہی پس معلوم ہوا کہ جناب امیر شیر خدا سے مہدی کے خروج کی خبر دینے میں
نہ ذریعہ کے سلطنت کی کہ بیان کرنا یہ تھا بھی کسی درجہ سے سلطنت پائی نہیں جاتی اگر یہ سوال ہم پر ہی لاکن جواب سے
ظاہر ہی کہ غرض سائل کی بھی ہی ہدایت خروج سے تھی نہ سلطنت سے کما سبق جناب امیر شیر خدا سے دلیل بیان فرمائے کہ

الجواب اعداد المسؤل ہی اور جواب پس حدیث کے موافق ہی کہ رسول فرماے ہیں جہاں سلطنت اسی طرح ہوگی اور ان شاء اللہ
فھا انصف یوم اور اقبت کے ساتھ پر پانچویں بحث میں لکھا ہی کہ قتی الدین ابی منصور اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہی
کہ بیان یوم سے مراد یوم عرب ہی کہ جسکے ہزار برس پورے ہوتے ہیں اور اسکے پیچھے لکھا ہی مراد ان بالالف قرۃ سلطان
شہر تعالی انتہاء الالف ثم فاقدہ من ابتداء الاستعمال الی ان یصیر الدین غریبا کما بدا وذلک لطول یکون بدایتہ من مبتدی
ثلاثین سنۃ فی قرن الحادی عشر فھناک تیز قب خروج المھدی یعنے مراد کی ہزار سے آپکی شریعت کی دلیل کی قوت ہی
انتہاء ہزار تک پس لیا جاوے ابتداء استعمال سے یہاں تک کہ ہوجاوے دین غریب جیسا کہ ابتدا ہوا اور ابتدا اس استعمال
کی تیس برس گذرے بعد کے کہ گیارھویں قرن میں ثابت ہوا یہاں سے امید ہوتی ہی مہدی کے خروج کی انتہی اور اکثر اہل لغت کے
نزدیک ایک قرن اسی برس کا ہی پس گیارہ قرن سو کیا اکیس ہجری ہوا کہ جسمیں ہمارے امام کا ظہور ہوا۔
ظہور امہدویت ہی جیسا کہ سو غرض ہم نے لکھا ہی اگر آپ سنا چاہیں تو ہم آپ کو سنائیں ہم نے آپ کو سنا دیا اور ہم نے آپ کو سنا دیا اور ہم مہدی کے
خروج کا وقت ہی جیسا ہی منصور اور عبدالوہاب نے متفق کیا کہ ہم خود زمانے کا حال دیکھتے ہیں پس معلوم ہوا

کہ منکر مدد و شروع مخالف فرمان علیؑ بگرد فرمان رسولؐ ہی اسپر اجتماع قوم گریان اور تالیف قلوب باہم دلیل فخری کی ہی کہ دنیا والوں کے لیے کثرت اسباب عمدہ عین حق کے ساتھ متفرق ہوتے ہیں کہ یہ اس مرتبہ ہی ہی اور مسود کا یہاں پہ سلطنت اور فوج پس کا قید خاتم کرنا مانند یہود انصاری کے طاعت کے مخالف ہی جو بتاویہ رسولؐ کے لئے روایات پاتے تھے اسمین ایسے توجیہات کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ بعینہ مسود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابو نعیم عند الصدق والعصمت بھی کچھ وجہ اسکے بطلان و سقوط کی دلیل آئین ہی ایک یہ کہ شاید یہ کلام اپنے پروردگار سے سنتے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق کہ رسولؐ فرماتے ہین من فی فتاوہ قال قال رسول اللہؐ اقایات عبد الماتین یدعا ابن ماجہ من شکر کہ یہ ہوں اور مجدد اس فرمان کرسکے ہوں دوسرا یہ کہ جیسے آپ سے سادہ فضل کیا ہو تیسرا یہ کہ اغلب ہی کہ یہ وضع مشہور ہی چنانچہ اس امر مین وہ لوگ بہت احادیث وضع کے ہین اگر امام محمد بن حسن عسکری کی جہد دیت تحقیق ہو کہ وہ فرزند کے ہین پس اب تحقیق و فکار ہی کہ مدلل معتمل خروج مہدی اس روایت سے فرمود پس ہی اور اسکے مراد فرمود پس کی دولت لیا کہ اس مین بالکل ذکر سلطنت نہین نہایت جہالت و خروج گوئی ہی لازم اب انصاف والون کو بعد تحقیق معانی کلام مرتضوی کے چاہیے کہ فکر کرین دنیداری طلب دنیا مین ہی یا طلب مولا مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قل ان یرید الدنیا نؤتہ منہا و ما لہ فی الآخرۃ من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہین طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب ہی اُس سے بیزار ہی کرنا ہر مسلمان کو چاہئے علی الخصوص طلاع طالب دنیا ہون اُن سے ہرا فرمودین ہوتا ہی کہ خصوص الزین وقطاع الطریق اُن کے حق مین وارد ہی اور دلیل یازدہم مین انکا احوال ہوا پس اسمان طع گذ چکے اور ارکان دین کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم اور رسولؐ اللہ فرماتے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ یہی حال متزاد علما، مجدد دیہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیت کی ہی **دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا** عجیب اس قوم کی خباثتین ہی ہدایت بارہا مذکر ہوا کہ جس دلیل مین یہ شبہ ہو اور حاجت تحریف و تبدیل کی رہے وہ تردیک مومنین ہر مذہب کے قابل استدلال نہین کیونکر جو دلیل انکی مخالفت پہ قرائن ہے وہ اُن کے نزدیک صحیح نہین ہی مثلاً بہت سی روایات انبیا سابقہ حضرت رسولؐ کے لئے وارد ہین پس ہم کو مرادی حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم یہ کہین کہ استدلال سمجھتے ہین اور جو مخالفت پہ ہو ہم نہین جانتے ہین کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہین بلکہ وہ تصحیف ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق بندی مین بھی جو دلیل انکے احوال مآثر کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار ہی پھر جس دلیل مین حاجت تحریف و تصحیف نہین فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے منکر ہو تو یا خطاء

کر دیتے ہیں سے بحث الحاق مذہب ابن الحاجب الفقہی کا جو سوسو برس کے بعد ہی پیدا ہوا ہے
ہی دیکھیے کہ لفظ طالبین کہ صحیح ہی اسکو تشنیہ فرض کیا اور سوا اسکے کہ ناظر کہ لے نیکی کر تو ہمارے لیے بہشت ہوتی ہے
محبت دوستوں سے نیکی کرتے ہیں سے اسکو کر تو یا پر گذشتہ کیا تیسرا سوسے جاندی کے بعد ہیں کہنے سے ایمان یا ثواب کا
وغیرہ کے حرفے صاف نقوشے پر تو یا پچھے ہیں خاص کر لیا بالفرض اگر تمکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام موجود ہونگے کہ
ایک رحمت مومن مخلص مطیع ہوسکے ہیں مطلق قرینہ کہ ہیں عالمی کا فرد ہے جیوانات گھر زمین وغیرہ بھی داخل ہیں
جب موجود ہیں اسکے اور شہر خزانہ کے محل وقوع بھی ہوئے ہے پھر لفظ اگر کسی ایسا ہو کہ بے نیاز کے لئے ہی یا ایسی بیمار
سراسر بیکار محض ہوا ہے کہ تحریف اتنی خلط دیدہ و تبدیل و تحریف پر بھی مسود کے معنی ہیں یہ امر ثابت نہ ہوا ہے کہ خواہ کسی کے لئے
ہیں اب یہ خادم مفتقر فرمان جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے کلام کا معنی لکھنا ہی اہل انصاف کو چاہیے کہ بتعمل
دیانت ملاحظہ کر کے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کریں۔ معنی یہ ہی رحمت ہو سوا سے کہلے ماتم نیکی کر نیوالوں کے لئے
پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالیٰ کے خزانے اس نیکی کے بدلے ہیں کہ نہیں ہیں وہ خزانے سونے جاندی سے لیکن اس نیکی
کے لئے مومنین کر پھیلانے ہیں اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار جنہوں نے ہیں اب اس سے مسود
مسود کی تحریف و تسوید کر ڈالا کر دیکھیں پس جو دنیا طلب ہی ہوئی کشیخ سعدی کا پیرو ہی ہو رجا علاوہ یہ کہ ہمارے
میزان الحق **ہدایت** جیسا احادیث میں اقسام ہیں ایسا ہی متقدمین ہیں بھی اقسام ہیں اور روایت کا اعتبار کرنا ہیں
علماے مذہب کے اتفاق اور محققین پر موقوف ہی اسی لئے ہی کہ مسود یہاں کسی راوی کا پتا نہ دیا **دلیل چہارم کا**
ثبوت رجا روایت اول ہیں الخ **ہدایت** احادیث کی صحت اور سند ہیں ہوا ہے ائمہ مجتہدین کے سب علما
کا عوام ہیں کہ عمل و اعتماد ہیں حدیث کی پیروی کرنا ان کو حرام ہی پس مسود کا قول دوسرے احادیث صحیحہ الی آخر خلاف
عقیدہ ہدایت و جماعت ہی اسی تحقیق اسی باب کے ابتدائے دلیل گذری فاعتبروا یا اولی الابصار باوجود روایت عامہ حکومت عامہ
دلیل دوم ہیں بیان ہو چکا اور جس امر کو رسالت مآب خصوصاً جہنم سے ڈراویں اسکا انکار کرنا ہیں انکار ذات خیر
رسالت ہی فاناسب ہیں اپنے کہ رسالت کے نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہ ہو یہ حقیقت کلام ختم رسالت مسودہ سمجھ گئے
مراد فرمان جناب رسول اکرم ہیں ہی کہ ردی جہود و بہت فرقہ ماسود یا بین امر ہو جانا کچھ کسی نے کہا ردی فرقہ ہی کہ سخ
و سفید ہو گا اس سے یہ بات صادق نہیں آتی کہ ردی کے سوا سے کوئی سیخ و سفید نہ ہو سے بلکہ علامات اعالی دوم
سے یہ بھی ایک علامت ہی اور جواب جاہ کا دلیل دوازدہم ہیں گذرا اس فقرہ سے ساقوں روایت کا ثابت
بھی ہو گیا **رجا** دوسری روایت الخ **ہدایت** معنی حسب مطلق حدیث کو کہ تمکی صحت پر مسود آپ ایسا فاعتبروا یا

گذرتا ہی اپنے وہ سے شواہات ہی جن پر ان کو ایمان لکھا ہی کہ ان کی اور عدد ہا روایات مرفوعہ نا قابل حجیت کہ
کو مخالف مثل جن کی اپنے کہنا محض تعصب کہ تو ترک کرنا اور بیان روایت مرفوعہ یہ دیگر مردود ہے کے کام محمد کا ہی جب اوپر
گزرا اور یہ بھی اوپر ذکر ہو چکا جو راوی مخالفت پہ آپ کے اصحاب کے اقوال کے کچھ روایت کرے وہ یا قبول سے اعتبار
ہی کردہ اپنی روایات میں فعلی ہی اور یہی حال جو کے متعلق کسب فاضلین کا ہی ہیں آپ ترین یک روایت کو
اعتبار ہو سکی تبدیل و تحریف کی کیا حاجت ما دلیل ہو آپ کے صدق اور مسروح کے کذب کی ہی روایت کی صحت اور
سے ظاہری اگر یہ ہیں کتاب کے اکثر مقام ہیں مسروح کے تحریفات ظاہر ہیں الغرض اس مقام میں بتقدیر وجود مخالف مرفوع
بجگہ یہ روایت دلیل و فاق ہی پھر حاجت تحریف کیا ہی ہیے یہ حدیث مطابق ہیں آیت کے ہی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی والبلد
الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبث لا یخرج الا نکدا ترجمہ جو زمین پاک ہی نکلتا سبزا اسکا اپنے رب کے حکم سے اور
جو بری ہی نکلا اسیں سوا نکمی کر آپ مخبر ہیں ایمان اور پاک زمین مومن کامل اور پلید زمین کافر کامل اور مزے سے
مراد اعتقاد و عمل کا کہ کے لکھے جن چنانچہ حسینی ہیں ہی اس مثال سے کہ حق سبحانہ تعالیٰ یاد فرمودہ و رشتان مومن
و کافر کو تشبیہ کردہ ہے دل مومن کو زمین پاکیزہ دل کافر کو زمین شور سنا ہیں ہو گا کہ باران مواد از سحاب
کلام رب الارباب بر دل مومن بارد انوار طاعات و مبالغات بر جوارح او فائز گردد و چون کلام از مستمع حق
کند زمین قلش تخم مضمون قبول کند و از ہیج صنفی کہ بگذارد بگذرد پیدا سبز شود ہیں مومن شود بسیل ہر بیاد و حد و حکم عمل
صالح مگردان کو اور مشبہ کہ بگرد صاحب نا دیات و غیرہ ہیں اسی طرح ہی لکھے جن چنانچہ ہاشت اس آیت کے قولہ تعالیٰ ان فی
خلق السموات والارض (اے ان فی ایجاد و صیرورت السموات والارض والمکوب والمقول دار من القبیس (اختلاف) النور
والظلمت بیناد فلک البتہ دلیل محکم بیناد بحکم الجسم المطلق (باتفق الناس) فی کب کواکبہ (دوانزال اللہ من السماء)
ای الروح من باد الظلم (فاحیا بہ) ارض القلس بعد موتہا بالجہل الرطب خوب و قابل نظر انصاف سے دیکھیں کہ سرو
کا معنی جس سے محض طلب بیجا ظاہری درست ہی یا باطن معنی کہ جس محض خدا طلبی ہی کہ جہدی کا آنا مقتضا اسی لئے ہی
کہ فحوائے حدیث سے ثابت ہی اور یہ صفات وہ رو تقوی جو بسبب تصدیق جناب امام کے مصدقین کو حاصل ہوئے
شہرہ آفاق ہیں کو خود مخالفین کے قابل ہیں سو یہ بھی پوشیدہ نہیں ان کے محل کے عشر عشیر ظاہر نہیں کیونکہ ہمارے یہاں
اتفاق ناس امور کا فرضیات سے ہی فاما مطابق ناس مصر کے کو عشق و مشک دانستن نہفتن کو کچھ ایک بے واسطہ
ظاہری سوگ دیکھنے میں ہیں حدیث ابی خیثمہ اور دار قطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنے پر دال ہی نہ یہ کہ زمین
کے ثمرات کو جہدی اگلوے جیسا کہ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز میں ہے ظہور کمل و مباشد بجائے خود بدیہ تمام دور

کی شرح کے اندر یہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض فاتح ما بین فقرہ تا شیخ الاسلام من فقرہ تا شیخ الاسلام صدارۃ والفاتح الارض من بیاض شیخ الاسلام خیر حق تعالیٰ الاحیاء الاموات کے عہد لکھتے ہیں بیٹے نہ مگان تمام کنند کہ اگر مرگان نہ شد نہ ی تا فایدہ و غرض حیات حاصل کہ نہ ی و عارف بحقیقی گشتند ی نہیں ایں تقریر سے ثابت ہوا کہ ارض و سما سے مراد و سیع قل نفس وغیرہ کی ہی اور مشتوں سے مراد خلوقات دینی ہیں کہ نہ ہو تقوی عرفان و حدت اللہ ہی نہ فہم دینا کہ ثمرات مالی وغیرہ کہ ہیت احادیث سے ثابت ہی کہ یہ کام و جاہی کا ہی کہ دولت و نیا کا ہی نہیں ایں انصاف کہ سلم ہو وے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو جو مومنین ہیں ایسی صفائی عطا فرمائی ہی کہ

فرمایا قولہ تعالیٰ فمن یشرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اور تنگ فی صفال مبین ترجمہ آیا جسکا کہ کھولدیا اللہ تعالیٰ سینہ اسلام کے لئے پس وہ روشنی میں ہی اپنے رب کے طرف سے پیچھے خرابی ہی واسطے ان کے سخت جن اللہ تعالیٰ کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی میں ہے صاحب رسولؐ نے لکھے ہیں کہ اس کشادہ دلی کی علامت یہ ی فرماتے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہوا اور تمام تر دنیا سے پھر جاوے اور موت کے لئے تیار ہو حسنی مدارک وغیرہ میں ہی اور رسولؐ فرماتے ہیں جو شخص مومن سے چالیس دن تک زہد و تقوی پیشہ عبادت کیا اللہ تعالیٰ اوسکے دل سے علم کے چشمے جاری کرتا ہی پس یہی حال ہمدیہ کا ہی ترک دنیا ذکر دوام کرو دلیل موت کی تیاری کی ہی انہیں موجود ہی کہ یہی سبب خلوص حقیقت زہد و تقوی ہی اور طالبین کے لئے طالب اللہ ذکر الٰہی ہے بیزار میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ الخ یہ آیت کے خصوص شان میں کہا ہی سوا کے ظاہر ہو یہی جیسا قوم علیہ السلام سے لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک علامت دوست دشمن ہو کر حق و باطل پہچانا جاتا ہے اور اسی موافق رسول کی کمال اجابت میں علماء ربانی ہیں اور اولیاء اللہ کہ ہمارے لئے ایک بس زمانے تک بیان صادق و صادق قتل کئے اور کئی ہزار سے زیادہ ایسے اور علماء ظاہر کہ تبریان کے فتوی دے انتہی پس ظاہر ہو وے کہ جن صاحبوں میں ہو مومنین نہ ہو بلکہ اللہ کو قتل کئے اور کافر کہکے کہ تارک انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے تھے ہمدیوں کو بھی جو مومنین کے موافق صفائی کرتے ہیں یوں کہیں کچھ عجب نہیں یہ صفائی کرا اتحاد تعلیمی اور تحقیقی ہی اور وہ علم کرنا فرقہ اور تحاسد تقوی اور تقلیدی ہی یہ صفائی فہمی تھی اب مسود کی لغت دانی ہی دیکھئے سبا میل لغت دوس کا معنی بیان لکھتے ہیں اور دوس بالضم کا معنی خرمن اب تکلف کے معنے ہیں ہی ملاحظہ کریں اگر بیان دوس کا معنی لیوں بے تکلف لغتی و معنوی ہی حاصل ہو تا ہی کہ مال بایمال کیا گیا یعنے تہیدی کے مومنین کے پاس مال بقید ہو گا کیونکہ مصدر کبھی معنے میں مفعول کے آتا ہی جیسا کتاب معنے میں مکتوب کے اگر مراد موافق تحریر مسود کے دوس فرض کریں تکلف لغتی و معنوی اسمیں یہ ہی کہ اسکو دوس بنا کر جمع

مقرر کیا کہ معنی اسکا خرمہنائی پس خرمن خود ایک کثرت اجتماع پر دال ہی اسپر خرمہنا کہنا مکلف بارہ ہوا بلکہ گدس
کی جنس متعارف اہل لغت کے نزدیک الاوس ہی نہ گدس جیسا صریح وقاموس وغیرہ میں ہی باین حال کے لفظ و
معنی سے مناسبت خرمنے اور کنکر کوئی نہ خرمن کو کیونکہ خرمن اہل لغت کے نزدیک اصلاح شدہ مین گھاس کی مانبار کے
ہی کہ جسکو ہندی مین بھوسی یا گری کہتے ہین گدس کا بھی یہی معنی ہی نہ مال کی ڈھیر کا مال جہان تو ہے لغت عرب مین مراد لیجیے
ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی اسکو تمہارا مال جو ہم نے تمکو تمہارا اصل جیسا ہی یا سونے چاندی سے اگر مراد رسول کی بیان زیادتی
مال سے ہوتی اسکے مناسب الفاظ فرماتے چنانچہ مال کے حاسکے فرماسے ہین حدیث کل مال لاقرد فی ذکوۃ فہو کنز اس
تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کہنے غلط ہین اور اس عمل ہین جو احادیث مذکور ہین سب ہماری دلیل ہین مگر اور قطعی کی
روایت ہین کہ وہ سابق الذکر الف کے ساتھ ہی بیشین ہی کہ یہ کسی کی تحریف ہی بیان تو ایک الف ہی مسود سے کے رہنے سے
تیسری تحریف لکھنے کے ہین بعینہ کئی احادیث وضع کردینے البتہ جبکہ علماء دیانت ہی حق داخل ہوسکتے ہین اور عالم
نما مدار موتمین کے نزدیک وہی ہی جو عالم ربانی ہی نہ طالب دنیائے فانی ۵ رضامند ہم ہین تمت پر ضد کرکے
دنیا عالم بگاڑ اور دشمن کو دنیا ہنسائی **تیسری روایت کا ثبوت رجا بشرق سے مولوی ہدایت**
ای منصف اثر نگار مہدی مسعود سید محمد بن سید عبداللہ جونپوری یہ ہی کہ مسود کو تیسرے جہات بھی ذہبی ہر آدمی
سمجھ سکتا ہی کہ متکلم جبکہ واقعہ بیان کرے اگر اسکا مکان ظاہر کردے تو البتہ اسکے واقعات مین اسکی جہات
بیان کرسکتا ہی اور مستور ہی اگر اسکا مکان وغیرہ بیان نکرے اسکے جہات کے متعلق اسی کے مکان سے ہونے مین کیونکر
کرسکتا ہی بلکہ عادت یہ ہی کہ ایسے محل مین متکلم اپنے جہات بیان کرے اسکی تحقیق دلیل سوم مین ہو چکی اور بیان
سلطان مسئلے مین دلیل کی ہی نہ سلطنت کے جیسا اللہ تعالی فرماتا المقدر اسلطانا موسی باباتا و سلطان مبین چنانچہ
کہ جسنے عیسی کو مانا ہمارے نشانیان اور دلیلون کے ساتھ ہمکی تحقیق مسودکی بیغلطی تشریح مین بھی لکھے جائینگی -
انشاء اللہ تعالی بیان اصل ثبوت جہد و بیت شہادت صدیق ولایت بندگیان سید غندیری اگر شہر ہی اور یہ
حدیث اسکی خبری اور ہمارے امام کے بھی اس بشارت کی پیش خبری بیان ہو چکی تھی **روایت چہارم**
کا ثبوت رجا مہدی مذکور نے مع **ہدایت** اثبات اسکا دلیل چہارم کی روایت اول کے ثبوت سے
اور اسی دلیل کی دوسری روایت کے اور اخراجات کے رہنے ہو چکا ہے اگر تعبئہ من الارض سے زمین بھی فرض
کرین تو ثبوت جہد و بیت ہمارے امام کا وقت طفولیت سے ہی ہو چکا ہے اور اقرہ مسولک قرمزہ دکہن مین ہو اگر اسکے
مراد حقیقی جو دلیل ہی یعنی قرابتی دلیل کی روایت دوم کا ثبوت ہی مین اسکا ثبوت ہی باقی رہا اثبات اس امر کا کہ

یہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہیں مگر ہر منصف دین اس بات کی گواہی دے گا کہ یہ عیان متعصب بھی سب سے کامل
ہیں جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اسکو ایسی توفیق اور تمکن اور تجرد اور عبادات اور کرامات ہوتی تھی جیسی کہ جناب امیر
اسی تاثیر اسکے پیدا ہونے کی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہوتے ہیں جیسا دلیل دوم ہم نے ثابت ہیں گذرا ہے
چھٹی روایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی کہ کس مسودی حالت پر ہمارے فقرا اور وقت کی نظر ہیں کیا جیسی آج ایسے لوگ
موجود ہیں جناب امام کا اور آپ کے اصحاب کا اور توسیع کا حال کیا کچھ ہوگا کس نے کہ زہد اور طلب جاہ کے ترک شیطانی
ہی جسکو خطوظ ہوتی ہے اسکے معاملہ اور احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر اور دور اور زمانہ کے قرون تک کہاں متاثر ہوسکتے
ہیں جسکے معاملہ و احوال ظاہری مسایل حالیہ شریعہ کے موافق ہوں تو اسکے باطن پر اثر نہ ہوگا فرض دوم ہم یہ ثابت کر
چکے ہیں سے امور خلق شر کثیر بھی پر ایسا ہوا ہیں تعصب دل کو باطل ہی چنانچہ اگر اولیا اللہ پر ایسے کہ ہر باطل حکم کرنا بھی
کر چکے ہیں خاص مسودی کی اس بات پر عجب ہی کہ کس دلیل کی اثبات اسکی خصم کے نزدیک بھی مسلم ہیں الزامی بات اسکے
بطلان اور ہماری حقیت کی دلیل ہی ہے اگر خصم اپنے مخالف کے کہنے کو تسلیم کرے حکم کرنا کہ ہمارا مقرر ہی بلکہ
یہ بات سب ہی نہ مانیگے مسلم کہتے ہیں چنانچہ اہمت عیسوی ہی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب ہیں لکھا ہی ہیں
دوسری محمدیوں کا ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں دلیل ایسی ہو کہ اسکو سب قبول کریں مگر اپنے چند عرب قبول کرتے ہیں انتہا
مصنف علام الاسرار مخدوم المسلمین ہادی المسلمین وفیقہ اسلمین ہیں ایسا ہی کتب عیسویہ میں بھی ایسا ہی اور احادیث و آثار کی صحت کرنا ایسا
مجتہدین کا سے نہ طالمان قطاع الطریق مخصوص الدین کے فرس علی ہذا الباقی **پانچویں روایت کا بیان**
رہا خلاف کی تغییر تبدیل **روایت** یعنی عمال کا آپ ہی باطل عقیدت یا دشاہی لگنے پر اپنا خیال کر تغییر کرنا غلط
جانا مسعودی کی خوش فہمی ہی خود فریبی ہے دیگر از انصاف دور ہیں یہاں عمال مقابلے ہیں مساکین کی پس اگر ان
دونوں بادشاہ کو اخبار کہا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ مہدی امام برحق ہیں لازم ہی کہ اہل دنیا سے محبت رہیں
کہ یہی پیشہ سب انبیا کا تھا **دلیل پانزدہم کا ثبوت رہا** حقیقت حال یہ ہی کہ **ہدایت**
کذب مسعودی کے کلام کا اسکے مقولے سے ظاہر ہی چکا ہے اور اکثر جاہلوں میں اس رسالے کے اسکا ثبوت ہو چکا الغرض
ابتدا میں اسباب کے معلوم ہو چکا کہ حدیث کی پیروی عوام کا عمل ہیں حدیث نہیں ہو چکا کہ حدیث کی صحت و سند سے
اپنا اعتقاد ثابت کریں اگر کبھی کسی امر میں مجتہدوں سے سند نہ ملے کیا کیا جاتے تو ہم کہتے ہیں ان عالی کی اتباع کریں
جو طالب دنیا نہوں اور انکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے صدق و ریاضت و تجرد و تقوی
ہیں رہے سو دور عہد و ہیں یا خلیفات کی اتباع کرے اور خلیفات ہیں تو قف نہ ماند نہ ہے ہمارے کہ ہم پر مطلب

یعنے کہا ہے کہ شاعر ابلیس کے پیچھے پریشان حال سوء واضعفی کا شکار ہوتے ہیں جبکہ مدد ہی موقوف ہونے سے بعض کہا ہے اسکو سکی نیز الاشیطان چھپ دیا اور عرض کرنا جناب باری میں ہمارے تمام کا حین بیت یعنے علامت مذاکر تقاضائے الٰہی ہی ہماری ہو چکی تھی کہ قرآن میں اکثر جائے اللہ تعالیٰ فرمایا ہمارا اور رسول کے بھی ہادی ہی کہ اہل حق آخر زمانے میں کمتر و غریب ہو جاویں گے کہ یہی دلیل کثرت اہل باطل ہی جیسا کہ ذکر مقام میں اسکا ذکر ہوا تیسری بات تھی کہ نجات پانا اسکا خاصہ یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے حبیب و یار کہ سر سبز گی ہوئی اور تفرقہ مذاہب باطلہ و غیر کے تھے جیسے ذکر ہوئی کے سبب سے ساری جہان سے فتنہ آخر جائے رسول کا بعث ساری عالم کے واسطے ہونے پر پ کی ذات سے یہ تمام جہان کا فتنہ اتنا بالکہ تصور نہ سے لوگ تھے اور شرک و کفر وغیرہ سے بچے اور بہت سے اسی گمراہی میں رہ گئے یا خاص امت محمدیہ سے فتنہ تھی وے سو یہ بھی محال ہی کہ بہت احادیث صحیحہ ثابت پر عادہ دین کہ قیامت تک امت محمدیہ میں اہل حق اور اہل باطل کے درمیان جنگ ہوتا رہیگا اور اسلام آخر زمانے میں ضعیف و غریب ہو جائیگا اسکا بیان دلیل دوم میں تفصیل گذر چکا جو تیسری بات عداوت بعضکا التیام التفاق و الفت ہو جانا سو ہمارے دائم کے مصداقین میں ایسی الفت دینی ہی کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی جان دینا احسن سمجھتے ہیں فاما مسودی کی فلسفت پر یہ عجیب ہی کہ لکھا ہی بسبب اتحاد ضمایر کے الی یہ کہ جان سے نکالا کہ اتحاد ضمایر سے اتحاد مرجع یا مفہوم مرجع لازم ہی مخترعہ اطلاع محترعہ جانتے والا بھی اسلام کی قباحت کہ ہم سکتا ہی مولانا عبدالرحمن جامی فوائد ضیائیہ کے خطبے میں لکھتے ہیں الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ و علی آلہ اب بیان باد جود اتحاد ضمایر کے مراجع مختلف کیوں ہیں باایں اگر مسودی کے قول کو تسلیم کریں لازم آتا ہی کہ جہنمی طبقہ صحابہ پر بہ ثبوت ہوں کیونکہ شرک سے وہی بچے ہیں نہ یہ کہ ان کے اعلاء کرید ایش کے مسلمان ہیں یعنی احادیث میں وارد ہی کہ ہر مولود فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہی اگر ماں باپ اسکو مجوسی یا نصاریٰ وغیرہ بنا دیں یہ بات ہر گلستان پر چسپاں ہونے والا جانتا ہی فرضاً اگر یہ معنی بھی لیں اکثر آحادیث و آیات کے مخالف نظر کی قرینہ اس قید پر دال ہیں بلکہ سادات کے لئے شرک سے بچوں کی اولاد ہونے داخل اس حکم میں ہیں کہنا جس قرینہ کی کتاب سر تقوی کی قبل بلوغ ایمان لانے کے ہیں کہ ابھی انکو حقائق شرک سے خبر نہ تھی اور مسعود نے بارے چوتھے فرقے جو گمراہی عدم فہم کا سبب ہی جانے امام فرمائے رسول آخر زمانے میں بہت سے کے تر دیک ہوگا ہیں فرقے ہیں یعنے ظاہر پس فرقان کا یہی کہ رسول مشرف امتی فرمائے کہ میں مجھے قریب آنے والیکے ہی اور جہنمی کے واسطے زمانہ بعید فرمائے چنانچہ اسی دلیل کی روایت پیچھے ظاہری ہلکہ بھی روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس اختلاف کے بعد بھی یہ اتفاق ہونیکی خبر رسول فرمائے ہیں اسی لئے

ہمارے امام ع فرماتے کہ موافق فرمان رسولؐ کے ہم ثابت کر چکے کہ اب بسبب انکار دو طائف باقی رہ گئے ایک فرقہ جو بانی
ہی جو ہم زبان ہی کہ نکرتے ہیں تم سے ایک سنت جماعت جو باقی ہے بسبب انکار فرمان رسولؐ اللہ کے کہ تصدیق مہدی
موعود کی مالک ہو چکے اب انصاف بلند دین سے پوچھا جاتا ہی بآیات بینات محکمہ اور احادیث صحیحہ ثابت ہی کہ امت محمدیہ
میں قریب تک اختلاف رہیگا چنانچہ اسکا بیان دلیل دوم میں ہو چکا پھر مہدی پر تمام امت ایمان لانا
کیونکر صادق آسکتا ہی جب ایسا ہو مخالف مہدی تو کجا عقیدہ سنت جماعت پر بھی رہے نہ مالک نہی بلکہ بانیوں صورت
ثانی باطل ہی مگر زندہ ہی مہدی بیکار محض ٹھہر گیا پس پہلی صورت کا ثبوت اسبات پر دلیل ہی کہ آنحضرتؐ نے مہدی
کے مصداق تین سو تیرہ امت محمدیہ میں ہوں اس سے ثابت ہو کہ فتنے سے وہی بچینگے جو اختلاف کر چکے تھے اور تصدیق
مہدی موعودؑ کی کے **روایت دوم کا ثبوت رجا** جبکہ مہدی کی سلطنت الخ **ہدایت**
مسودہ کو بسبب اپنے تعصب و عداوت کے بطائر کہ سوجھتا نہیں لفظ اقبض صاف دلالت کرتا ہی کہ اس متعلق
جناب امام محمد باقرؑ کی ہی نکروہ دینے چاہا کیونکہ معنی قبض کامل کر اپنے ملک میں لینا ہی جیسا صاحب قاموس وغیرہ
سے مستفاد ہی اور اسوقت میں خمس خمس وغیرہ سادات کو ملا کرتا تھا اسلئے وہ مال ان پر کرنہ تھا جب خمس خمس وغیرہ
سادات کو پہنچنا موقوف ہو چکا علمائے فتویٰ کے کہ زکوۃ سادات لے سکتے ہیں اور دین کو دینے سے انکار دیا
انفصل ہی جیسا ہدایہ میں ہی و لا یدفع الی بنی ہاشم لقولہ علیہ السلام ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس و اوساخہم و
عوض کہ سہما کہ الخمس نے رسولؐ فرمائے ہیں کہ ای بنی ہاشم اللہ تعالیٰ لوگوں کے مال کی پلیدی تم پر حرام کیا ہی
اسکا بدلہ تم کو خمس کیا ہی جب وہ خمس اُنے موقوف ہوا جواز پر فتوی ہوا صاحب خزانۃ الروایت میں ہی فی
الصاغیہ وکیع للہاشمی عن ابی یوسف رح خلافا للجمہور و روی ابو حنیفہ رح عن ابی حنیفہ رح انہ یجوز دفع الزکوۃ الی الہاشمی
خلافا کان لا یجوز لذلک علاقت اور ایسا ہی تمام دیہ وغیرہ سے بھی مستفاد ہی فاما اللہ تعالیٰ زکوۃ کا مصرف یوں
یاد فرمایا ہی قولہ تعالیٰ انما الصدقات للفقراء والمساکین یعنے بنی ہی صدقہ مگر خاص فقراء اور مساکین وغیرہ کو
اللہ تعالیٰ یہاں انما کے قید سے فرمایا کہ صدقہ محتاجوں کو ہی دینا چاہی اسی لئے اغنیاء پر اسکا صرف منع ہوا اور غنیا
کو زکات لینا حرام خزانۃ الروایت میں ہی فی الظہیریۃ و قال الہندوانی سالت عن ابی یوسف رح عن اہل قریۃ
نسوۃ قنطون دہما فتصدق علیہ بدرہم ہمین قال یاخذہ واحد او یدوا حدا بعد الی کسی کے تر دیک ایک کم دو سو درہم
ہوں اسکو زکوۃ دو درہم ہوئے تو ایک سے لیے ایک پیسہ دیے کیونکہ ایک کے لینے سے اسکے تر دیک برابر
دو سو دینار ہو جاتے ہیں کہ غنی ہو جاتا ہی پھر کیف خلاصہ اس تقریر کا یہ ہی کہ امام محمد باقرؑ جس لئے ہمیں نہیں لے سکتے تھے

ایک مشت خاک کو دنیا دوست نہ سمجھے اور فرماے ہودی کے ساتھ کہ بہت فقیر ہیچکے اسکو زکوٰۃ سے کیا مطلب
مالکی ایسا دست ہو گا کہ وہ باوجود صفر ہونے تمامی کے مال بار بار مانگا کرے جسکو حوالت کہ سکے کہ ہر جواب تلخ ہو
دو سب کے برابر اپنے کو بھی رکھنا امر غریب ہی نہ ہے کہ زکوٰۃ بادشاہ لیا کرے اور حوالت تمامی میں متشکل ہوتی ہی نہ
فرافت ہین اور آیہ حتوٰن اموالھم صدقتہ صاف ظاہر ہی کہ یہ حکم رسولؐ کو ہوا کہ کفار کہ یہ عداوت نہین ہتی جب ایمان
لائے اُن سے لینے کا حکم ہوا چنانچہ بعد وفات رسولؐ کے اکثر صحابہ ایسے سبب سے مرتد ہوے تھے بعدہ تری خدمت سے
اسکا اسلام تازہ ہوا نہ یہ کہ یہ آیہ حوالت کرتی ہی اثبات ہی کہ ہر وقت بادشاہ مسلم رہے اور نہ کرنہ کیا ہے اسپر سو کو
دعوی ہی کہ اسی پر زمانہ نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی واہ رے علم و دیانت کو نسا بادشاہ ہی
جو اسکے وقت احکام شرعیہ برابر جاری ہوے ہو جائیگا نہ کوت و فیروز برابر لیوے اور خرچ کرے بلکہ رسول اللہ علامت کے
بھلانے کے بادشاہون کو بہانا کرنے لگے اور کام فرماے ہین کہ یہ بہانات بہت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یا این
آپ ہی کہتے ہین کہ اُس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوٰۃ کو موقعے پر صرف نکرتے تھے ہرجا اس بھالک طبعی اور خوش تحکمی
اسکے ضلع نظر یہان کو نسا قرینہ اثبات پر دال ہی مگر یہ تفسیر بالرائی کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے ہین جو اپنی منشا سے
قرآن کی تفسیر کریگا اسکا ٹھکانہ دوزخ ہی اب اس روایت سے یہی پایا جاتا ہی کہ جہدی صدر دشمن و فقیر بیگانہ بادشاہ
لاکن مسرور دولت طلب دنیا کا الیسا طلب ہی کہ ہر ہر سخن سے دولت دنیا ہی دھونڈ تا ہی اسکے بطلان پر یہی
دلیل بس ہی فرماتا کر ہی اپنے مرتبین اور عیال کے ساتھ عدل و انصاف کا پیشہ اختیار کیا ہو وہ بھی مجبور ہی
مگر غرض امام باقر کی یہ ہی تھی کہ جہدی کی سرکاریون کا کام کرنیوالا دوسرا ہوگا چنانچہ ولیسا ہی ہوا کہ آپ جناب امام کی روز
فاقہ رہے اور سب اونی اعلا قریب و بعید کو برابر جو کچھ وقت تھا سو دیتے تھے چنانچہ جب کہ وقت بعد عباسیہ فاتون
بطریق سوال کچھ طلب سو آپ تناول نہین فرماے اور اصحاب پر عیال السویہ تقسیم کر دیتے پس موافق فرمان جناب امام
محمد باقر کے ہمارے امام کی اطاعت و انقیاد خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہی **روایت سوم کا ثبوت**
رہا دعوی شخص سے الخ **ہدایت** یہ ہا فرض بصیرت اہل کتب کے اقرار ہی کہ ہمارے رسولؐ پر
کئے ہین چنانچہ اسکا ذکر کیا باب دوم کی ابتدا مین ہوا اور یہ آیہ اُسپر دلیل ہی قولہ تعالی ان الذین یکادون فی ایات اللہ
بغیر سلطان انتہی الآیہ اسکے نیچے صاحب حسینی کہا ہی بقول بعضے مفسرین جبال کہ سکندکان یہود و دندکہ حضرت رسالتمند
تو صاحب مانعی بگذارد و بر یہود بنی سیج بن حاذوت بخشد جبال کہ سلطنت او بر برد بگر فرار سد و چنین ہا ی آیات بار
روان شود و بادشاہی با بازگردد و آنچہ ہست انتہا ی خدا تعالی این آیہ نازل شد کہ ان الذین یکادون

آنا کہ منازعت کنند در باب دجال و ادر آیۃ اللہ میداند در دلہائی ایشان کہ بہت یعنی ہوا و حکومت و سلطنت کہ
بدان نخوا ہند رسید الخ الیاسی مصادرہ علی المطلوب ہیر فی کے واسطے ہی کہ وہ یہاں کہیں اس کو ملی دلیل ہو تو
منکرین بھی بول سکتے ہیں کہ صاحب ثابت ہوا ذکر جہدی کا اسفار انبیا میں ہی پس جہدی موعود حقیقی میرا ذکر اسفار
انبیا میں ہی کہے یا نہ کہے فافی ہاں کی کیونکہ ہر غیرت اللہ کہ فرد جہدی کہ اپنے احوال و مراتب سے اپنے موعود کو خبر دیوے
چنانچہ ہمارے رسول بھی الیاسی فرماتے اور علماے یہود و نصاری بھی یونہی اعتراض کئے پس اول مسلّم ہوا صاحب
یقین ہوا کہ جہدی موعود کا ذکر اسفار انبیا میں ہی قرآن میں ہونا لطریق اولی لازم آیا کہ یہ سب کتب سماوی کا خلاصہ ہی
اور اللہ تعالی فرمایا ہی کوئی رطب یابس نہیں جو اس کتاب مبین میں مذکور نہیں پس ذکر جہدی کا آیۃ کریمہ سے ہی قرآن
میں ہونا واجب ہوا کوئی نہ سمجھیں یا نہ بیان کریں جیسا توراۃ و انجیل سے علماے یہود و نصاری ہمارے رسول
کے ذکر کو چھپاتے پس جہدی موعود حقیقی کہ جسکا ذکر ہی اسکو اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہوا فرد ہی کہ میں قرآن
ہی اور کتب الاحبار و اسفار انبیا میں جہدی کا ذکر دیکھا ہوں کہنے سے یہ کہنا ثابت ہوا کہ قرآن میں نہیں البتہ
صحیح ہے لیکن جہیں خروج تک ہمارے امام کے یہ بھی کسی نے نہ کہا کہ جہدی کا ذکر قرآن میں ہو نہیں عجب سرور کی
اس جرأت پر ہی کہ دلیل ہم سے عمر دنیا کے بحث میں حدیث الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ انا فی آخرہا بالف کے شیخ رفیع الدین
دہلوی کی یہ تفسیر لکھ کر کہنا ہی بعضی بات متاخرین کے جو ہمیں ایسی بھاتی ہی کر اگر متقدمین سے ہے نہایت تحسین کرے آخر
اُسپر یہ قول دلیل کے طور پر لکھا ہی و کم ترک الاول للآخر جیسے کتنے امر ہیں کہ جمہور دہ اول و علمون نے آخر والوں کے لئے
جب عوام علما انگلوی سے چھٹی بات بیان کریں اور اسکو لوگ ایسا مانیں کہ یہ کہنے لگیں اگر ایسے بات سنتے نہایت
تحسین کرتے پس جہدی کہ خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطا ہی کوئی امر قرآن سے میں جانب اللہ بیان کرے کیا مضائقہ ہی
بلکہ جمہ اکابرین مفسرین اور اولیا اللہ سے کہتے ہیں کہ قرآن کا بیان جو اللہ جہدی کا کام ہی اور جہدی کو رسول اللہ خلیفۃ
انبیا کہیں فاعل رکے ہیں جیسا عبد الرزاق کاشی شرح فکر ہ وغیرہ اور دوسرے علما، حدیث حاصول یعنی کہیں کہ تاخیر بیان
وقت حاجت تک جواز ہی اور نسخ قرآن کے مسئلہ میں ساسہ نے نسخ کے سترکہیں کہا ہی اور صاحب تلویح اور ابو الحسین
سلمی صاحب تمہید ہیں اور احکام ہمارے امام کے ظاہر عیسے پاک رہنا دلیل ہو ہے کہ اخلاق کا بیان ہی ظاہر ہوگا
انشاء اللہ تعالی پس امور کو منکرین متعصبین غیر فہم سمجھیں اور وہ مطالعہ کتاب و دست ہو میں عدل و انصاف شرط کے التزام
خصم اور ثبوت دعا کے لئے دلیل قوی ہی اور ایسے دعوے سب انبیا اور مرسلین کئے اور منکرین الیاسی انبیا مستحق ہے
فافا، معاند، جب ہوتا ہی کہ عدم امرین ہر ایک دوسرے کا موقوف علیہ تھہرے بیان توقیف و دیت کی ثبوت کے کئی دلیل ہیں کہ

بیان اسکا مجملاً ہی باب کے ابتدا میں گزرا اور مفصلاً تریہ ساری کتاب ہی **روایت چہارم کا ثبوت**
رجا غرض کہ سکینۃ مع **ہدایت** جسقدر کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مشارکۃ رسول کو کفار اگرچہ کمی کی بلعدم نے
مگر آپ نے انکے کبھی یہ دعا نہیں کی بلکہ ہمیشہ عرض کی کہ یا اللہ انکو ہدایت دی راہ دیکھا دے یا ہمارے امام باوجود
اُس تکلیف دینے کے کہ مسود اس حضرت نے ذکر باب دوم میں کیا ہی اور اسمیں انکے کچھ شک نہیں کہ دعا کے بدنہیں کی
باوجود جانتے تھے کہ اگر یہ دعا مقبول ہوئی تو ہلاک ہو جاوینگے کہ ہمیں تو ہلاک ہو جاوین **رجا** اور **اول** ہمیں ہی امر **ہدایت** منکرین
ہر غلبۂ اللہ کے اخال باقوال ہمیں مردود ہے اور ایسا ہی آپ ہی مردود رہا لازم ہی فاعلۂ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو اور مؤمنوں
کو دنیا ہی نکفار کرو تو اللہ تعالیٰ دشمن ہیں اللہ تعالیٰ مؤمن مکرم الآیہ بلکہ رسول کے وقت میں کفار کو شدید کے ماندی عذاب ہے اور
ان کے عبرات بے نکال حلال ہے اور چیز ہے اللہ کی طرح کی ہیبت کے نقشہ پکڑی کے نکالنا کہا ہیبت ہی ہے اور سے
منکرین کے ساتھ پیش آنا عین وصال منصاف کا اظہار ہی نہ نقصان بلکہ وہ کام چاہئے مسود کے کہ آپ آیات سے ہی
ثابت ہی کہ مؤمنین آپس میں عائمت و عشرت کریں نہ کہ اور اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے لئے فرماتا ہی رحماء بینھم واشداء علی الکفار
بلکہ ترجمہ کفار کی واجب ہی اور تعلیم آگے حرام اور ہدیٰ اسکی خبر دیتا ہی اور ہمارے امام نے بھی تبعاً ایسا ہی کہا کہ منکرین
کو کہ ترجمہ کفار کی واجب ہی کہلاوے اسکی عزت اتنی ہی ہی کہ بلکہ صحت مرتبہ تضا موقوف ہی صحت ایمان پر **رجا** اور حال **اول** مع
ہدایت مسود باوجود الصاف نامے کے عبارت کی نہ بھی باعموا موافق اپنی طرز قدیمی کے قطع و برید کیا ہے
الصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع از اقتدا میں ہی سو اسکا بلکس کیا ہے دیا الصاف نامے کی عبارت یہ ہی
باب سوم در نماز پر بحال منکران مہدی گزارد ان حضرت مہدی مانگزارد ان پر بحال منکران مہدی مؤمن کردہ فرمود نماز
اگر نماز گزارد وہ باشد بگزاید و غیر متفکت کہ گزارد کہ در شہر شہرۂ مخالفت ظاہر شدہ تا بحدیکہ لشکر یا عامہ ذکر کردند ازان نماز
بعضے از یاران مہدی پیش میران عرض کردند کہ امروز در شہر شہرۂ فتنہ بود یم و نماز با امام مخالف مہدی گزاردیم حضرت
میران فرمودند کہ نماز با نگزاردا ید بود یا ران عرض کردند کہ اگر یکان دوگان بود یم کہ یکیم فرمودند جماعت شدہ بود ید
و نماز با جماعت بگزارد و بعد ایسا ہی ہیبت تمکین کہ کہ یہ نقل کنے ہیں غیر متفق است کہ در موضع بعید و یا لے اکثر قبایل ہیں
و میان نعمت اللہ بجواز ظہر مجزو کردہ بودند و گفت دگو ہیں بود کہ در بحال منکران عہدی نماز گزارند بعضے یا ران
فرمودند کہ میران نماز جمعہ و ہر دو عید بہ بحال مخالفان گزاردہ اند اگر ہ با بودی چرا گزارد و مدی بودہ میان سید خوشنویس
و میان نعمت اللہ بسختی کسان فرمودند کہ ما در بین کیفیت نہ ایم گزیدن ایم کہ در ذان بگزیم و آنچہ منع کردہ اند ازان باز ناییم
در ان مجلس این نا قل عرض بود کہ میران نقل حکم عقلیای ما قبل است لیتے عدم جواز نہ بلکہ صاف موجب عصیان است سے ظاہر ہی

اب اہل انصاف کو چاہئے کہ آنگے کے فقروں سے ظاہر ہی کہ قبل انکار کفر کے دعویٰ نماز پڑھا کرنے کے حق میں انکار کفر کا ہوا منع اقتدا میں کل نماز کے حکم شدید خود جناب امامؒ نے اور دوسروں پر اتفاق کل اصحاب کا بھی ہو چکا پھر جبکہ وہ بھی اسی قبیل سے ہی کہ خود ناقل فرماتے ہیں کہ اس نقل کا حکم بھی آنگے کے فقروں کے مانند منع اقتدا میں ہی چنانچہ اسکی تفصیل دوسرے کتب بین ہمارے موجود ہی کہ جناب امامؑ قبل اس دعویٰ کے کبھی کبھی اقتدا کئے ہیں نہ بعد دعوت چنانچہ اسکی تفصیل و توضیح مسبوط کی بوعلتی بازدہم میں کسی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ رجعا باقی ہدایت یا امر سیوم از ہدایت بیان مسود ممنوعہ سے از بس بخلاف کیا ہی کیونکہ جہان ہیں کوئی ایسے فرد نہیں کہ محتاج نہ ہے منشا آدمی کھانے کا ہے بقدر ضرورت اور مکان کا اور مرد عورت کا اور عورت مرد کی اور یہ اطبیب کا محتاج ہی چونکہ اسے محتاجی رسولؐ بیان کیا ہی جو جانیکہ دوسرا کیونکر بیان امام مدظلہ و بحاجتہ الناس الیہ والا محتاج ہی اور فرمانے لینے معرفت جہدی سے یہ بھی ہی کہ لوگوں کو اسکی طرف حاجت رہیگی اور جہدی کی کسے محتاج نہ ہینگے معنی حاجت کا بیان قصد کرنا ہی کہ ارادہ کے شغل میں ہی چنانچہ دلیل عدم ہم میں جناب المقتدیٰ سے روایت کئے گئی جہدی کے اصحاب سے کسی اپنے کے چاہنے نگلیں پھینگے نہ کسی کے آپنے بین آپنے سے خوش اور فقر معنے میں محتاجی چیز نکلنے کے اور دروبشی کے ہی اور حدیث بین بھی یہی غرض ہی کہ جناب رسالتمآبؐ کو اس کپڑے کے قصد عطا لینے محتاجا الیہا ای حاصد والیہا بیان یہ مسود کا کہ ہر معنی کہ ہر معنی دنیا کی شایا سکو فارسی یا ہندی بھی اور مراد بیان حاجت اور عدم حاجت سے یہ ہی کہ لوگوں کو جناب امام کا ارادہ ہو گا جسے آپ کے مرید ہینگے کہ فیض کمال ہمیشہ اسی جسکے سبب حاصل کرینگے اور جہدی کو کسی طرف کچھ قصد نہ ہو گا کہ کوئی آوے یا نہ آوے اور کوئی دیوے یا نہ دیوے پس یہ امر خود مسود کے قول سے ثابت ہی کہ کفار ہی سوال کرنے سے حاجتمندی رفع نہیں ہوتی ہی اور کہا ہی کہ دوسرا فقر کے چھاتی مریدان کا مرگیا لاچار ہیں اضافت سے دکھینن کو یا وجود ان سخینن کے سوال حرام کرنا عدم حاجت آدمیوں کی طرف ہی یا نہیں اور امر عجیب یہی ہی کہ باوجود ایسی فقر کے کوئی حاجت نہ کہیں نہ یہ کہ بادشاہ ہو دین اور حاجت نہ کہیں یہ امر کہ عجیب نہیں بلکہ ہر دل بند ایسا ہی ہی چاہیگا بادشاہ ہو بلکہ آپ نے فرمایا ہے مرید و شغول دنیا و اخبا کا فقری ہم جہدی ہ کو کہ یہ نہ کرنا حاجت خلق سے ہوگی محتاجی کا معنی مدعو شی نہیں ہی سب کتب لغت چنانچہ صراح قاموس وغیرہ میں ایسا ہی ہی جو یہ خادم الفقراء اللہ مسود کا لکھنا سب کا خلاف ہی عناد و نفاق رجعا اپنے اپنے مکروں سے الخ ہدایت ہر ہی کہ منکر ایسا ہی کہے بلکہ اکثر اولیاء اللہ کو کہ یہ دوان خاص اضیا بین ایسا ہی ان کے معاذ اللہ اخراج کے بین مگر بیان ایسا کہی تو ہر دل بین کہ ساری جہان جہدی کی محتاج رہے البتہ مخالف بیزار ہونا واجب ہی اسپر طرفہ اجر ایسے کہ مطلقا کہا ہی

کرامت ہدایت کے معنی ہیں راہ دکھانا اور راہ دکھانا کبھی تو صرف بتا دینے کے معنی میں آتا ہے جیسے وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى اور کبھی بتا دینے کے ساتھ ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دینے کے معنی میں آتا ہے جیسے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور کبھی بتا دینے کے ساتھ ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دینے کے ساتھ ساتھ منزل مقصود پر پہنچ جانے کے معنی میں آتا ہے جیسے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور کبھی ہدایت کا لفظ ثواب کے معنی میں آتا ہے جیسے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور کبھی ہدایت کا لفظ ثواب کے معنی میں آتا ہے جیسے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور کبھی ہدایت کا لفظ ثواب کے معنی میں آتا ہے جیسے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

پنجم کا ثبوت رجا دونوں مواقعوں میں لفظ ہدایت اہل انصاف کو جانچ کر خوب نظر غور سے دیکھیں کہ ان کی سمجھ کے دل میں بھی یہی بات آتی ہے یا نہیں اس حدیث میں صلوٰۃ الضلالت اور قرار اضافی متعلق ہیں فتح کے ساتھ اور سوال حصول ضلالت یعنے گمراہی کے معنے فرمائے نہ گمراہوں کے قصے اگر قصے حقیقی منظور ہوتے تو حصول الضالین کیوں نہ فرماتے اور یہ تغیر اسی لئے فرمایا کہ زندہ دلوں کو معلوم ہو جاوے کہ ان ایسا الفاظ سے کیا معنی ظاہری ہی کی کہ بندگی کو شرمندگی ہو گی یا کچھ اور فلہذا ہم نے دونوں کو پردوں کو جو ہری ضلالت ہی اور بیان گمراہوں کے قصے ہے کہ ضلال ظاہری کیونکر الفاظ مذکورہ سے ظاہر ہو اسبات پر محمول ہیں کہ گمراہی کے قصے جو پردہ ضلالت قبیحہ ہی اسکو کھولے شتر گربہ ابہت وغیرہ کے چنانچہ اکثر محاورہ عرب ہیں فتح قرءوا لفظا بولتے ہیں جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین میں اپنی تفسیر کی ابتدا میں جو بقیہ بقیہ ہی کھا ہی صلی اللہ ان شئت بفتحا جاوبفتح بقرءوا لفظا جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَاَقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ کس لئے کہ یہ بات ظاہر ہی زمین پر آج کل امت اجابت محمدیہ یعنے تمام کے مسلمانوں سے بھری ہوئی ہیں ایسا ہی سب زمین کفر ضلالت سے بھی پر نہیں ہی اگر اکثریت سے مومنین کو مسلمان کہلاتے ہیں ان کو بھی کہنے کو کفار کی بھی زیادہ ہیں باوجود اسکے کہ رسول اپنے وقت میں فرماتے کہ مجھ اللہ بالغہ یعنے میری دعوت سے اللہ تعالیٰ کفر کو کر دیا کرتا ہے اسوقت تو اسوقت کے اسی مسلمانوں سے ہزاروں سے کہ رہتے بہانیت ایک الگ جو بس ہزار آدمی کر دیتا وقت وفات جناب رسالتمآب کے مسلمان ہوئے تھے پس بیت بنی آدم کے یہ الگ ہیں بھی نہیں ہوتے اور حضرت عیسیٰ کے وقت کی خبر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اسوقت سوا شمشیر کے دو شیشوں کے ان پر کوئی باقی نہ رہا پھر بھی فرمائے الا قلیلا فالقلیل ہوا صلا جاہلیے فرمایا ہے کہ زمین پر بود رستگار زمین کے اس آیت میں لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

رہیگی پھر مہدی کو وہ امت میں بھی غنا ہی تجویز ہی کہ مہدی امت محمدیہ مہدی کی مخالفت کرے مالدار مہدی
اپنے مخالف کو کیونکر غنی کر سکتے ہیں ثانی یہ کہ اس روایت میں کوئی قید تمام امت کا نہیں کہ اس سے ثابت ہو سب سے
کہ متبعین امت ہی اسے کو مہدی غنی کر دے بلکہ مطلق امت محمدیہ کے ذکر ہی کہ شامل ہی بعض اہل کو جیب کل بدلائل
ممنوع ہمارا بعض کا مقر ثابت ہو پھر ثالث یہ کہ آدمی کا دل پھیرنا قناعت کے غنی ہونا کہاں ہیں اور اس روایت میں بھی قید
دولت کے غنی ہو یہ مقابلے میں فقر ہی کے ہی زوال سے غنی کہا ہے جو فقر اور مسکین کے مقابلے میں ہی اور سیاق حدیث
سے ثابت ہی کہ آدمی کا دل کثرت مال سے ۱۲ ہر حنفی ہو نہ بلا تعین امام محمد قرآل رح کیسے سعادت کے رکن عظیم
کی اصل خسیس بتائے تعین فرمائے تعین رسول پھر یہ اگر آدمی بادیہ وادی اندوہ بوسیم وادی ظاہر وجہ خاک در دن آدمی سیر
نگر باشد و ہر کہ تو بہ کرد خدا تو بہ وی قبول کند ہر چہ نزدیک آدمی پیر گردد مگر دو چیز حرص پیر گردد امید مزد گانی مزد دنیا
مال بسیار و قناعت خلق کیکہ باد اسلام یا فرد مزد و قرآن کفایت باد داد مزد بآن قناعت کرد آب مسعود سے پوچھا جاتا ہی
رسول فرمائے ہیں آدمی کو مستلزم قناعت کے حصول مستلزم مقصود نہیں اگرچہ تمام جہان کی دولت بھی ملے اور ہمگے پر بیٹھا
ارادہ رکھتا ہی پس جہاں کہیں کہ اسکا دل اسباب دنیوی پر قدر کرے اسی پر قناعت اسکو حاصل ہوگی کہ یہی مطلب قناعت
کا بھی ہی پس ہر آدمی کو مہدی کتنا مال دینگے جو دل اسکا غنی ہو گیا اگر کہے ہر ایک آدمی کو کروڑ اشرفی دینگے بغرض محال اسکا بھی
ہو تو اسی پر قناعت کے نہیں اسکا دل غنی ہو گا پس قناعت و بیدار دل کی قدر کفایت پر ہی جیسا حدیث میں آیا ہو کہ
اور قدر کفایت لباس بقدر ستر عورت اور خدا سے بقدر حفاظت جان و نفس علی ہذا القیاس اور ہمارے امام کی جو
تصدیق کئے ان کا دل ایسا غنی ہو گیا کہ دنیا و ما فیہا پر بلکہ بالفعل التفات نہ کرے خود مسعود باب دوم میں اصحاب مہدی کا
حال لکھا ہی اس سے بھی ثابت ہوا کہ مہدی بسبب قوت ہدایت کے دولت غنی کر دینگے نہ مال دیکر اسکو اتنا ہی نہیں بلکہ بعض
مال بالسویہ بانٹا کہ علی الاطلاق حدیث میں ذکر ہی اصل کی تقریب کثرت پر دال نہیں اور دوسرے روایتاں بھی اسی پر دال
ہیں اور کثرت کی تحقیق تو معلوم ہو چکی اور ہمارے امام کو عالم بالسویہ تقسیم کرنا مسعود کے قول سے ثابت ہی کہ اسی دلیل کی
روایت دوم کے بیان میں یہ عبارت لکھی ہی فقد مال بفرقہ کردہ و شاد نہ نامہ گفتہ اسکو چیلوں بالکوئین بالسویہ بانٹ
کہا نا کوئی مقدم و معظم شان میں ہو یا چپڑاسی مادی ذکر کیا اور ایک ہی شخص کا مال طلب کرنا اور پھر اسکا اسکو دینا یہ بھی
ہمارے امام کے وقت ہو چکا کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہر شخص تو اسے اور اپنا مقصود چاہے کہ رسول فرمائے کہ مہدی کی آمد
ہی خواہ مخواہ گئی من ادراجہ تعین نے کون ہی جو اور اسکو حاجت ہی ہیسے طرف یہاں حاجت مطلق ہی نہ طلب مال کی حاجت اور
اپنی طرف سے ہر صدق ہی دعوت کرتا تھا اور ایک مجادی کہ نام اسکا طلب ہی حاضر ہو کر عرض کرے کہ مجھے بہ مال غنی

بجز اس کے امر ثابت ہو چکے تو نہ سکوت مگر انکار و بیانی طلاء اور اقرار سے باز نگہ لیں فتنہ کے کہ ان کے مرنے کے بعد جو حضرت امام کے انتقال پر ملال سے اشارت ہوئی کہ ملک کبیر فتنہ خود رونما ہونے والا تھا اور جس سے آنحضرت نے بیس تک بعد وقوع کے امام مہدی کی بنا پر مسدود اسکا خود قابل ہی کیا اب دوم میں تعصیل ذکر کیا پس اس سے ایک نکتہ ذکر کرنا بلکہ بیان مقدمہ نہیں بلکہ رسالے ہی کو نہ فقرہ سال ہی تمام حدیث کے معنی ذکر احادیث کے بعض کی صحابیان تو سترہ روایتوں سے ثابت ہو چکے ہیں مثلاً قسم اول یا سویا سی دلیل کی روایت دو سے اب اہل انصاف کو جب ہی کہ نہ نام مسدود کے سوا دکر احادیث عام الفقرہ کے کلام کو ملاحظہ کریں اور دانش پرستی کی دہویں مقدمہ اثبات اس امر میں الحق روایت شیعہ کا ثبوت رہا زمانے بدعات سے مانع ہدایت دلیل یا جائے امام عمل بدعات متخترعہ ہدایت کو جو ظہور رسول کے اپنے وقت تک ظہور پا چکتے ایسا مانو دے کہ آج وفات جناب امام سے لیکر ۱۳ سو برس ہونے ہیں ہوئے بیان کوئی بدعت عملی اعتقادی کہ دخل بین مسائل امت سے مرفوع ہوا عتقاد و انتظار مہدی کی دلیل دو سے یہاں تک گئی جائے اس امر کا ثبوت ہو چکا جو مدعی سے مخالفت کرنا بیشتر امت محمدیہ کا امر ضروری ہی پس امت مخالفہ سے تا زمانہ ظہور اس روایت سے مستغنی ہیں کہ کوئی رسول پر دلیل ہی کہ بعض اہل کتاب و مشرکین اس جناب پر ایمان لائے زمانہ جہان اور منکرین الہامی کو فرائض کے کہ جس کا ثبوت کل اہل زمان کے واسطے ہو چکا ہے کہ اسکے نامی اہل زمان طبع ہوں اور اسکو تعین کریں مشاہدت عینی نے اپنی کتاب کے ۵۰ صفحے پر چھپے باب ہیں کہا ہی جب خدا کسی قوم کے لئے پیغمبر ہی نہ بھیجتا ہی تو منکر ہی سند روایت کا نامی کہ اس قوم کے لوگ پر نہ ہوں اگر قوم دنیا کے واسطے جیسے تو نے علمی سند دیگا کر نامی عالم منکر بچ جائے اور جہان نہ مانے انتہی پس الہامی مہدی پر بھی جاہل مومن تھے ایمان لائے اور منہیں ہے بدعت مرفوع ہو چکی کہ امام محمد باقر نہ پیدا فرمائے ہیں نہ پیدا کر بدعت جہان سے مرفوع ہو جائے ہو جاوے اور یہ قول مسدود کا خلاف مجتہدین کی حکم نہ کے واسطے بیت بڑا ہو چکے الخ علم علم حدیث پر دلیل ہی جو مہدی کے شان میں ہیں اور بزرگان دین جو احوال مہدی بیان کئے ہیں اس سے جہالت یا انکار کہ بلکہ صحابہ الہامی کہ دیکھ کر رسول مہدی کو خلیفہ اللہ فرمائے پس جاہئے کہ خلیفہ اللہ کا علم قطعی و متیقن ہو کہ جس سے قیاس متعلق ہو قیاس متعلق علم ظنی کو کہی سو ہے رسول مہدی کو کہ کیلئے فرمائے کہ جیسے بیان ہیں صاحب وقت نے شیخ بکر کے حوالے سے ۶۵ دین بیعت میں کہا سو انکا خاصہ یہ ہی کہ کیا شیخ بکر نے کہ مہدی معصوم ہے کہ مہدی کی شان میں لا یخطی فرمائے اور مہدی کو ایسا مانیں گے ہیں اور مہدی پر قیاس حرام ہی کہ نکر وہ اپنی جانب سے کچھ نہ کہیگے اور جب کہ اگر رسول مہدی کے وقت ہوتے تو جو مہدی کہتے وہی کہتے اور علانے کے وقت ہیں جو ارشاد فرمائے

کرکے اور اپنے مجتہدوں کے مخالف حکم کرنے میں کرکے اُن سے منہ پھیر لیگے چنانچہ مقلدہ شائع ہم میں بھی اسکی تفصیل
وتوضیح گذری اور جو دعوی کہ علماء ماخوذ من اللہ ہی مخالف مجتہدین کے کرے انکا حال ماخوذ من قولہ الجہال ہی ہاکر مجتہدی کرتے ہی
خاتم ولایت محمدیہ ہیں ہیں ہیں سے ساری جہان کو فیضان علوم کیا ہی بکیا ولی کیونکر ہوسکتا ہے باطل خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ شرح اکبر
فصوص شیخہ میں لکھتے ہیں قولہ اعلم ان الرسل ختم الرسل ختم النبوۃ والولایۃ ومایرثہ اھ ومن الرسل الامن شاء اللہ الرسل
الخ ختم ولایۃ اھ ومن الاولیاء اللامن شاء اللہ الولی الخاتم ھو الذی کان الرسل ولایۃ ومن شاء اللہ من شرکۃ خاتم الاولیاء وان الاولیاء
والنبوۃ التشریعی بنزہ العشر ہے ورسالۃ منقطعان والولایۃ لاتنقطع ابدا فاخبر ان رسولنا من کونہم اولیاء لایرثون ماذکرناہ الامن شاء
خاتم الاولیاء ، نکیف من دونہم من الاولیاء اسکا مفاد صریح یہی ہی کہ جسپر سوکت حاصل ہو جسنے خاتم النبیین سوائے خاتم الرسل محمد
خاتم الاولیاء کے دوسرے کو نہیں بلکہ سب رسول کو بھی بجز خاتم الاولیاء کے فیضان اس عالم کا نہیں ہی کیونکہ وہی حقیقۃً ولی
ہیں اور اسکے بعد لکھتے ہیں فخاتم الرسل من حیث ولایۃ نسبتہ من خاتم الولایۃ نسبۃ الانبیاء والرسل عموما فانہ الولی الرسول
النبی وخاتم الاولیاء ما الولی الا وھو من اصل الشارع المتقدم اھ اسکا مفاد صریح یہی کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء سے ہی
علم کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ خاتم الولی الاصلی مشاہدہ سے یعنے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہیں اور اسکی تفصیل انشاء اللہ
تعالی سورہ کے باب ہشتم کے جواب ہیں ہوالملہم بیان ہوگی القصہ جبکہ کہ اخذ علم ذات باری ہوا مرسے مشاہدہ پھر کہ
ہو پھر انکا قیاس کی کیا حاجت انکا ہر حکم ہی اور ہدی کی قیاس کی نسبت گمانا بدین ہی **روایت**
ہفتم کا ثبوت رجا اسواسطے کہ وہ تارک سنت ہے **ہدایت** سنت وہ ہی جو رسول آپ کہے یا فرمائے
یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسول کے وہ کام نیا پیدا ہو بلا ہیں سنت ہیں ہو مکروہ و غیر مکروہی وہ ہی کہ ترک
اسکا دوبا سے زیادہ ہو اور قولی وہ کہ رسول اسکے عمل کی تاکید واجبہ کا بیان کریں اور اسکے تارک کے لئے وعید
اگر وقت ثبت فرماویں اور سنت رضائی وہ کہ حاصل ہو اسکے خوش ہوں اور اسکے عمداً تارک سے ناخوش
اور بدعت ہیں بھی اقسام ہیں چنانچہ مقتدا شیخ علی اپنے اُس رسالہ میں جو ہمارے سبب کا رد لکھا ہی کہ سماع
الابصار اسکا جواب باصواب ہی لکھتا ہی کہ بدعت ہوسکتے قواعد العقاید ہیں لکھا ہی بدعت منقسم ہی خامسہ محرمہ مکروہہ
اور مباحہ طرف ہیں ہر کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم ہیں داخل ہو واجبہ ہی اور حرام میں داخل ہو حرام وعلی ہذا
پس یہ بھی لکھا ہی کہ شافعی رح نے کہا ہی کہ بدعت کی سب سنت کے مخالف ہو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم
نہیں ہم کہتے سورہ نماز کو بدعت کہا ہے وہ گمان ذیلہ القدر کہ اور عشر کہ بھی کہ داخل صدقات ہی نہ ہو، والانصاف خاتم
کریں کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان میں اور پھر گذرا بدعت لکھا ہی باوجود یکہ تراویح رسول سے ہیں ہیں

کے دو کلمہ کی اور عشری فرضیت کا ثبوت باب ہشتم میں جہاں کہ مختص بہ مدیریہ کے رسالے کی ہر گی بیان کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالیٰ رہا جہاد کہ تیسری سنت ہی الخ **ہدایت** فرماتے ہیں جہاد عن جہاد اور الاکبر پس منطوق جہاد
سے کہ منسے میں پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی کہ مسلمانوں کے بیان سے جہاد نفس جہاد اکبر ہی اسکو جہادی
فایدے کے اور ترک زیارت مقبرہ پیغمبر کو ترک سنن سے بیان کرنا کیسے قرینے سے بیان مسئولہ کا سبب یہ ہی کہ اور وقت مسلمان کے جانے سے
محض تعلیم روح مقدسہ جناب رسالت مآب ہی نہ تھا بلکہ کچھ اور بھی تھا کیونکہ زیارت ہی مختصر قت کے منسے میں ملاقات کی ہی
جسکو علی الدوام روح مبارک سے حاصل ہو سکتا ہی سے کیا مطلب ہی بالیں ہمہ بھی ہوا کہ پھر جانے کو جہاد اور زیارت کو ترک
جیسا مسود ہابی بوطنی سیزدہم میں لکھا ہی اور مطلق الولایت وغیرہ کتب میں ہمارے بعضت مسلمہ ہی کہ امام نے صفر
کی تیاری کر لینے کو ایسا دے چکے تھے الخ اور تشکی تحقیق مسود کی ہوطنی سیزدہم میں تو بیگ انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی تحقیق
اس امر کی کہ ہمارے امام مرجع تازہ نہیں ہے بلکہ فقط دین محمدی کی تبلیغ آپ سے ہوئی ہی عقیدہ شانزدہم میں
مذکور ہی لیکن دین تازہ وہی ہو جو مخالف کتاب و حدیث و جو جب قرآن و حدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام
شرع تازہ نہ ہوا اور اگر تازہ کہیں تو مجتہد کے تمام دوسرے مجتہد کو بھی ایسا کہنے میں کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی تو ہابی
من ذلک اب ہر انصاف پسند طالب تقریر بالا سے مسود کے کذب و بہتان کو خوب سمجھ گیا ہوگا اگے چل کر ہابی کا یہ پیش کردہ
پس سو کی یہ پیشہ ور مجلب مسود الجہل الدین ہی اور دوسرے روایات کو ان کے دوسرے کتابوں میں مذکور ہیں الخ
جو گھر کا بھی بھیدی کذب محض ہی مفتی مرتد خود ہی جیسے نے صحاح آحاد حدیث بھر میں ایسے ظلمیان اور دنیا نصب ظاہر کر لیا ہے
کلام امام المحدثین کو تحریف کرنا صاحب ہی انشاء اللہ تعالیٰ قریب وہ بھی آویگا **دلیل شانزدہم کا ثبوت** چونکہ
مسود رجا اول نو صیحون میں اتنے منجملے الخ **ہدایت** اسقام میں مطلق الولایت اور شرا ہدالولایت کی تقریر
سے یہ مدت اقامت کہ حنفیہ کے مبسوط وغیرہ سب کچھ حوالہ ہی پھر نہ حنفیہ نکالنا قیام سب کتب معتبرہ سے ثابت ہی لکھنا
اصل مقتدی کا مردود ہی کو مرد پر دیتے بلکہ مسود باب عمر دنیا میں اور حضرت عمر رسول کے لوگوں نے سیکڑوں برس کا تقرر قیاس
کیا ہی کہ کہے اگر ایسی ہی مخالف ہو تو کچھ دلیل اطلال بتائیں کہ زمانے اختلاف رسول کے وقت بھی ہیت پا جانے تین
فاحب یہ بیت مذہب ہو کر کم و بیش چودہ حنفیوں کا عرصہ اقامت کا مقرر کر لینا پھر نہ حنفیوں کی اقامت کا تعین ظنی
و تخمینی ہو سکتا ہی پس بسبب اختلاف کے خود تین مدت میں خلل طاری ہوا تو یہ کہنا غلط ہوا کہ نہ حنفیوں میں اتنے عرصے
کیونکر داخل ہو سکتے ہیں یہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاقی پر ہی نہ اختلافی پر رجا دوم مرزمین ہندوستان
ہدایت دین کا قیام بادشاہت پر موقوف نہیں بلکہ یہ متعلق مخالفت کے ساتھ ہی چونکہ ثبوت میں مخالف ہابی

ورنہ ہزاروں برس سے اسلام مطلع جاذبہ رہا ہے چنانچہ امت عیسوی دین حق کی تحقیق سے جو
باب کے اخیر میں لکھا ہی مگر ہر ایک ملک میں دین نے جزئیات میں کچھ نہ کچھ تغیر ہوا ہے یا تین امتیں پہلی
میں ہوا خیال زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہ کوئی غیبی امر کوئی خلیفہ اس ملک میں نزاد اسلئے وہاں مذہب جدید زیادہ شیوع
پایا ہا حالانکہ یہ لوگ وہاں کے طرف سے آئے ہوئے تھے کہ ہم امام کی مدد و بیعت پر تیار ہیں مگر ان کو دین کے دین
معلوم تھے خلاصہ اس یہ حکمت بالغہ الٰہیہ ہی کہ اگر دعوت شائع و دین و غیرہ کی طرف ہوا ہمارے رسول کو بعوث کرتا
مشقت میں اور مدت معہودہ میں اور ہندوستان کی ہی مبعوث ہوا خاتم رسول کی امت مرحومہ کی اشاعت ہو کر اگر اولوالعزم
سے کچھ تمام دین ہوا اس ہندی کو امام الانبیاء اور سید الاولین میں اسکے بعث اور شیوع مذہب کی جائے ہندوستان ہی
کر جیسا اکثر پہلے ہو چکا ہے اب ایمان ہی ہندوستان میں مدینہ کمال کو پہنچا کہ حدیث میں اور دعوی ہندی سے دین کمال کو پہنچیگا
اور معنی ملا منتظر و صل کا یہاں ہی ہیں چونکہ ظاہر کے کیفیت پوری اور عدم ذکر تاریخ علم میں ہونے کے لئے کوئی
کوئی تاریخ شاید تیار ہوئی ہو مگر ہوئی ہو تو دعوت امام مہدی کے متکرین سے یہ امید کب ہی کہ آپ کا ذکر کریں چنانچہ
عیسویوں نے بھی اپنے کتابوں میں ہمارے مسلمانوں کے رد میں تیار کئے ہیں بھی لکھتے ہیں کہ محمد بادشاہ تھے اور جناب
رسالتمآب کے معجزات کا صاف انکار کر کے لکھتے ہیں کہ ایسے ایسے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیوں نہ لکھتے
اہل تاریخ کا کمال دلیل الضلال نہیں اور ہمارے جیسے لوگ رد و قدح جناب امام کی زیارت کو جب چلے تھے ہیں
وہاں کے لوگ بڑی تعظیم سے پیش آتے ہیں اور تاریخ ہندوستان میں سے تاریخ فرشتہ میں ضمناً میاں شیخ علائی کے
قصے کے سوائے اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سوائے بندگیان سید خندہ پیر شیخ مبارک کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھی ہی یا ذکر
یہ واقعہ بھی کچھ نہیں اور جناب امام کی دعوت یا اصحاب میران و کا حال کہیں ذکر نہیں غرض مذاہب اہل سنت
سے ترک کیا ہو کہ کہیں ذکر کرنا لائق رد ہے اور ذکر نے محض ہدایت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر اعتراض ہو تو
بہت واقعات ایسے ہیں کہ ہمارے رسول کے فوق معجزات متکرین میں ذکر نہیں ہیں کیا سب اہل دین غلو ذاہد ہے۔
رجا اسم جا رسوال اس ناقابل ہدایت اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے قدرتی بہرہ رکھتے ہیں
سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سوال کیسے ہیں اور جواب کیسے فاسد و مردود ہیں کہ اندھے دل والوں کو رسوال کی حقیقت سے غیری
نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پھر اپنے آپ کہتے ہیں کہ احادیث صحیحین میں ذکر میں الخ ہاں یہ کیا درست اندازہ ہی
کہ ہمارے رسول کے لئے بھی متکرین جیسے اندازے کئے اور جن کے لکھے میں ایمان تھا وہ ایمان کا سلسلہ شروع کے لئے
سوال کیا کیا شی ہی تو کم ہوا اہل الروح میں امور ہی پس بانی کافر ہیں فاسق کے کہ یہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

اور ایسے کہتے اور بعض بعض وقت کفار پوچھتے رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اللہ طلب معجزات کرتا ہے تو اسکا جواب سے یہی حکم ہوا کہ ہمارا ہی محمد معجزے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ہمیں فقط قدرت نہیں ہوں ہی سبب سے آج منکرین رسول کا فرع معجزات کے بھی منکرین ہیں کہ اسکا ذکر ابتدائے باب دوم میں گذرا اسکا جواب یہ ہے کہ انبیاء اہل الی کے دور ہو گئے کیا خبر کہ حقیقت انکی قریب سوال اور جب کے بیان میں کہ ہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رجحان چاہتا ہے سوال کا جواب اول الخ **ہدایت** مطلق الولایت کی عبارت میں ہے گفت شنیدہ مشہور کہ شاہد ہی موجود گویا نہ پس اس کا یہ کہنا انتہی مسود تر جمہ اسکا یوں لکھا ہی تم سے تین مجتہدی موجود کہتے ہو کہ دلیل سے کہتے ہو اور کہاں سے کہتے ہو مطلق الولایت کی عبارت کہ اور اس تبصرہ کہ سود کے دیکھنے کس قابل سے کہتے ہو جو کہ ایک سے لفظ کا ترجمہ ہی ہلا کر کہا ہے گیا ہے زیادہ ترجمہ کہاں سے کہتے ہو جو تا ہی پس لفظ کہاں سے کہتے کہ یہی الزامی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہتے ہو یا اپنی خیالی کہی ہیں اب اہل انصاف سے پوچھا جاتا ہی کہ ہمارے امام نے جو فرمایا ہے میں حکم سے اللہ تعالیٰ کے کہنا ہوں تو یہی حقیقت بھی حتی سوال مذکور کا یہ معقول تر جواب ہی یا نہیں کہ ہر سوال ہی معقول ہی ہی کہ ایسے اور کے موافق سے ہی اسقدر پاسنے ہو کہ سائل جناب امام سے احوال واخلاق سے ہی باتے تھے کہ یہ ذات حجت کہنے کے لائق ہیں کہ سے لیکر وہ اہل بصیرت کا ملہ تھے اور جو کہ بصیرت حاصل نہ ہو معجزہ طلب کرنا چاہئے نہ یہ کہ کسی محدث یا مجتہد کی ولایت کو بھی موجود ہو یا نہ ہو دلیل سے کہ اس امت مرحومہ میں سے ہیں اور ہوں گے سب کو خطا جو نہ ہی ہم پر ہوئی یا عیشی یا ہی حجت دعوت پر کسی ہدایت کو دلیل کہیں تو معصوم کی صحت خطی پر ہوی یہ اہل ہی اسی لئے سائل ہی کی غرض مالکی اسی جواب کی تھی تحسین قبول التصدیق کئے بیٹھے صحت دعوے کے دعوے کی گواہ ہو کہ عدالت پر موقوف ہی پس چاہئے کہ علیہ اللہ گواہ ہو کہ اس سے اصل ہو یہ امر نہیں اہل ہی اسی لئے رسول کی رسالت کو طلب کرنے سے حکم ہوا قل اللہ شہید بینی وبینکم کہنے کی گواہی محمد ہے اور تمہارے میں اللہ تعالیٰ گواہ ہی پس منکرین کے نزدیک یہ بھی یک دعوے محض اور جواب جاہلی اور مومنین کو قولی ایسے شخص کا گواہ خلق اعیاء سے موصوف ہو پس ہی رجحان چہارم سوال دوم کا جواب الخ **ہدایت** رسول کو بھی یہ سوال جہالت لئے آنحضرت سے بہرہ ور نہ فرمایا ہے کہ تم کس پر ایمان لاتے ہو تو آپ نے جواب دیئے جو اللہ تعالیٰ مجھ پر اور اپنے اور اسمیں اور تمہیں پر بھیجا ہی اسپر ایمان لاتے ہیں نصیب میں ایمان قاصد تھے اور کفار نزدیک کہ تم سے بڑے مذہب والا دنیا میں کوئی نہیں جیسا مسود ہمارے امام کو کہا ہی دلیلوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قل ائتوا بکتاب من عند اللہ ہو اہدی منہما اتبعہ ان کنتم صدقین اللا ان آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون پس جیسا ہی ہمارے امام نے بھی فرمایا کہ ہم مذہب مصطفی

رکھتے ہیں الغرض یہی مہدی کی شان ہے کہ تیرھویں صدی کا فرمان ہی رجما ہشتم سوال سوم کا جواب الزم ہدایت
یہاں جہالت مسودہ کی صاف ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین کو اکثر معانی آیات اور روایات احادیث میں اختلاف الیا دیا
کہ زمین آسمان کا فرق ہے اور خصوصاً ایسے مجتہدین متبادلہ مسائل میں ایسا فرق کہتے ہیں کہ حسب ضابطے ایک کے
دوسرا کافر ہو جاتا ہے اگر صحت و صدق ہر ایک کی جانب میں فرض کریں تو وہی مراد کلام رسول اللہ و فرمان خدا
ٹھہرا دین اصل دین میں خلل واقع ہوگا الغرض ارادہ فرمان کی بھی یہی ہے کہ مفسرین اور محدثین فہم سمجھی اور حفظ الفاظ دین کتاب
و سنت کے ظنی ہیں اگر ایسے مخالف ہیں کیونکر مجتہد بھی معصوم ہیں اور آپ جو کہ ارادہ فرمان اللہ و رسول اللہ سے علم
قطعی و یقینی حاصل نہیں ہوا جیسا رسول کو کتاب اللہ سے ہوا یہ صاف ہے نہ یہ کہ فرمان خدا یا رسول خدا لفظ ہی دلالت ہے
قیاس صحیح کہ فرمان رب العزت جل جلالہ حسب حال مسودہ ہی اغراض میں حیلا کثیرہ لا فکر کو اور معتقدین اور ثبوت اس
امر کا کہ وحی نبی آپ کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی مانند ثبوت وحی رسول اللہ کے ہی کہ احتمال کذب الہی و افترا سے
ممکن نہیں کہ کسی کی محبت سے ایسے لوگ بنے ہیں کہ جنکے اخلاق انتہا خلاق انبیاء کے ہیں ہو جاوے کہ ان سے ایسی
حرکت بیجا صادر اور ہو اگر یہ سب انبیاء کے لئے یہی احتمال ہو سکتا ہے گو کہ معجزہ بھی بتا دیں منکرین حاضر کہ سحر کہہ سکتے ہیں
اور بعد والے ساحت اور بداخت معتقدین جیسا امت عیسوی نے اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ امکان ذکر باب دوم کے
ابتدا میں ہوا چاہیں کہ مسودہ نے بھی کیونکر پیروی کی باب رجما ہشتم صاحب مطلع الولایت الخ ہدایت سوم مسودہ کے
کلام کا اسکی تقریر سے ظاہر ہی کہ رویت دنیاوی کو محال فرض کر لیا یا وجہ کہ اکثر منکرین اسکے جواز سے قائل ہیں اور
ناحق صاحب مطلع الولایت اس امر کا اہتمام کیا بلکہ غرض مولف مطلع الولایت کی یہی ہے کہ علمائے اس امر کے ثبوت کو
محال سمجھ کر رسول کے نزدیک رویت دنیوی کی چنانچہ دلائل اسکے عقیدہ دوازدہم میں بیان ہو چکے ہیں رجما ہشتم ملزم نافی
ہدایت رسول ہے کفار عرب کے مرادوں کی عرض کرنے تمہارے دعوے پر ہے تمہاری ثبوت پر اور قرآن
کتاب اللہ ہونے پر پیرو کار صاحب کتاب ہیں منکر کہتے ہیں چند پیر وہی حاضر ہوئے ان سے حضرت رسالت
پناہ شہادت طلب کرنے سے وہ انکار کرتے اور کہتے ہم تمہاری کتاب کو اور تم کو نہیں جانتے نہیں تب اللہ تعالیٰ فرمایا
کفی باللہ شہیدا بالنزل الکتب انزلہ بعلمہ والملئکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا
ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیھدیھم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا ابدا یہاں کس نے دیکھا
اور کون نظر آیا اور کس نے اور نہ سنا یا اور کس نے سنا نہیں معلوم ہوا کہ مومنان انزل کو لفظ اس امر کے مدعی کی گواہی نہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کے لئے فرمایا انا انزلنا الیک شاہدا و مبشرا و نذیرا اور اختلاف مولف مطلع الولایت

اور مولف شہود الولایت کا مانند احناف حدیث کے روایات کے ہی کہ بعضوں نے مختصر بیان کیا اور بعضوں نے
مطول اور بعضوں نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضوں نے اسکو ترک کیا یہ امر تبری احتیاط کا ہی جسکو جتنا چاہا اور جہاں اور
جتنے سند صحیح ملتے اسقدر ہی بیان کرنا ہی بیان غرض اثبات گواہی سے ہر چند متصوفین کیونکر مردودین کے نزدیک
فقط ایک بنیۃ اللہ کی گواہی امر فعلی ہی پھر اسکو مدعی کیا حاجت مدد اسکی گواہی کو فرد بھی جسکے نے خلاف کذب کا
احتمال ہو کہ وہ آدمی برابر کہیں فراحتمال صدق ہو نہ یہ کہ جب بھی سُن کر قطعی تصور کریں اور ابتدای ظہور نبوت
ایسا ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن انزل اللہ تعالی کے خلیفوں کے فرمان کو شہادت طلب نہیں کیونکہ انکا فرمان ہی دلیل
ہے صادق یا کر ایمان لائے اور کافر ان نزل ہی پر ان ہی عذر شہادت در پیش کیے چنانچہ نزول وحی کے لیے بھی منکر
بھی گمان کرتے کہ یہ اپنی ذہانت سے کہتے ہیں رہا دعوی آیات دکرہ المصنف رح ہدایت مسعود کو ہر گز علم تفسیر
پہرہ نہیں اب ہم معتبر علما کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ آیات دلیل ہدایت و رہنمای ہیں چنانچہ آیۃ
اول الذین کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہاں مسعود نے مراد لقاء رب کے رجوع طرف
اللہ تعالی کے لیا ہی سو یہ ازبس واجب مغربین اور معنی نمزی سے بھی جیسا کہ یہ کلمہ لغت میں لقا کا معنی رجوع ہوتا ہی
مثلا اللہ تعالی فرماتا ہی فہو یا ایکم یعنے وہ تمھاری مدبر و تدبیر والی ہی اور فرماتا ہی اذا لقوا الذین امنوا یعنے جبکہ مدبر و
ہوتے ہیں کفار ایمان لاے ہوؤں کے پس الذی تبین سے ثابت ہوا کہ لقا کا معنی مدبر و رہنما ہی نہ رجوع کا اسلئے
حسینی بن گلھای در دہ کہ عمل صالح مناسبت پیغمبر ست و سلک مومنان شدن و لقا ہر کہ ترک دنیا و اختیار فقر و
دوام عبودیت است و بہ ہاطن کہ شہادت از خلق و پیغمبر ص بحق یعنے دیدہ ثابت کردن شاہد و ناموسی پارسیان و غیرہ شیرہ
حضرت دی ناگزیر دن کا قال اللہ تعالی ما زاغ البصر و ما طغی ۔ روز ہمہ بر تا فتم و سوی تو کردم چشم تو
ہمہ بر بسم و دیدار تو دیدم و اپس تفسیر سے ثابت ہوا کہ یہ ہدایت و دیدار دنیوی پر دلیل ہی کہ وہ متعلق ہے کان متصل
سے کہ دلالت کرتا ہی حالی کے مشابہ کما قولہ تعالی کان اللہ مخبرا ازجہالا کی لیے حسینی بن اشارہ کیا کہ چشم تو ہمہ بر بسم
یہ جب ہی کہا جا سکتا کہ انکو قدرت انکھین یا دیتے کی ہی کہ اسی دوسری طرف دیکھ رہا ہی اور بیضہ اس کلام کا ہی
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ان کنتم عبادا تکلمون ربی الا۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہی کہ یہود و مسلمانوں سے کہتے کہ
کبھی تمھارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کبھی کہتا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سو اللہ تعالی
فرماتا کہ اول میں تم سب کا آدمی ہوں جو اللہ تعالی جیسا کہتا ہوں پس یہاں یہود علم و نبوت کو مسلمانوں اور ہمارے
رسول کے گمنا چاہتے تھے اللہ تعالی اپنی عظمت و جلال کو بیان فرما کر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب میں آیا سکو

سبب عمل صالح کے بے طلب ہم اپنا دیدار بتاتے ہیں اگر کہ تم اپنے نبی سے اس امر کو ثابت کرو جو وہ کہتے ہیں کہ رویت ہی کہ یہی بہتر کرتی ہے اور ہم اس قول سے یہ ثابت ذات باری جل جلالہ ہی اور یہ ثابت اسکی فضیلت کی دلیل ہی کہ عمل صالح علت اور سبب ان کا خارج ہوا جیسا قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ظاہر اور اساس آیت میں امر ایمان ہے مذکر ہی کہ وہ واسطے موجود ہونے نماز کے ہیہ فرض ہفتہ بعد ہفتہ ہوا اور دوسری آیت من کان فی ہذہ اعمیٰ فہو فی الآخرۃ اعمیٰ بھی دلیل رویت دنیوی کی ہی اگرچہ مسودے نے لکھا ہی جو مفسرین اس جہان کی بہ کم آنکھی سے تعلق تک ذکر ہیں الخ مگر فرض ابن عباس کی نہ بھی ہوئے مراد ابن عباس کی یہ کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ نے ہمکو بتایا اور فرمایا کہ مثال اس شخص کی جسنے آخرت کے واسطے موسیٰ کو یہاں حاصل نہیں کیا اسی مثال کی جسنے آخرت میں کمال حاصل ہوگی تو یہاں کمال بینائی دیدار الٰہی ہی کہ یہی کمالیت انسانیت ہی چنانچہ رویت سے کہ انکو سن سے اور دنیا میں ہوئے دلائل کہ جن پر اتفاق صوفیہ رحمہم اللہ اجمعین ہی عقیدہ دوازدہم کے جواب میں گذر چکے اور کمال بینائی یہاں ہی رویت ہے اس سے کہ جسکی صحت پر اتفاق ہی رویت دار دنیا ہی ہے جبریل اول السلام اور ایمان اور احسان سے سوال کیے تو آنحضرت نے فرمایا اسلام ادا ہے اور کان شہادت اور ایمان تصدیق باری اور رسالت وغیرہ اور احسان دیدار ہی ظاہر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دنیا میں دیدار الٰہی وکیفیہ کرنا کمال بینائی ہی کہ جیسا ہو وہی انسان کامل ہوا کہ اسکی بینائی پوری ہوئی اور وہ آخرت میں کمال نعیم حاصل کریگا پس جسکو اس جہان میں بینائی نہیں بینائی آخرت میں نہ ہوگی اور جو یہاں ناقص اندھا رہا وہاں بھی اندھا رہیگا جیسا کہ صاحب تواضح نے باوجودیکہ بحث میں شیخ اکبر کے حوالے کیا ہی کہ مومنین آخرت میں اللہ تعالیٰ کو جیسا دنیا میں جانتے تھے ویسا اپنے یقین کے موافق دیکھینگے پس بیمعنی لذت عقلی ملیگی کوئی چیز حسی سے نہ ہوگی جیسا کہ دنیا میں لذت پاتے ہیں اور اعتقاد انکا دنیا میں بھی یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہم یہاں عقل سے پاسکتے ہیں حس سے اور بیمعنی کہ لذت حسی نہیں جیسے خواب کا سا اور بیمعنی لذت حسی ہے جیسا کہ اکثر دنیا میں دیکھتے تھے دلہا ہی دہان بھی دیکھینگے یہی معنی ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا مذہبہ کہ یہاں جو دیدار کا منکر رہا وہاں بھی دیدار کا منکر رہیگا بلکہ یہ بات ہی کہ اور ہیں جو شخص جو عبادت کریگا اسکی عبادت کے موافق ہیئت اللہ کے ادراک سے جاوے اور اتنا سمجھ کر اسکا بدلہ بیشت ہی دنیا دن بھی اتنا ہی لذت دیکھیگا اور جو اس سے مراد لقاء وجناب صاحب خانہ رکھے اور اسکے دیدار سے اس خوش کہ سب مشرف ہوئے وہاں بھی دیدار حسی سے بالبصر لذت پاوینگا چنانچہ حافظ فرماتے ؎ جلوہ بر من مفروش اے مہ کہ تو ہا خاندنی میں دن خانہ خدائی میں نیم اور ابو البصر ہی سم فرماتے ہیں الیاس اور بعضے بیہیئت ظہور ہی کہ انکے صاحب سے ملاقات جو اسی لئے حسنی ہیں اس آیت کے نیچے بوجہ

بیان طویل کے بیرایہ میں لکھا ہی نظم اما عائشہ جو کہ ان ولی کا بچپن اٹھنہ ذکر کردہ ہی کہ خود نہ دیدہ کمال کا صورت
ذوالجلال علا فضال کی ذکر کرنا بروہین تعرفی صدوری کا مانع نہ ہو مرحوم اصلی کی اکثر اوصاف ہی ہیں عزت کا شد عیان ثابت
او یکو صفات کا منظہر کی شت کل ہو ہیں کو صرفت وصفات ہو ہیں کا شد تفصیل کرنا ہو ہیں کو ہر مثال حسن اول کا
پوری ہیں دایرہ مکمل شد کا آخر ہیں نقطہ ہیں اول شد ہوا ہیں بیانات سے بھی ہی ظاہر ہی کہ کمال ہی صیت ذات اور بیان
ہی کہ نہایت استکمال وہ بیت الٰہی ہی نہ ہیر کہ بیان نہ تو ان کو دیکھ کر سمجھے کہ یہ نسبت الٰہی ہی ہیں وہاں بھی ہی سمجھنا ہی
بلکہ جیسی بینائی وہاں ہی بیان ہی اور جیسے بیان ہی وہاں ہو آیت مذکورہ کے نیچے تفصیلات انسانی حسن حسینی ہیں
کھلی ہی کہ اگر ذات روحانیہ خاصہ نہ تعلق کرتا انبیا علیہم السلام ما طیار وہ وہاں ما جان گرامی سا فتہ نہ نبوت و رسالت
و ولایت و ہدایت ایمان و اسلام اور شاد و کمال صفاتی و اوصاف و اسم یراللہ و فی اللہ و باللہ و جمیع صفات حق
از مصادیق نا سوتی کیونکر ہوتا و ہذا لانسانیت و ہذا لبوت الخ ہیں یہ بھی دلیل ہو بیت ہی کہ حدیث ہیں آیا ہی
کہ بندہ ہمیشہ نوافل سے خدا کو یہاں تک محبوب بنا لیتا ہی کہ میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہی
قولہ الی اخرہ یعنی ہاتھ ہو جاتا ہوں کا یہ اسکی تفسیر ہیں حسینی ہیں کھلی گئی ہو نہ نبوت یہ ولایت نہ
وجہات بکیت حق یا موت بکریت ہوت وجہات ہر صرفت درکشف ظاہر سر آمدہ کہ وجہات صرفت دیگر ہیں وجہات آخر
دیگر عالمیان بجہات بشریت زندہ اند و دوستان بجہات صرفت روندی بجہات شاہد کہ وجہات بشریت بسر آمد کل نفس ذائقۃ الموت
و ہر گز وجہات صرفت بسر نیاید فقیر بحیات طیبہ و ذیقہ نیہاست کہ الرحمن علی العرش استوی ہیں ہر ہر آسائش قربانی کہ
خوشا بجا نیکہ بجا نش قربانی کہ شاہ کرمانی فرمس مرا این آیت بر خواند کہ او من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
تہ چیز ہست از عشق عزت دو دام ذکر پر بشر دل دیدہ بگی این معنی بادو نظم فرمودہ نظم بردی خوابی قدم صحبت
کشای کہ میاش بکلی ستوجہ بجذبی کہ خاص شود از ذکر دل و دوق زبان کہ آذ دنہ فاویدہ شوی در دو سرای کہ اور
حال جہدی مرود کہ مصدق قرآن کا ایسا ہی ہی کہ جاوے امام ہمام کے طفیل سے اگر ہر کہ یہ مقام حاصل ہوا اور حدیث
ہیں آیا ہی سو قابل این نہ تو فیقے و مرقع نگے اس کہ مرد کے تم کہ یہ نسبت حاصل ہوتی ہی اسکو دارد و نیا میں
آلہی کشیم حاصل ہوتی ہی کہ اسکی تحقیق عقیدہ دوازدہم میں گذری اب اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ربوبیت الٰہی و ہدو نیا
میں ممکن ہی محال نہیں اور جو کہ کمال کیا مخالف اجماع صوفیہ کرام رحمہم اللہ اجمعین کے ہو سب مقامات اہل سنت و جماعت ہی
اور اس بات کے منکرین کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمی اور
تیسری ثابت ہوئی معنی حال و رجال ہی کہ سر و خود تجے میں بیکل شی محیط کے ہو تی کو گیر رہا ہی اور لقاء الٰہی

تیسری آیت کے بیان میں ذکر کرکے پیدا اور خود دوسری بھی ملاقات کرکے لکھا ہی اور بیان کوئی قریبہ ایسا نہیں کہ جسکو زیادہ آیندہ پیدا پھول کریں اور چوتھی آیت کے بعد آپ جناب باری عزاسمہ فرماتا ہی کہ تفسیر بیان آیہ سابق ہی فرمانی قولہ تعالیٰ کہ بیان میں ہم کو فرمنے پر دین بھی فضیلت اور اعلیٰ کیفیت ترجمہ تحقیق ہی کہ تمکو بھی پہچان کی صورتیں تمہارے رب سے ہیں پس ہر دیکھا اسواسکی ذات کے لئے بیشک وہ بصارت اور جو نہ رسا اسواسی پر بھی اسکی پردہ ہی اور موضح القرآن کے حاشیہ سے معلوم ہی کہ اگر ہم نہیں دیکھ سکتا اسکو دیکھ سکتے مگر جو وہ آپکو دیکھ سکے اور جلالین میں اسکے نیچے لکھا ہی لایکیزنی خیزدان یدرک بالبصر وہو یدرک ترجمہ نہیں جانتے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمنیں یہہ کہ دیکھ سکے اسکو آنکھ اور وہ نہ پایا جاوے اسکو دیکھنے ہر ہی کو دیکھتے ہی ہاں جانتی ہی کہ یہہ شی ہی لیکن اللہ تعالیٰ بیشمار کو دیکھ سکتے ہیں مگر پا نہیں سکتے چنانچہ کہیں ہم دیکھتے ہیں اور خوب پا نہیں سکتے باوجود یکہ وہ ہی ایک مقدور و مخلوق و مقید ہی اور بیان اللہ تعالیٰ قد جاءکم فرمایا کہ تحقیق تحقیق زمانہ ماضی کے ساتھ ہی پس اس بصارت کا ثبوت دار دنیا میں ہوا نہ دار آخرت میں اور لفظ قد بھی ماضی ہی کہ متعلق اسی کے ساتھ ہی پس بصارت جس کو دیکھا اور اثبات کیا دونوں زمانہ ماضی میں متحقق ہوئے پھر اسکو دار آخرت پر کون سے قرینے حمل کر سکتے ہیں اور جیسا معتزلہ دار آخرت کے دیکھنے میں انہ ہے ہیں ویسا ہی لوگ ہیں جو خود دنیا کے دیدار سے انکار کرتے ہیں کہ جیسا کہ دیکھنے پر چونکہ دیکھنے پر قیامت میں دیکھنے میں بیان نہ دیکھنے کے لئے خود جناب باری جل جلالہ فرماتے ہیں کہ کوئی شک ہی اسکا کہ تحقیق تم عقیدہ دوازدہم میں گذرا اور آیہ پنجم کا بیان بھی عقیدہ دوازدہم میں بوضوح تمام ہوئی دیکھ لیں کہ یہہ آیہ دلیل ثبوت رویت دنیا کی ہی اور سب متکلمین بھی کہتے ہیں کہ جو امور ذات باری عزاسمہ کے لائق ہو اسکا سوال کرنا انہیں اگر سوال انہیں بلکہ حرام ہی اگر رویت دار دنیا میں جائز ہوتی تو موسیٰ ہر چہ سوال کرتے اور سب مفسرین بھی ہی لکھے ہیں کسی متکلم یا مفسر یا محدث نے یہہ نہیں لکھا کہ رویت دار دنیا میں ہر چند جائز نہیں صاحب حسینی نے اسکے نیچے لکھا ہی بلکہ طلب موسیٰ رویت را دلیل جواز ست چگونہ گرد رویت محال بودی موسیٰ سوال کردے ہر طلب تحصیل از انبیاء روا نیست ۵ اسی بنا پر لکھا کہ پس از ثبوت می سزاید بیرکل ہر شخص را اب ان آیات کے بیان سے معلوم ہوا کہ کل سنت وجماعت کا یہی مقتضا ہے

کر رویت الٰہی واجب ہے یعنی مخلوق اور جائز ہی اور مسئلہ خلاف عقائد سنت و جماعت کے تری جوری سے دوم جائز بیان آیات کو مستدل کیا علاوہ بریں یہ بھی بیجا جاوے دلیل ہی کر سب مشائخ حنفیہ کے خلاف معنی بیان کئے ہیں اللہ من خالف الحق اور عجب ترہیں ہی کہ لکھا ہی رجا شیخ نے غیب نادہ مستدل ال کیا ہے ہدایت یہ کہنا سراسر زیادتی مسودہ ہی کیونکہ ترجمانی صیغہ نفی مستقبل ہی اصل یہ حکم عند الکاہر ہوا کر دہی وقت دیدار کا ہنا یا قیامت کے یا ثبوت میں بحث میں خوبات کے ۳۱ باب کے حوالے سے لکھا ہی کہ موسیٰ پیغمبر وحی سوال رویت کرنے سے بطور مواخذہ جواب ملی ترانی طالبوں نقل اللہ فاعل لطیف فقرہ اور ہیا تاکہ بھی رویت حاصل ہوئی یا وجود کہ وہ بھی خوبات سے ہی اور لکھا ہی بعضے عاملوں نے کہا کہ پہاڑ جب اپنے رب کو دیکھا تو موسیٰ کو کیا طاقت تھی کہ دیکھے اور تمنی خلاف استقبال ہی ہی اور یہ آیت اثبات پر محمول ہی کر موسیٰ نے بھی دیکھے کو تمنی اگلے سوال کی نفی ہی کیسے ثبت الیک واحالوں المومنین لیس دافی ہو خلاف ہی جائز کے تمام ہوا خلاصہ رویت کا اسکا بیان مفید دوازدہم حین مفصل مرقوم ہی اور مدارک بین اس آیت کے نیچے لکھے ہیں دہو دلیل اہل سنت علی جواز الرویۃ فان موسیٰ اعتقد ان اللہ تعالیٰ مری فی حق سائلا بادا اعتقاد جواز کا یجوز علی اللہ کہ قال لن ترانی باسوال بعین فاہتہ لیل لعطا واعتقاد الی یعنی یا تیہ دلیل تا لیعنا فانہ لم یقل لن ارانی لیکن نفیا طلبوہ دلم یکن مری لا جائز لیس مری کحالۃ حالۃ اوجبت الی البیان مقالہ کیسے ہی کہ یہ آیت جواز رویت دنیا پر دلیل ہے کو معتزلہ دفیرہ کے رد کی دلیل ہی کہ موسیٰ نے رویت کو جواز جان کے سوال کیا ہو اللہ تعالیٰ کے نے جواب نہیں اسکے جواز کا اعتقاد دکفری اللہ تعالیٰ فرمایا ہی نہ دیکھیے تو یکھا طلب بخشش کے سبب ہی باقی ہے دیکھیگا اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ ہی نہ دیکھو مجھے اگر نہ دیکھے والا ہو خاتمہ پر ہر تاکہ یہ کہ حالت حاجت بیان ہی انتہی اور بیضاوی ہی لکھا ہی الاستدلال بجواب علی سکتا ہتا اللہ خطاء اذ لا یدل الاخبار عن عدم رویۃ اباہ تعالیٰ علی ان لا یراہ ابدا دان لا یراہ غیرہ اصلا فضلا عن ان یدل علی استحالۃ رویۃ مطلقا نعم نزہ فیکا یرۃ وجہالۃ تحقیقۃ الرویۃ خلاصہ اسکا یہی کہ جواب دیدار ہونے سے دلیل کیا تری سخت خطا ہی کہ کہے کہ موسیٰ نے اللہ کے نہ دیکھنے پر ان کے نہ دیکھنے پر کیوں نہ دیکھے تو یہ

ہرگز دلالت نہیں کرتے ہیں جو جاہل و اہل نہ ہونے والے ہونگے اور نہ ہی کرامت اور رویت کی حقیقت سے جہالت اور قرآن قادر کرامت اصحاب کے نیچے جو عبارتیں ہیں کہ ہیں قادر کہ لا تحیط بہ الابصار

جمع بصیر بری حاسۂ القلوب وقت قال المفسرین ان حیث انہا خلیل واسکنہ اول یلتمس الرویۃ دیو شیخ

لیس الادراک متعلق الرویۃ لا القلبی فی الآیۃ عامۃ فی الادراکات فصلہ مخصوص بعض الحالات دلالۃ الاستخاص فی قرۃ قولنا کل امر یدرک من الحق تعالیٰ یجب الامتناع اسکا خاصہ یہ ہی کہ احاطت اللہ تعالیٰ کو احاطہ نہیں کر سکتی اور متعلق منع رویت ہو جو اسکو دلیل کہتے ہیں تصحیف ہی کہ متعلق رویت ادراک ہیں نہیں اور آیت میں سب وقت کی نفی ہی ہیں ہی ابدی ہی کہ بعض مفسرین ہیں مخصوص کو ہو جاوے اسکے کرنے موجب امتناع نہیں ہے نفی موجب امتناع ہو نہیں ہی اور ادراک بصائر وغیرہ ہیں بھی ایسا ہی ہی اب انصاف سے اہل انصاف فکر کریں کہ اکابرین مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیات ثبوت وقوع رویت کے دلایل ہیں اور اسکو عدم وقوع رویت پر حمل کرنے والے جاہل ہی اور مسدود کہتا ہی کہ یہ آیات عدم وقوع رویت پر دلالت کرتے ہیں فرض اگر مسدود کے قول کو بھی تسلیم کریں کہ گمان کا ایذ جاتا ہی اسکے مدعی کو جاوے دلیل منع مسدود طعن و قول بغیر جانا کسی جہالت ہی یا وجود اسکے وقوع پر مدعی کے جانب دلیل نفی ہی ہوسکے **دلیل مفید جزم کا ثبوت رجا** یہ دلیل جہال ہیں کی ہی **ہدایت** یہ دلیل سب آیتیا کے لئے جزماً دلالت ثبوت نہیں ہی خصوص ہمارے رسول کے لئے اکابرین قائلین سلف اصول تدلال ثبوت تم ثبوت مقرر کئے ہیں کہ وہ مسئلہ متنازع الابصار کی عبارت کا ہو یہ مقدمہ ہی تبدیل ہو کر نفی سے کسی ہی مسدود کے ثبوت کے لئے نہیں ہی اسکے لکھنے پر مسدود کو شرم نہ آئی کہ یہ دلیل جہال ہیں کی ہو نہ شہادہ اور عدہ دلایل ہی کہ کر کیا اب مسدود جو صاحب الابصار کی عبارت کے رد کرنے میں کر جات کہا ہی لکھے جاتے ہیں یعنی شیخ علی نامی ایک مسدود کے ہم مذہب نے ہمارے مذہب کے رد میں ایک عربی رسالہ کا نام اسکا فضل ردی لکھنے سے جاہل ایک عالم سمانی زمان عبد الملک سمانی ذہبی جواب اس لکھے صاحب الابصار کے ہیں سو اس شیخ سے ہی کتاب میں یہ لکھا کہ شان جہادی میں جتنے احادیث اور دین گرد می جہاد رویت پر صادق ہوں مگر تعزیہ قوی ہیں اسکا جواب بیفائدہ ہوتے ہیں اور وقت واحد میں کئی جہادی پایا لازم ہوگا ایسا عیسیٰ اور دجال اتنی تب ہمارے عالم

جواب ہیں اسکے یوں لکھے کہ اگر شیخ مجتہدوں کی اس قسم کی اختلاف پر نظر کرے کہ ہر چند یوں ہوگا کہ کوئی
بالبداہت امور دینی سے ایسا نہیں کہ جس میں مجتہدوں کا اختلاف نہیں سلف میں دین کی احادیث ہیچ
ہو مسئلہ امام ابو حنیفہ رح نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان میں بہت سے آیات و احادیث
دیکھے ہوئے انہوں نے اسکو داخل جانا اور ایسا ہی قسمیں کی طہارت میں بہت احادیث میں ہیں کوئی
اسکے لئے جو احادیث واردہ میں اگر ایسے کو اسکی صرف اثبات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چاہئے اور دوسرے علماء میں
اختلاف وقوف کے جن اس صورت میں اس امر کے لئے دعوت اور امر اور عدی اور اخلاق حسنہ ترغیب
فرمودہ ہی انکو فرق جھوٹے اور سچے میں ہوا اور انکا ذہب اور آثار اسکے پیروندہ و ترک پر ہوں چنانچہ بہت
رسول کے لئے نبی کہ اللہ تعالیٰ مقرر کیا کفار کا کہا فرمایا اور تم قائم ہوا میں ہوا اور انہوں نے
کفار دیکھ کر کہ یہ گروہ گمراہ ہی ہے تو ایسا ہے جن اس کے ترسیہ دیکھ کر کہ یہ کہ ہم وہی ہیں کہ
اگلی ہم تحریر کرتے تھے اور یہ کہتے تھے پس مجتہدی کی تصدیق ہی ہی ہی کہ فرس ہے شیخ مخلصت ہی
ہو جیسا نبیوں کی صحت اخلاق سے ہوئی طرسیاں والالت کرتے ہیں اسلئے کہ بعض احادیث باہم مشتبہ پر
والالت کرتے ہیں اور بعض دوسرے متعارض کے لئے صلاحیت نہیں رکھتے اور اقوال علمائے متقدمین میں ایسے
کہ بعض مجتہدی کی تحسین میں توقف کیا پس ہم استدلال باخلاق کے دلیلوں کو ذکر کرتے ہیں جن میں تین
ایک وہ ہی جو شرح عقائد میں لکھا ہی اور ایک نسفی وہ ہی کہ ذکر کیا طریق عبداللہ سودام ریاض رح
کیا اور ان دلیلوں کے کلام راغب کا ہی کہ انہوں نے لکھا ہی بڑی ایک دشوار ہیں ایک عقلیہ کہ اسکو تربیتی
پہچانتے والے سمجھتے ہیں مانند بچگانہ نوروں کو جو ان پر پوشیدہ ہیں اور اخلاق جو ان کے لئے خاص ہیں
اور علوم دشوار ہیں علاوہ کہ جو دے کلام انکا غالب دلیل فاضل اور دشوار کہ فہمی سمجھنے سننے والے کو
اور یہ احوال ایسا ہی کہ وہ طالب کرے اسکے ساتھ مبتلائی ہوئے کہ کراس حالت میں دشمنی ہو اور دوسرا
موجود ہی کہ مزید ہی ظاہر کرے کلام راغب سے مسدود جو نفس کی اس میں پہان تک عبارت چھوڑ کر اسکے بعد اسکے

عبارت کا بار بار ترجمہ کیا کہ یہ کراس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ بعد ثبوت اخلاق کے طالب معجزہ خصم عداوت ہی کیوں نہ کرے فرق خلاف جادو سے بھی ہو سکتا ہی مگر اخلاق کی درستگی کے بعد شقاوت اور کے پیدا ہونے کی توقع کے دور ہے ہیں ہو جاوے مگر کا ذب ہی ہوتا ہی نہیں ۔ اور قول راقم کا کہ تفسیر حاقی میں قرار دی اس تفسیر کے نیچے ہی ہیں بیان صاحب صراط الجنان فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا طبیب روح کے بیماروں کا علاج کرنے والا کہ اگر کسی کی محبت سے اور اخبار و حالتوں کا علاج ہو جائے طرح کا فاسق و فاجر ظاہر ہو جاوے تو اوسے کرنے کے دور ہو دلیل اجادو ظنی باطل ہی اسکے دوسرے کو کیونکر ذکر کر سکتی ہی اور فرماتے ہیں کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھا ہیبت اپنے اصحاب کو رونے والے جدائی کے دور دے یعنے جناب باری کی محبت میں اور راتوں کی نماز دن کی بہتوں کے پانی سوکھے ہوئے اور رونے اور جاگنے سے آنکھیں پھولے ہوئے اور کئی ایسے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے مارے بھوکے بہت چالاک سے اور کئی دن کے کترے آدھا کرتے اور کئی ایک عاجزی سے رونا لیے کہ طاقت اگر اٹھے کی نہیں اور کئی چپے بھرتے بے اختیار پس یہ سب لوگ اصحاب جدی کے تابعین ہیں جیکر اصحاب جدی کی صحبت کے فیض سے یہ صورت ہو پھر بھی جھوٹ کی نسبت پر کیا خیال ہو گا انتہی اور ان دلایل سے ایک وہابی کہ کہا ہی شہاب ثاقب نے امام فخر الدین رازی کے جواب میں امام فخر الدین رازی کے اشکال ایراد ان انبیس سے کچھ نہ ہوئے اور جھوٹ اور کذب سے معصوم ہونے کہ ہم نہیں جان سکتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہمکو اور ان طایفوں کی صحت کی جانچ ہی یہ موقوف ہی کہ وہ موقوف ہی اسپر کہ قرآن جو وحی اللہ تعالیٰ کی جانب سے رشتان پلید کی طرف سے اور اسکی پہچان اسبات پر موقوف ہی کہ جبریل امین ہے ہیں اور کہ وحی شیطانی سے پاک ہیں اصحاب لازم آتا ہی جو اور یہ مقام تحت ہی یہاں تک امام رازی کے اشکال ہیں جواب نیشاپوری کا ہی ہی کہ ذکر کیے ہم کہی بار یہ کہ فرق معجزے اور جادو میں یہ ہی کہ معجزہ بتائید الہٰی کی طرف بلانا ہی اور جادوگر ہی کی طرف ۔ اور فرق فرشتے اور شیطان میں یہ ہی

کو فرشتگی کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ولیوں ذاتِ الٰہی اور شیطان اسکے فریبوں دلوں میں وسوسے ڈالتا ہی
جب ایسی صورت ہو تو معجزہ جادو کے ساتھ کبھی نگاہ نہ رکھے اور جبریلؑ میکائیلؑ کے ساتھ اور کہاں کے
لائم آیا دوسرا آیہ پیغمبر نگاہ میں قرآن قرآنی نبی تمام اللہ فاستقیموا کے پیچھے ہی اتنی اسکے بعد صاحب تاج
الاحبار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نیکی جو کہا ہی نامی نیک اخلاق کو جانیں نبی اور بدی جو کہا ہی سب اخلاق
کو شامل ہی جب ایسی صورت ہو منصف کو شبہ باقی نہ رہیگا اس شخص میں کہ وہ اسکی قوم سکام غلط
انبیاؑ کے موصوف ہوا اور مسودہ بیان نامی تقریر سے اغراض کہ کے مقصود اشارہ کیا کیونکہ اس لیل سے
اپنا بطلان اور فریب اور ہماری حقیت اور سچائی ثابت ہی پیغے امام رازی شبہ کہا ہی کہ امیر کا حجرت
ہکو رسولؐ کی سچائی سے ثابت ہونا قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کا من جانب اللہ ہونا جبریلؑ کی سچائی
پر موقوف ہی ہم رسولؐ سے سنتے ہیں بیان اور وہ لازم آیا کہ رسولؐ کی سچائی جبریلؑ اور جبریلؑ کی سچائی
رسولؐ اللہ پر ہی پس ہمارا پوری سے اسکے دفع میں لکھا ہی کہ جھوٹا اخلاق مذموم سے متخلق ہوگا اور سچا اخلاق
خیر سے پیغے شیطان اپنے تابع کو دنیا پرستی و خیرہ طرف کو عقل سلیم ہی جسکو نہ سمجھے ہی رجوع کریگا اور اسکے
اپنے خلیفے کو اخلاق نیک کہ نیک و دنیا و خیرہ ہی کہ عقل ہی جسکو سمجھے ہی کریگا جسکے علامات ظاہر ہو
ہیں شناخت جاوے امام اور اس جناب کے قرابی کے لئے وہ بیان تعصب ہی قابل ہیں کہ تارک دنیا اور
عبادت دریاضت زہد میں کرنے سے جسکے سبب بیان قرآن سے اُن کے مخالفین متاثر ہو جاتے ہیں
یہ تقریر اکثر علمائے ہیں ہیں مسعود کی کتاب سے ظاہر ہی اور اُن دلیلوں کو وہی امام ابو محمد نصیر آبادی نے
لکھا ہی کہ مسعود اسکو خاتم تجدید کیا اگر معجزہ ظاہر ہیں ہے شاید ہو تا ہی کہ جو لکھا ہی اسکے بعد ہو جاوے
ترجمہ اترا دیا خلق تک من لم یولد من بالا خلاق جمیل المعروف تم اخلق من جاہلیتے ہیں کہ اسکے بعد جو کہ اخلاق
ایمان ہیں لایا سو معجزہ کے کہ کبھی پس وہ کبھی ایمان نہ لاوے گا یہ عبارت مسعود اسکے مخالف یا کہ جہاں
امام کے اخلاق ہیں آپ جو اغراض کی ہی ایسے ہی وہی اعتراضات مذکورین خاتم ہوسکتے ہیں

اور یہی ناشیر جناب امام کے نابیوں کی محبت میں بلکہ نابیوں کے نابیوں میں اور جو بھی سچ ہی کا کہ ہو
کہا میں اس بات کو نہیں مانتا ہوں اور میں اپنی مصنفات اخلاق پر اگر جو ہی کی تصدیق میں
حاصل نہیں ہوتی اصل اخلاقیہ ہو سکتے ہیں جو سے اہل زبان کو کہ کر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امام کی دولت
میں پیر ناشیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق دیدہ بلے اختیار ہوا کرتا ہے اور پیر شیخ ہی ہوا تو تبلیغ
اور شاہدات کے مستغرق کے ہم معاندہ میں فنا فی اللہ باقی باللہ ہو گیا اور امام علیہ السلام کا ہم
خدا کے حکم سے اور کلام اللہ سے ناگر فرض کریں ہم کہ پیر ذات اپنے کے حجت کے زمانے میں ہو کر دولت
کرتی ہے تب وہ صرف ہو سکے ان صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوا فطرت کے دلایل و مذکر کے
پاس ہو دولت کی حجت میں کہ ہو کر حجت قابل ہو سکتے ہیں اور اما حاد خلیفہ آپ کے مقابلہ میں کہ ہو کر حجت ہو
ہیں آپ سے سامنے کے منکر ان سے پوچھا جاتا ہے کہ جناب تم اور صفات کی تصدیق کے کیا دلیل رکھتے ہو
اگر کہیں کہ قرآن سے کہا جائے ہو سکتے ہے پر وہ دوسری دلیل کی کیا حاجت ہے جواب دیا جائے کہ امام تم تمہیں ان کی
شہادت سے معلوم ہو سکتے تھے تو صاحب ہم بھی تمہیں یہ صفات دوسرے کے بیان سے کہ سکتے ہیں
کہ انکے جوابات اصل وصف اخلاقیہ ہی دلایل سے طرح ہو سکتے ہیں ہم تم سے کہتے ہیں ہے اپنے جواب پر دلیل
کریں کہ ہم بھی تمہارے سب شہادت و صفات کا اصل وصف ہی ہو سکتا ہے کہ ہیں پیر کی بات تصدیق کے
دلیل ہی لازماً اصل انصاف پیش کریں فانا اور ہے کہ اب دلیلوں سے ہی ثابت ہو کہ اخلاق سب ایسا کی
تصدیق کے لئے اہل بیت کے نزدیک اعظم دلایل ہی کہ جو کی صحت بھی پر موقوف ہی دگر نہ عربی
خرق عادت ہی مشاہدہ دعوی بیوت یا مشاہدت کے ایک وقت میں فرض کریں اور ہم ایک ہی صحت
خارق عادت کرنی کا ہو تو وہ سے یہ چاہیے ذکر ہو تا ہم کہ بات کہ ساتھ یاد کرنا کہ ایک ان میں دوست کرنا
تو جو وجود اخلاق حسنہ مرضیہ مطابق اخلاق ہمیشہ سابقہ کے فیر خلل ہوتی ہے ایسا ہی کہ ہی جیسے
دلیل عدالت ہیں وہ کی معجزہ ہی اور بعد وفات نبی ہو استدراج زبان کے معجزوں اور اخلاق کی صحت

موقوف ہی اُن کتب پر جن میں وہ مذکور ہیں اور احوال پر مصدقین کے کہ ظاہر الاتباع شریعت اور باطن طریقت پر رسول اللہ سے کرامتیں ظاہر صوم و صلوٰۃ و ترک دنیا و ریاضات ہی قائم رہیں مگر گذشتہ کے رفع و دہم صدق پر شکر ہیں ہی کے متحقق رکھتے ہیں ظاہر اور بیگانہ ہی کہ ہر امر میں مصاحب اور شاہد کی گواہی معتبر ہوتی ہی گواہ کا مسلمین اُسیں اعتراض کریں صاف نصب و عداوت ہی گر گواہ معتبر ہوں جیسے امام کے اداء اور فرض ہی کے ترک میں ہیں متعدد ہوں کہ انمیں احتمال کذب نہ رہے یہ کہ گواہ جانب مقابل اگر یہ قید محرز ہو تو جاوے بنی ہو کے لئے بھی ہی داخل رہے بیش ہی جب اخلاق مرضیہ حسنہ کا شہرت ہو گیا اُنکے احوال اقوال کے مقابلے میں دلیل نفی کی کہ ہر خفا اعتبار نہیں جیسے اور پہلے مشاہیر سے اسکی تحسین ہو چکی جب دلیل نفی کی جسکے مقابل پایا اعتبار نہ ہو تب طلاء کے قیاس گمان گمان کا ہی ہے اہل انصاف کو فرد و قابل چاہئے کہ اتفاق اہل اسلام کا ہی کہ سوائے محمد کے دوسرے کو حدیث کی بہروی درست نہیں اور اکثر علماء کا قول دلیل ہی جب کوئی ولی اس امت مرحومہ میں سوا صرف بصحابات نبیا ہو اسکے رد پر دلیل نفی ہے یا پایہ بیہر جاوے امام کے منکرین کو منہ کہاں ہی کہ جناب خیر الاولیاء کے مقابلے میں ابعاد غیر یا قیاس سے معاصر غیر کریں بلکہ احادیث صحیحہ سے ائمہ مجتہدین کے قیاس کی معاصر غیر ہی باوجود یکہ انکو ظاہر اجازتی اور امامت انکی فضی نہیں لیکن اسکے صحت اخلاق کے علت صدق ہی اور علماء کا اُن کے ان کی سفارش ظاہر کے مستند ہی ذاتی روایت کے سبب اگر بین ہی امامت پر اجماع ہو چکی ہی جواب اگر اجماع متقدمین کو اعتبار ہو تو جاوے امام کے لئے بھی اجماع ہی درگزر ایسے غیر متعین کے لئے بھی شیعہ معتزلہ تم سے کہ معترض ہو دین میں ہیں جبکہ کوئی ولی امور صرف باخلاق حسنہ مرضیہ کا شہرت باخلاق حاتم تر تسہل ہو اور دعوی مجاہدت کا کرے جبکا ہو ما فعلی الشہرت ہی حالت صحت و سقم میں ہاتھ نام کرے وہی مہدی موعود ہی کہ جسکی امامت و معصومیت اور خلافت من اللہ فضی ہی اسکے معاصر ہیں نظر بات کیا وجود رکھتے ہیں کہ اسکا علم من جانب اللہ فضی ہی اور جاوے امام کے اخلاق اور

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص میں شک
ظن اور ہر روایت میں وہم زدہ ہوا یہ اس اتفاق قابل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا و صواب ہی مگر ہر فرقہ کا
دعوی یہی ہی کہ ہمیں حق ہی مگر نہ ہر ایک شخص کا اعتقاد حجت ہو اور ہر شخص کو اس بات کا تمسک نہیں ہو سکتا
ہو جاوے اسی لئے علماء دین اپنے اپنے مذہب کی تائید میں دلیلیں لاتے ہیں جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں کہ
تازہ بنا و بگاڑ جیسا دلیل ہا تو ہم میں عبید اللہ بن عطاء کی روایت سے ثابت ہوا اور مہدی کا ظہور ہونا
فرمانے کے خلاف کہ بگاڑ جیسے معصوم من الخطا ہیں اس صورت میں فرد بشر کو مہدی جیسے کے مخالف ہیں مگر
جسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ تمسک اتفاق ہی اجماع خلاف اجماع بھی بیان کریں تو حجت مہدی
کی جانب ہو گی کیونکہ یہ تمسک معصوم ہیں اور وہ سب ظنی جیسا ہی ترجیح کے بحث اجماع اور ترجیح الدین کی
شافعیہ کے حوالہ دیں کیونکہ ثابت رسول تک کسی کا کیا ہے جیسے یہودیوں کا اتفاق فرض کریں اور
فرمان ہمارے رسول کا ہو سکے خلاف ہو حجت کس کے جانب ہو گی بیان کریں کوئی مسلمان نہ کہیگا کہ اتفاق
اقوی ہی دلیل ہا فرمان مہدی ہی کیونکہ یہ رسول کا حجت ترجیح دلائل فرمانے اور معنی کا ایکی کا عقیدہ
شافعیہ ہم میں شان مہدی موعود نہ کہی اور اب ہم میں ہی ذکر ہو گا ان شاء اللہ تعالی یا ہمارے
امام سے کوئی امر بیسا مروی نہیں کہ جسکے خلاف پر اجماع قطعی ہو بلکہ بیشمار فرقہ مختلفین
اسکے موافق ہیں جیسا بعض نے اوپر مذکور ہوئے ماننے دونیت فی الدین کے اور بعض کا آگے بیان
ہو گا ان شاء اللہ تعالی مگر موافق فرمانے شیخ اکبر رح کے علماء مکفرین امت پیچ علی اوس سود و بہبود
وغیرہ کے جو تعصب ہیں اسلام کو کہ ہمارے امام سے کہ مہدی موعود ہیں اپنے مذہب فاسد کے
خلاف پاکر جو ہی چاہا ہی طعن کیا یہ بھی دلیل ہماری حقیت پر ہی مگر عجب تر امر طرفہ تر یہ بات
ہی کہ مسرود نے سبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن و حدیث کو مقطوع کر دیا یا جو کہ
ہمارے امام کا مذہب سنت و جماعت کی ہی صحت کرتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے کہ ہمیں قرآن و

آپ جانتے کہ بندہ ہر عاقل کو اس تقریر بالا مذکورہ سے ظاہر ہوگا کہ مسعود اصل حدیث جہد روایت سے جہل اور تعصب و عداوت میں اپنے اقران سابقین و متاخرین سے فاضل ہے یا ان اس کی کاوہ ل ہی کہ اگر صحت اخلاق پر تصدیق لازم ہو جب ہی کہ کلمہ ہی کی ثبوت و ولایت موقوف ہی مطابقت اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھ لیکن ہو اخلاق جناب امام میں جن چند اعتراض و شبہ کیا سو اگر ظاہر ہو اگر موافق کتاب و سنت ہیں یا مخالف جب موافق ہوں پھر انکار محض تعصب اور صرف تعنت ہی مسعود کی بدخلقی اول دست نمونہ ہدایت اس عمل میں مسعود تبری چہری سے تحریف و تبدیل عمل میں لایا جیسا پیشہ اہل کتاب کا ہے نقل کے آخر میں مولف رحمہ اللہ کے بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور خدا اگر چاہے میرے دوستوں کو توفیق دے یا اگر تعصب ہٹ دھرمی ہے آخر ہمت زدہ ہو کر بیٹھ رہیں گے یہاں اس کے ظاہر کرنے کا باعث یہ ہوا کہ جب ہم لوگوں کو جناب امام رحمہ اللہ کے ہوا خواہ نے فرض تبلیغ میں کیا اس کا ذکر کیا قصیدہ ہائیہ پڑھ کر ہم میں ہوا اس سے مسعود بن ہوا کہ جانے لگا کہ ان کے جانچ سے ہم لوگ یا کہ اللہ تعالیٰ سے روگردان ہو جائے گے جیسا کہ امام باقر رحمہ سے مروی ہی اور جھوٹی قسم کھا کر کہ میرے باپ سے یہ روایت طویل ہی ہم لوگوں میں گذری اس لئے جناب امام رحمہ نے فرمائے کہ مدعا اس کی یہ ہے کہ عیسیٰ ہی چاہتا ہے پراگندہ ہی کر لوگ اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیں اور مولف نے اصنافا و اعتافا سے تردید ہی کے ساتھ فرمائے کہ تو بہ دیتے زندہ دیوے فرمائے یا اگر کہنے حکم دیوے ہم زیادہ اپنے فرقہ کا ہیکر کہ لکھتے فرمائے کہ یہی جواب ہیں ہی کہ مجیبین ہیں ہی کہ بعد سوال کے جو لوگ ذکرہ فرقہ ترک کئے باوجود یکہ مسلمان تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دے حدیث ان ابا بکرۃ قال الحاق فی الیمن وہ کہ مستحق ابوبکرہ کہ تمہیں سب قال عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتال فی الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ

مسعود کی بد خلقی دوم

یہ بھی ان کا ہدایت ہے اختلاف ماننا اختلاف تاریخ وفات ہی سے ہے اور ان تاریخ اور روز کا بھی اختلاف ہی مشاہیر میں سے دوسری تاریخ وفات جناب خاتم الرسل مخبر کیا ہی سوا دیر کا ہو تو ہا ہو ہیں ہو ہیں ہو رہی ہی ہیں جبکہ تردد یک دوسری وفات جناب رسول ہی پر کا روز ہی جبکہ تردد یک بار ہو ہیں ہی ہو رہی ہی اور ایسے اختلاف بعد ہزار رسول کے بھی بہت ہیں ہیں بلکہ یہ بھی دلیل ہدایت کی ہے مثلاً اگر کسی امر دینی میں راویوں کا اختلاف ہو مجتہد کا تقرر یا اختلاف اجماع کی بات صحیح ہوتی ہے اور مخالف و منکر کا امر مختلف فیہ پر اعتراض کرنا جواب سنا فرمائے بعد بھی اگر نہ ماہرین کے اختلاف سے متکلم کو مورد اعتراض کرنا لازم ہوگا بلکہ باطل اور علم غیب کے لئے مسدود کا مقتدا ابن حجر کی شرح ہمزیہ میں کھا ہے فقہا فی فلک اطلاع اللہ تعالیٰ لیس

خواص علی کبیر من الغیبات حتی من لم یقل فی من رسول اللہ فی شمس الیوم الا اللہ لا یعلم جزئیات مصدودات الا غیر ذالک الستر از الک مکاشفہ یعنی غیب سے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو مطلع منع نہیں یہاں تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جبکہ کے لئے رسول فرماتے کہ اس کو سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور معتبر جو اسکے منکر ہیں کا بارہ ہی پس مردہ ہیں یہاں اعتقاد ہمارا بیان کیا ہی یہ ہے جاعت کا اسکی تحقیق عقیدہ ہفتم ہیں ہو منع نام ہوئی **مسدود کی بدلقی ہم** اضاف نسخے کے باب ہم ہیں الخ **ہدایت** مسدود کو نہ ہی نسخے سے جزئی کہ کے کام فہمی کا اثر نہ خوف خدا سے جہاں ہی نہ شرم اہل زمان لیتے صاحب اضاف نامہ کے ہیں۔

بدان ای عزیز قرآن شریف قشر ہدایت تا قیامت پس روی قرآن فرض ہے اور بعد کے سلسلہ میگفتند کہ بعد رحلت رسول فرض بود و بعد وفات مجتہدی فرض ہے پس ازمان دو کسان رسید ملاقات آمد نہ برادری از دیدہ خبر نمود کہ فلان کس بانا حوالہ آمدہ انہ بندگیان رشید بندگیان شاہ نظام راز نمود کہ میان نظام چہ فرق ہیں و بنگر بیش آگہ بعد ایشان

۱۴۵

اسکے چند دلائل بیان ہوئے ہیں اور یہاں بھی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ مسودہ کی تکمیل

اول تنبیہ ان ہیں تم ہدایت منکرین رسول کو کرنی ایسی کہ کہ سکے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی فرمائی ماضی صاحبکم وما غوی نکالیہ بیشک کہ رفیق تمہارے گمراہ ہوا نہ بہکا ہے
کر رہا ہی اور اپنی طرف سے بنا دت کرتا ہی تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وما ینطق عن الھوی
ہی اور اپنی ہوا سے بھی کچھ نہیں بولتے بلکہ جو کچھ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی
وحی کے موافق فرماتے ہیں اور یہ فرمانا آپ کا ہمیشہ کے لیے ہی سب کہنا ہی
مسودہ کا اگر کوئی تمام رسولوں ہیں ایسا کہ ہمیشہ منکرین ہی منکرین پیرو ان کا نہ ہوا ہی اخلاص صاحب
پیغمبر ان ہیں کے امام ہیں جنکے زمان میں مسودہ کے معنی ہیں ہوئے ہیں تو خصلت جو ہمیشہ
کو حاصل ہوئے ہیں بشارت فرمائے ہیں اور یہ فرمانا جب بندگیان سیدھو فانی ہوتے کے حصول
صریح کی ہوئی اسکی تحقیق اسی باب کے کہتے ہیں جہاں مسودہ بندگیان سیدھو فانی ہونے کا ذکر ہوا ہے
انکا سبب بھی تمام تر شد ہی صریح پر اظہر من کیا ہی کہے جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ ہیں کہ ہم
مسودہ یا ہم سے چند آیت انکی شان ہیں نازل ہوئے ہیں کہ کے امام ہم فرماتے ہیں لغت اللہ علی
من کذب وافتری مسودہ کے آیات مذکورہ کا یہ معنی ہیں ہوئی ہیں جو اپنے بندے کے طرف اللہ تعالیٰ
نے جو پیغمبر جو رت نہ بنایا ہو اسکی بنا دت کرے اور کہے اللہ نے ہم کو اس سے پیغمبر بنا دیا ہی
اور سچ ہی کہ وہ اسکو دوسرے فرقہ تر دیک مسدد یعنی جھوٹے کے انکا تیک جنت ملاوی
ہی جب اپنا بنا دت سے کرو جیسا بنا دت کرنی ہی اسکی بھارت اور سے نگذرا
البتہ سچ ہی کہ وہ کی انتہا نہیں سے اپنے رب کی بہت بڑی تمہید ہیں یہ مقدمات ہم لکھتے ہیں
ہر کہ دمہ تا بدیے ہر کہ از شکم مادر نزاد ایں جہان بنید ہر کہ از خود نزاید ایں جہان نا بیند
اما ہم فی الدنیا وہ قریبی الآخرۃ ایں معنی باشد یعنی اسرفی تصورت ہو اعراض کتاب دوف نا
شود ہیں اوف نفر تصور ہو اعراض مسودہ ہوئی نا بود ہوئی اعراض دگر نگذشتہ بود و نیز

ماہ فعلی سبلی ہیئت عنہ دبی لعلمی دلیشنی کیشہ وہ ولی مالی جدہ ہ الاولی الشہ شوع ہ ہیچ
مقامات جب امامی ہوتی کہ حاصل ہو گا تو جواب امام ہ آپکو ہیں بشارت سے مشرف کرے گا کہ
جب سالک مقام رضا کو پہنچتا ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مرفوعاً قبل الی ہو فرزندی حسینی ہیں یا ہیں الا
استوۃ صبر واو صابر واقعیہ کے پیچے یہ بیت لکھا ہی ست اگر بات خواہی فنا شو کہ زندہ گردی ہیں
میرا یہ بشارت اسکو شہود والی کا حصول ہو جاتی کہ جیکے لئے جدہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکی جمیع تدبیر
ذات پاک ان ہو تاہی اسکی طرح کہ ہو صاحب ماوجدات قرار تعالیٰ کذب الفواد ما رای کے
پیچے لکھے ہیں فی مقام الجمع والوجود ہو مطلب الترقی الی مقام الروح فی الشہ ہو وشہا ہو الذات
مع جمیع الصفات الوجود ہا الوجود الصافی وہو تجلی جمیع الوجود ہا جمیع الوجود ہ الذی لا فوق فیہ
واللہ اعلم انتہا۔ الحمد للہ الذی ہو بنعمتہ تتم الصالحات وصلاۃ وسلام علی سیدنا محمد خیر البریات
مع جمیع الصفات ذہبہ کہ امام ہو فرماتے کہ یہ آیات رسول اللہ کے شان ہیں نازل ہیں ہیں
ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی شان ہیں نازل ہیں ماہ کیا الاتی محمد ہی مسعود کی

تحریف دوم

شروع کے باب ہو مقدم ہیں الخ ہدایت مسعود خود سلطان کے
میں اختلاف بیان کرنے ہوئے جزئی فقہ یا دشاہ کے خاص کرنا تفسیر یا راسے ہی الغرض
اکثر مفسرین بیان دلیل خاص کرکے لکھے ہیں چنانچہ تفسیر حسینی ہی ہیں ہو ذات قوت کی
ہی اور الہامی جیسا دی مدارک تاویلات نفیہ ہیں ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جلالت پر مشتمل ہیں
دلیل ہو جسکے کہ ہیں تفسیر کا یا کہاں مسئلہ قرار تعالیٰ ما تنزل اللہ ہیا ہیں سلطان بیان تمام مفسرین
جمع کا معنی بیان کئے ہیں اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ جل جلالہ سنتی فی قلوب الذین کفروا
الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا الایہ فرمایا تعالیٰ شانہ اترید ون ان تجعلوا
اللہ علیکم سلطانا مبینا اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ الحکم الا للہ ما لم ینزل بہ سلطانا الایہ

ان سے سوال کیجئے کہ ان کا یہ عقیدہ کہاں سے آیا کیا یہ ان کا اپنا ایجاد کردہ ہے یا کسی آسمانی کتاب میں
خدا تعالیٰ یا انبیاء اللہ علیہم السلام نے ایسا فرمایا ہے اگر یہ ان کا اپنا ایجاد کردہ ہے تو ان کو
یہ حق حاصل نہیں کہ خلاف خدا و رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کوئی بات کہیں یا ایسا عقیدہ رکھیں
بیشک امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جس کو بخاری نے اپنی تاریخ میں
اللہ اعلم بالصواب اور مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ جاتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں باوجود اس کے اللہ تعالیٰ آپ کو وعدہ سناتے ہیں رسول اللہ کو مکہ سے
پھر بادشاہ دنیا کی مدد مانگنے کیوں مکر ہوا اور کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین علی الاصل ان کے لئے مکر مومنین صابرون اتنے ہیں تو یہ
دو جواب رسالت مآب کی قبول ہوئی یا نہیں اگر قبول ہوئی تو پھر مکر جواب باصواب کیونکر ہوا
اسپر مسلم فرماتے ہیں کہ ہم قبول کی کسی وجہ مفسرین سے حاصل ہوئی اگر نہیں تو پھر رسول اللہ
نے بدون خلافت فرمانے نہ سلطنت اور فرمانے کو پھر اس طاقت کے بادشاہ کفار کیونکر
رہینگے پس جس کا ظاہر ہوا کہ خلافت ہوئی اور سلطنت ہوئی کہ جس سے عزیزی ہوئی اور
فرماتے ہیں کہ ان عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا معشر الانبیاء امرنا ان نعامل الناس
انبیاء اھلوک انبیاء فارس والروم سلطانہ اگر شرما ہوتا ہے تو ہمارا معاملہ الہی ہوتا ہے
معلوم ہوا کہ رسول کسیب بادشاہوں کے دینداری کی کیونکر ہوسکتا بیان فرماتے ہیں کہ خدا ہوا
کرم بادشاہ دو عالم کا مگر مانگو آپ سے معلوم کہ ہیں تم کہاں ہدایت بندگیان سے ہو تو ہم
ہی عبث ہوں اظہار واکمال تم ہوسکتے ہی کیونکر رسول کو ہر قدم کے ہیں مال عبث
ہمام مہدی ہوگا کہ ہے سر کیا دین کو قائم کرنے کمال کو پہنچا دیگا پس دنیا بھی مہدی
ہوگئے اور خروج کرے ہیں فات کا بعد ہوکر شہید ہونگے اور دنیا بھی ہوا کرہان

تمام محبت بر منصہ ظہور ہوئی چاہیے تھا کہ فقط اُن ہی سے جو اصل دین اور سنن اور ملک سلطانی نصیر ہیں کی ہو
وکالت کرنا ہی کو اللہ تعالیٰ کے پاس سے دلیل آسمانی سے ثابت صاحب سلطنت دنیوی اور یہ مرتبہ معین
ہوسے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یہ الی ہوگا فضل کہ بھلے ترین فضل ہر نبیہ کے اور اتفاق ہے تمام
مین خروج کرکے اور عبادت سے پھرنے ان دونوں مین نہ سے نزدیک سے عجب روشن اور
ایسا ہی ہوکر موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہر ہیون کے کہ اور اعتقاد کے فکر کرتے
بندگیان کے ہمراہیان عشر بشیر بھی تھے بلکہ تمام کر کاست ہر نہ کہ ایک کے شمار مین تھے اول ہونہ
غالب ہے چونکہ یہ بات مسودی پر بلتی سوال اور یہ بازنام ہے ظاہری کہ کسی ہی سیمان خوشنودی
ہوئے جنگ کے کہ اسباب مخاصمت کا نہ دیا اور یہ نے سے منع کیا پس مال لینا ہجرت دینا غالب کا کام ہی
نہ مغلوب کا اب دیکھنے کہ یہی دلیل حقیت ہی کر تہ شہادت کے تئے تو امام حسین باوجود حق پر
ہونے کے جو واقعہ اعدا کے طرف سے گذرا ظاہر ہی اور جیسا دان شہادت کر تی ہوئی بنے
مارے جانا اور مال گھر و غیرہ لیا جانا اور حرم تاراج اور بے ستر ہونا اور ہر ایک سب کے سب قتل ہو جانا
اور سر ان کا تحائیا اور دین بھی برابر ہونا بیان ہی ہوئی کہ وہ بدلہ رسول کا تھا اور یہ بدلہ ہی
مراد اللہ کا اور جناب امیر المومنین ہی اس بدلہ ہونے کر شان مخالفت کر تی ہے بعد ہی
کہ شہادت کر تی حاصل ہو کر تہ بیانات دان ہی کہ کم نہین ہونا تا صاحب دین کیا دان ہی نہ ان
طعن نہ کرے بلکہ اتفاق نہ کے اعدا اس شہادت کا بھی شہادت بنے جیسا خروج مسعود
کی تحریف سیوم ہی ضمائل ہین کہ اسی الخ ہدایت مسعود کی لطائف
قرآنیہ اور نکات کلام ربانیہ سے بالکل بہرہ نہین ہے محابہ اس سے انکار کرتا ہی اور ہر نہ مسلم جن
عقور بازنامے نہین نہ ہی دیکھنے اس ہونے کے جانے والے کیا کیا صفائی کے تہ ہین تا دیات
ہین ہی قولہ تعالیٰ (ان فی خلق السموات والارض الی آخرہ کما فی الکبیر و سموات الارواح للمظفر

والعقول والمراد بالنفوس ارواح قدوسانی (الم ترکیف اللہ یرسل) اسکے نیچے لکھے ہیں یہ بریلوی
التفکیف والاعادۃ سحاب الصیف فوق عالم عنصر من بحر والبرزخ ثم الیف غیر علی ہذہ الیف السابع
التسخیر (ثم یجعلہ رکاما) بجمعا وبعضہ ہا بعض (فتری) فوق الفلک والعلوم الفلکیۃ (یخرج من خلالہ
وینزل من) سماء الروح من جبال الروح وملکیۃ والعیون الروحیۃ لقوارہ والعلومیۃ والاعانۃ (من
فیہا) ای فی تلک الجبال من برد الحقائق والمعارف الکشفیۃ والسمائی الروحیۃ (ومن جبال فی
السماء وبرد ما دون العلوم والکشوف والاحیاء فان کل عالم وصنعۃ مصداق فی الروح تاباۃ بحسب
الفطرۃ التفضیل منہ ذلک فعلوم والہامات تاتی للبعض بعض العلوم بالسبب وقد دون بعض وحیاتی للبعض
والہامات للبعض شی منہا وکل بحسب ما خلق لہ (ای ینزل من سماء الروح من الجبال التی فیہا برد
والصواعق اور قولہ تعالیٰ (وللقد اتینا داؤد) کے نیچے لکھے ہیں (من الروح (ما منفعۃ) یا جبال الروح التی
وضع الشہادۃ والمناقاۃ فی الحجۃ من مزید الصلاۃ والتذکر والکلمات الطیبۃ والحیۃ بان نفس
یا جبال الاعضاء اور قولہ تعالیٰ (یوم تمور السماء مورا) کے نیچے لکھے ہیں (ای تضطرب الارض وتکون
وتذہب عند کرۃ وتعاد کما بدات وتسیر الجبال) ای یذہب انتظام نظم وضبط ہمیشہ۔
اور الیاسی تفسیر شیخ اکبری ہی۔ اب انصاف پسندوں سے التماس ہی کہ مرسی ہاسے امام
کا کہ ہندی موحد دین لعنت اور مخالفوں کے خلاف ہر تیغ ہو کر اور عبدالرزاق کاشی کو کیا کہہ گے
بلکہ اکثر تفسیروں ماثورہ کشف الحقائق ودقائق ہر موجود ہیں ہمارے ہی معاندین سے پوچھ لیں
سب تفسیرات مشہورہ اور تفسیر کبیر میں آیہ مذکورہ مسود کا معنی امام فخر المفسرین رازی یہ لکھے ہیں۔
فی الامانت وجوہ کثیرۃ منہم من قال ہو التکلیف وہی المانۃ کان امر تخییر فیہ تغییر عزیمۃ ومنہم من فسر
فوہ الامرۃ ومنہم من قال وہو قول علی الا اللہ وابن عباس الصلوات والفرائض والجمال والسنۃ
ما طلقہ بان اللہ لا معبود الا ہو ومنہم من قال الاعضاء فالعین امانۃ یتبغی ان لا یغمض والاذن

کذلک والعبد کذلک والفرج واللسان وغیرہن فقال عزوجل انا عرضنا الامانۃ الخ فیہا واللہ اعلم
اب فکر کریں غیر جانکی طبعیتوں میں جو امانت اطراف راجع ہی اسکو بمنصوص تکلیف مقررکے میسا نماز
روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ اوسکے نیچے حسنی ہیں ہی اور جو صوص فروعہ کہ نماز ہست اور روزہ
وزکوٰۃ وجہاد وحج الخ اس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ میں کہ حسین ہیں ایک حکم شباہت بھی حکم تکالیف
ہی اسکا خاص ہیں اور اعظم ہاکرم واعضا کہ سری اسکا عنداللہ مذکر یا مانث اور جمادات اور جانور سے

اس آیت کی معنی ہیں کہ جو کہ بعید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہیں فی السموات والارض وجہان اجمالا
اور تفصیلا وہی یا جمالیہا والثانی الزاد ہوا ضیہ اضمار تقدیرہ ان عرضنا الامانت علی اہل السموات
والارض جب ارض وسماسے مراد اہل سماوارض لیے جاوے اہل سما قابل تکلیف ہیں خاص کر
اہل ارض ہی مراد انبیائی سماسے اور اولیائی ارض سے کہ بنسبت اوسکے اسفل ہیں اور مراد ملائی
جبال سے لیا کرتی وہ ثابت ہوئی اور یہ تاویلات کے حوالے سے بھی لگا کہ اہل سما سے مراد روح امین
ارض سے مراد نفس الجبال سے مراد اعضائی اور کان ظلوما جہولا میں کی ضمیر کا مرجع ہونے سے مسئلہ
جو ثابت ہوا اس امر دلیل مسودی فاروقی کی ہی کیونکہ جہاں ظلوم وجہول جمع ہی نہ وہیں اپنے
نفس پر بہت ظلم کرنیوالا اور اسوداللہ سے بہت غافل چنانچہ حسین میں لکھا ہی اور تفسیر ظلوم محمد پاسوا
ذکر ہست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ امانت را بر اہل آسمان وزمین وجبال عرض کرد امانہ فرمانہ حق آن
بجہت عرض استد وجہان انسان را استد وحق آن بود بمضا یقہ ومبالغہ قبول نمود واو ظلوم
است بر نفس خود کہ وفا نمیکند بوعدہ خود اور جہول است مطلقہ وجہول است کہ تفریق راہی نمیداند
بقول لا الہ الا اللہ وفی ماسوا نمیکند در تمرجات فرمودہ کہ امانت التصاف است باسوا حتی کہ بر جمع
عرضہ داشت کردہ اند وانسان قبول کرد واو ظلوم اوری اگر بزداشتی وجہول است یعنے
عالم است بزیاکہ بہایت علم باللہ واو اوف است بجہل بحر از معرفت حق مصرع الحق عن ادرک

کان اللہ غفورا رحیما ای کان غفورا للظلوم وجہولا علی الجہول پس مغفرت اور رحمت ثابت ہیں موصوفین کے واسطے ہی نہ منافقین اور کفار کے پس اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے ظلوم اور جہول کا معنی اور جو بیان کیا وہی صحیح ہی کیونکہ بیان اثبات مغفرت اور رحمت ظلوم وجہول کے واسطے ہی اگر بیان مراد ظلوم اور جہول سے منافقین اور کفار ہیں تو زیبا ثابت اور لازم آتی ہی کہ منافقین اور کفار دائمی مغفرت و رحمت کے بھی ہیں حالانکہ اور ثابت ہو چکا ظلوم وجہول اس جگہ میں ذم ہیں بلکہ جو حق ہی پس مقابل حق منافقین اور مشرکین ہرگز مستحق نہیں ہو سکتے ہیں اور لیعذب اللہ الآیۃ متعلق ہی کلام سابق کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اوپر سے فرماتا ہی ان اللہ لعن الکافرین واعد لہم سعیرا خالدین فیہا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوہہم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرآءنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین والمؤمنات وکان اللہ غفورا رحیما اب اس سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالیٰ اوپر سے ذکر فرمایا ہی اور موصوفین کا کیا ہی کہ یہ بھی اسی سے متعلق ہی کہ بیان بھی فرمایا البتہ عذاب کرنے والا ہی اللہ تعالیٰ منافقین اور مشرکین کو اور رحمت طرف پھیرنے والا ہی موصوفین اور موصوفات کو جیسا قریب اسکے اوپر گذرا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کیونکہ کان ظلوما جہولا کی تغیر کا مرجع جب مخصوص ہو جاوے اور ظلوم وجہول مرجع سے کیونکہ اللہ کو اسی سے متعلق کرنا

قباحت عظیم ہوتی ہی واسے برین قیاس واژدن کر خلاف معتبرین کے لیکے جانا ہی مسمو

کی تحریف چہارم رجا شواہد الولایت کے باب ہفتم من الم ہدایت صاحب

شواہد الولایت بعد بیان این اشارت کے لکھے ہین قولہ ثبت ان اکثر مشیرہ بالکشیر شواہد الولایۃ العلوی الم خلاصہ اس سے یہ ہوا کی جناب صدیق ولایت کو بسبب فنا فی ذات الملہ ہونے کے یہ مرتبہ حاصل نہ تھا کہ سرتاپا ولایت علوی ہین آپکی ستودہ ق مقام اس لئے بشیر اس اشارت علی کے ہوے چاہیے بسبب کثرت وقوع عدل کے زیادہ رتبہ عدل کا ہے ہین حسینی ہوا کی تعبیر مین کی کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کثرت صفت بہت یا صورت و مشہود وحدت در عین کثرت داین ہر ثلثیت در ہر دستان معرفت کہ ہر کہ از ان سیراب شد با واز تشکی بحالت داین بہت قولہ خاصہ حضرت نبی و اہل او ایمہ امت اوست پس یہ بشارت امامی نہی پر دال ہوی کہ عین ہزار لایتجل ہی اور آیۃ اللہ قولہ صلوات آخر رکوع ہفتم بھی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اس مراتب کے حصول کی بشارت سے بشر فرمائے چاہیے حسینی ہین واللہ اعلم شمع شمعی علیہ کے نیچے لکھا ہم از کلمات امام بہت یعنے فخر الدین رازی رح طیب اللہ روحہ کہ فرمایان راجع الی الکشیر بجہت آنکہ در ہر خانہ کہ چراغ بود دہ در ہر امین آن نگرد و چنین در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را جرہ ماہ نبود یا آنکہ ہر کہ اندر خانہ روشنی بود اندر دہ ہائے خانہ پرتوے بخروج افتد و آنرا نیز روشنی گفتند ہمین منوال در بیان دل ماند و من گوید اندر دہ در ازیہا شوع معرفت اندر دہ ہائے حواس افتادہ انوار طاعات بر اعضا و جوارح پدید آید سیما ہی در چہرہ ہم مصرع ستیا ہر کس بقدر اوست مید ہد چنانچہ از تشبیہ فرمودہ دل مومن را بآئینہ تا از آئینہ نظام رجا نگند کہ آئینہ بیشکستہ کجا رسد ہر دو تشبیہ دل شکستہ را رسد ہر ہی پندید و چون آئینہ این حال بخروج نداد کم ہر چند بشیر شکنی عزیز شود او دگنجہ اندان نور فرد صفت اسرار تجلی بہت یعنی چراغ معرفت

در نشاء دل عارف مشکوٰۃ سینہ را آئینہ ساخت از برکت زیت یعنی شجرہ مبارکہ الٰہی کہ نہ شرقی است و نہ غربی بلکہ کمال عالم راز و از ذکر فرمت عارف آن اسرار عالم تجرید ایزد سبحانہ و تعالیٰ نور علیٰ نور مصباح نورین کرد و نوری آنست کہ آن نور قرآن است و قلب مومن زجاجہ نور آنست از مشکوٰۃ نور آن مصباح و شجرہ وحی حق تعالیٰ کہ مخلوق است و متعلق بزیت کہ یکیست کہ نہ شرقی است نہ غربی و دلیل فرح او بمکنان واضح شود پس چون ذات جان کہ نور علیٰ نور شود در روح آلاء روح آورده کہ نور نورانی است مشکوٰۃ آدم را باشد نہ چراغ نور و نہ زیتونہ ایمان کہ نہ شرقی است و نہ غربی یا مشکوٰۃ ابراہیم است و نہ چراغ اسمعیل و محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت رسالت پناہ و شجرہ مبارکہ بزیت کہ نہ کذب است و نہ ہزل یا مشکوٰۃ نبیہ مشروح الحضرت مولد زجاجہ دل عارفان منور است و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل او و شجرہ خلق شامل او کہ نہ بجانب شرق مائل است و نہ غرب تفسیر و تفریط بلکہ بر میان راہ اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا دون فرشتہ و حیوانات و عبارت از نسبت قدسیہ انسانی فرموده کہ نور محبت حبیب با او غلبہ خلیل نور علیٰ نور نسبت ۵ پدر نور و پسر نور نسبت مشہور کہ در میان ہر کس نور علیٰ نور انتہی بعد از کہ نسبت عنصر ہر چیزے بسے اور نکات با تجربہ بسیار کے ساختہ جاہلان تفسیر من الحسان ہوان اعتبار کہ بجدیہ نظم کہ ای

نظم

مومنان از نیرگی دیدہ مند کو لاجرم در نور علیٰ نور آمدند کافران تاریک دل را فکر نیست ہا حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است ہا و اورد و ادیات او تفسیر شیخ اکبر من بھی یہی بیان ہی چنانچہ منقول ہے کہ جہانگیر (نور علیٰ نور) اسی پر حاشیہ لکھا بالاضاء تہ من کمال الاتصال نور نار علیٰ نور الاستنارۃ والاشراق فی الاتصال کما لا یخفی

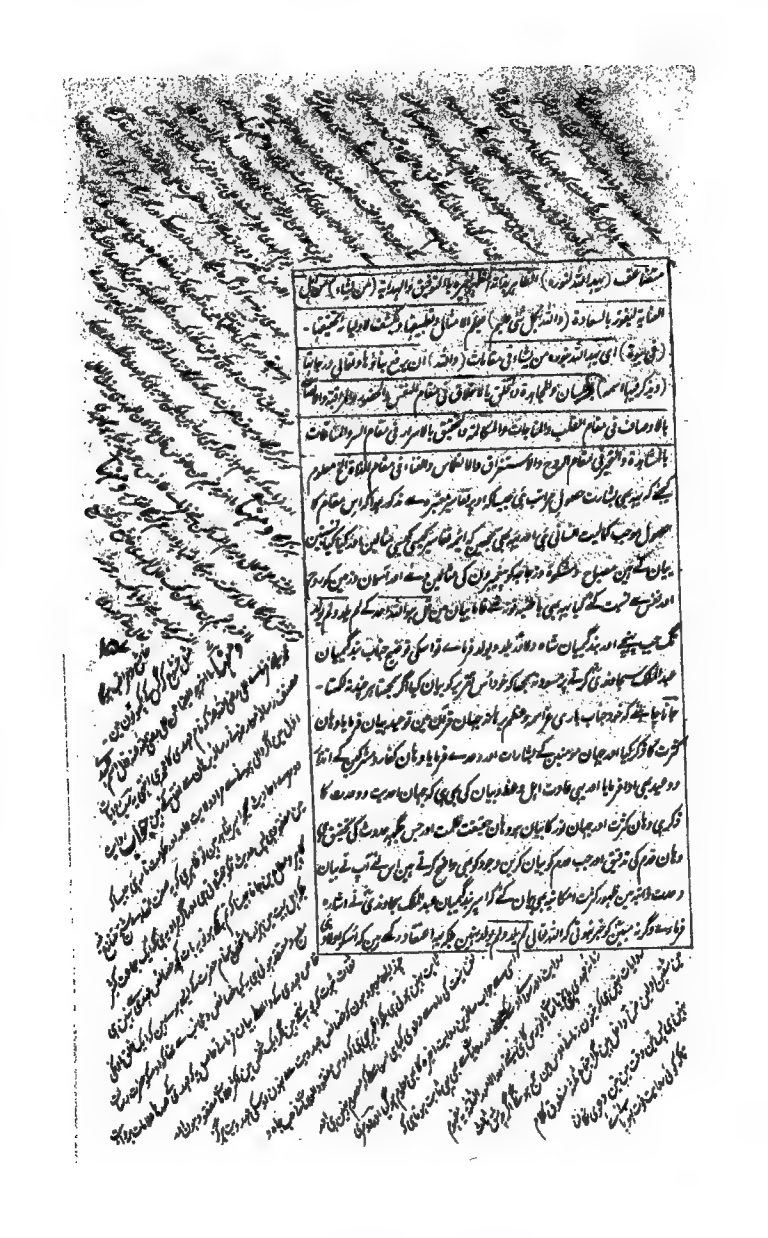

اور جان باپ بھی ہیں بندگیان عبدالملک سجادوی کہ جسکی کتاب سراج الاجساد مشہور ہی اگر کہ
اقرار کرنے بلکہ ادی مسلمان بہہ جاتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کہ ماں باپ اور جورو کے بالے میں اس قدر
ہر لوٹی سود کے ہم رہ بہشتے ہے چہ جائیکہ طاعت کہ جسکو ذات باری عز اسمہ کے جنے جانے
سے خبر نہوئی ہے علماء قرن کا بیان کیونکر کرینگے اور ویسے شخص کی اقتدا کسطرح پر کرینگے چنانچہ
احوال میں دلیل احمد کے صاحب استحسانات نے لکھا ہی شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ
سرہ دیدہ شد کہ در مقام کہ فرمودہ میان مادر و نسبت پدر و فرزندی باشد چنانچہ در میان مائی حوا
بانا شد یعنے اپنے ہین خدا میں اور ایسا ایک اشارہ بیان کے طور پر قرار دیتا ہی فرمایا کہ من اللہ فزر
و کتب ہذین کے بے حسینی ہین لکھا ہی کہ در فقہ المنصوص فی شرح نقش الفصوص خلاصہ کہ اصل و
شناد و مصاد جملہ علوم حضرت حقیقت السابق ہست و آن حقیقت محمدی و در احدی ہست کہ حضرت
حضرت واحدی اصلی ہست جامع جملہ کمالات الٰہی و مکمالی و مواضع تنزلات ہمہ مراتب اعتدالات
ملکی و جبروتی و انسانی آن حضرت ہست الخ الحاصل جیکہ بیان توحید و تنزیہ بہت کثرت و تشبیہ کا ذکر
بھی اس جگہ پر لانا ہم رہے نے جناب بندگیان شہ دلاور نے بلند و بالا فرمائے اور اسکا بیان بھی
مگر ناقل نے بسبب اختصار کے کہ تحریر اور تبین مین بڑا فرق ہی اتنا ہی ذکر کرنے لیے حقیقت محمدیہ
بھی کہ اسکا اصل ہی اسکو بھی وحدت کہتے ہین کہ جسکے سبب سے رسول فرمائے انا من نور اللہ
و کل شئی من نوری اور سائل المسئلون کی تفسیر حسینی مین لکھے ہین کہ از حسین ہین منصور متوسل
کہ فرمودہ انا حق از حقائق اسرار ہست بگزر جواب ہر خائب و مجیب طالبیت نازل
ہست ۔ و در میان ہیچ نہ پرسیدہ است و ہم خود است گوید و ہم خود جواب کند یا ظاہر کہ
نام تغیر و تبدیل ہی نہ تحریف و تبدیل کیونکہ جہان اور زیادہ ہی کہین نہ ہیگا تو تحریف و تبدیل اہل
سکتے ہین بلکہ بندگیان عبدالملک سجادوی نے اسکو صاف کردیا کہ آپ ہمان ولایت بیان کرتے ہین

بلکہ مسودہ خود مکرر حاشیہ اختلاف علمائے ظاہر پر بیان کیا ہی مثلاً باب سوم الدین خیر بن عالم
الخلاف سے پہلی اور ایک اُن کے حوالہ کسی بزرگ کے لئے ایک حدیث میں لفظ اختلاف

بیان کیا ہی یا سیوطی یا سیمین محفل ہو کر مسودہ دیدی یا وہ بزرگ اور ہی دلیل ہیں تو ہو یا
بسوئے مذہب ہم کو محل خلاف گمان ہو قیاس علمائے ظاہر کہ اولیاء اللہ کی حدیثوں کی
سند ہیں یا کلام ہو اگر آئی تحریر پر خوش ہوئے اور بیعت سے منصف ہو مناقب بیان منقبت ہیں
جاہلانہ اول قدم بنا دے مثلاً ہم العوام کی شرح مسامرہ میں ہی الہام حجت ظاہریہ اگر مخالف
قیاس باشد فقیاس خلاصہ اور مگر مخالف بزرگ مروی اللہ ہیں الہام دلیل قطعی یا اگر
ہیں خبر صحیح مشہور اور یہ عبارت شیخ ولی الدین صاحب ولیدی ہی کتاب فصل الخطاب
کے مقدمہ دوم میں ہی حاشیہ لکھے ہیں اور لکھے ہیں امام ربانی نے کہ ہی احتمال مستند
برائے بعد والہام مستند بخاری برائے پس وہ الہام ایک قسم اصالت پیدا شدہ کہ راجح
نسبت والہام شبیہ اعلام نبی ہیں کہ ماخذ صفت ہیں پس اب جانے جواب اول ثابت
ہو چکا کہ حدیث میں ذکر ولایت مقیدہ کا ہی اور قول میں کسی بزرگ کے ذکر ولایت مطلقہ کا
تو فرمان ہمارے امام کا علی الدین ابن عربی ہم کے لئے درست اور مقبول ہو اور انکا کہنا بھی
سچ مگر جب سوال یہ ہے کہ ولایت بیان ہدایت ہی ہو دینی سے صحبتی ہیں نام جس کسی کا ہو کہا ہے
ہمارے امام کے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا رسول نے فرمایا ولایت اخص از
اور ولایت محبوبی ذات عبدی ای اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ باب سوم میں ہو گا اور
مسودے ولایت محبوبیہ کو وصاف اور اعراض سے جو فرق کیا ہی دلیل فاصل ہی کہ مگر
اوصاف الٰہیہ زائد بر ذات ہیں ولایت اور بیعت ہمارے رسول کی فرقیات سے
ہی عبد رسول فرمائے ہیں کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور شیخ اکبر خصوص محمدی

شیعہ ہیں اس بحث کے بعد فرماتے ہیں کہ خاتم الاولیاء کان ولیا وادم بین الماء والطین اور دوسرے اولیاء کی ولایت نبوت مصمات و عوارض سے ہی اور غرض امام مدعی فرمان کی یہ ہے کہ یہ بات تین اب ہیں کہ ہمیں رسولی خطاب کہہ چکے ہیں جیسا قریب گزرا رجا اشکال دیگر از ہدایت اسکا حل یہ ہی کہ نبوت تشریعی ولایت کی فرع ہے ولایت میں انیکے داخل ہی چنانچہ فصوص کے فص حکمۃ قدریۃ فی کلمۃ یونسیۃ میں محی الدین ابن عربی رح لکھتے ہیں والعلوم الولایۃ ہی الشط الحمید الصادر والمدد المنقطع ولہذا الاباء العالم اور ایک مقدمہ بوں لکھتے ہیں فتح الرسول والنبی الشرع الی الولایۃ الخ خلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہی ولایت مانند آسمان کے محیط اور مرسل رسول نبی کا ہی اور فرماتے ہیں کہ نبوت تشریعی کو انقطاع ہی اور ولایت کو انقطاع نہیں چنانچہ فصوص الحکم کے فص شیثیہ میں لکھتے ہیں

فان الرسالۃ والنبوۃ ماضی نبوۃ التشریع دون الرسالۃ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا انتہی اب جانتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسرود کہ علم اولیاء سے کہ علم حقایق اور معارف ہی باطل ہیں نہیں اسلئے اسکو نہ ولایت کی نفی کی خبری نہ نبوت کی حقیقت جانتا ہی نہ اتباع رسول اللہ سے آگاہ ہی نہ مدارج مہدی سے نگاہ یہ بیان انشاء اللہ تعالی باب ہشتم میں مفصل مرقوم ہوگا اب اتنا جاننے ولایت و نبوت خاتمین مانند خاتم اور حیات کے نبی کشف اس امر کا بھی تکمی شیخ کمال کے بھروسا محال ہی پارسے علما ظاہر اس مقام میں کالا علمی ہیں یہ رسالہ اس سے زیادہ بیان کی گنجائش نہ رکھنے سے کل نہیں گیا اگر یہ بحث بہت عدد دانی اگر کسیکو ضرور ہو تو فقیر پر مرشد کے لطف الوار اس عصر کے ہیں مخاطب انکے قدم بوسے اور مراد حاصل کرے پس اب مسرود کے سب اشکال اور اعتراضات جو بسبب نادانستگی کے تھے بیباد منثور ہو گئے فاما مسرود کی اس جرأت پر حیرت ہی کہ اس بے باکی سے لکھا ہے آگہ نہ کہ ماہیت انسانیہ میں سب افراد

دیباچہ تذکرۂ اولیاء ہند عبارت کہ مولوی شاہ علی الدین صاحب قادری حیدری نے
اپنی کتاب مقصل الخطاب کے مقدمہ دوم اور خاتمہ چہارم میں لکھے ہیں اور باقی خاتمہ
کی بحث بھی اسی پر قیاس کریں۔ خصوصاً مسودہ نہیں ختم اولیا ہیں کہا ہے کہ بہ اصطلاح
محادث ہی اختم ولیں کم نہیں ہی ماسے۔ برین عقل چاہ ژدن فرمان بندگیہاں سید خواجہ
صدیق وقت کا خاتمہ ہیں ہی خبر مجددی کی ہیں ہیں ختم اولیا ہی مگر جیسا کہ حکام ولایت
محمدی اور محجب ہونے وہ اولیا ہی بیان خیبت و ولایت ہی پوشیدہ رہا خاتمہ مجددی ہی خاتم الولایت
ہونے سے ہیں وذکر مجددی کا ہی ہیں وذکر ختم اولیا کا ہونا کچھ ثابت نہیں سکتا کیونکہ ذکر آیت
دین ختم نبوت پر سبب اتمام رسالت احکام کے ہی اور کمالیت دین ختم ولایت پر سبب اتمام
بیان ہونے اور حصول مقاصد کے کہ معارف الٰہی ہیں ہو تا ہی سے رسول کریم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اسی واسطے مجددی کے لئے رسول فرمایا ختم اللہ بہ الدین
یہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہی کہ حدیث میں اور کمال دین ہیں بیان معارف الٰہی اور حصول
مقام کی ہی ہیں تھا کے دن جو اللہ تعالیٰ فرمایا سو دن اللہ تعالیٰ کا ہمارے ہر دس کا ہی
کہ خروج مجددی اسی ہیں ہوا ہیں ہی اشارہ خیبت ولایت پر کہ ختم ولایت ہیں معارف الٰہی
حقانی تو حید ذات نا متناہی ہی کہ مجددی اسکی حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ مجدد الدین سرہندی
فرماے کہ مجددی ہونے کے شرف نہیں ہے آثار معارف اور توحید ظاہر ہونگے مگر ہیں حیثیت ہے
کاشف حبیب اولیا اللہ کہ ہوا سبب قرب وقت خروج عیسیٰ ہا ہونے ہی کے جیسے کہ وقت
ہیں ہوا اختار دین ہے کہ ہر ہزار ہیں ہام اعلیٰ ہی انکے بعض کا قیاس ہیں قاصر ہا ہے ہو
اخبار متقدمہ کے اور بعض کو ہر ہیں ہوا بیان ہوا کہ ہے کہ مجددی خاتم الاولیا ہی اور فرشتے
ہوتے ہیں ہر ہی ہیں ایک ظہور ہی اور الہامی ہو اور الہام اولیا اہم نہیں ہیں اور ہیں اور

مسودۂ حلقی ہشتم

جو اب باین اور یہ ایک خارجی دعوی ہے کہ مسعود ہدایت نہیں گمراہ تھا اور ضلالت پہ تو بھی ایسا کہنا حق خدا کے فکر اور اسکے عظمت کے خیال سے کبھی نہیں بالذکر کیا ہمارا کہنا ہی جانا ہے خلاصہ ذکر یہی ہیں ہر کوئی جانتا ہی دنیا کے اسباب سے ساتھ خاطر جمعی ذکر کی حاصل کرے وہ اس شخص کے انتہائی کم پانی ہیں تو دیکھ اور سوچ کہ ہے کہ ہمیشگی اس نے خلق دنیا ہے قدر ضرورت پر کفایت کے اور حضرت رسالت پناہ اپنے اہل بیت کے لئے دعا مانگے کہ یا اللہ میری آل کو قوت بقدر کفایت دے اتنی عرف شرع میں کفایت اور ضرورت یہ ہی کہ مرنا کی نہ ہاتھ کو ہان پھیلے اور کپڑا مرنا کہ بدن ڈھکے اور گھر ایسا کہ مذہب اور بارش سے حفاظت کی پناہ رہے اور اگر فرض ہو تو کھانے کے گھر ہی حاجت کو اجرہ دار کے مرد کو چاہیے مگر نہ میسر ہو یا خلاف دین ہی یہ خلاصہ کیا ہے سعادت اور احیاء العلوم کا ہی اسی نے امام حسن بصری امام خلافت کبریٰ ہو چکے ہیں ترک قصد حکومت کے **مسعود کی بدخلقی نہم رجا تک کب حال از ہدایت** مسعود کی عبارت سے حل سازی صاف انکار آتی ہے جواب ذکر سب صوفیا کا عقیدہ ہی نہ فقط ہمارا اور قول مسعود کا اسطے ہم کسب نہیں کرتے ہیں الم نشرح اور کیونکر انکار کسب کا اسواسطے ہی کہ کاسب کو توکل ضعیف ہی جیسا مسعود کی یہ خلق ہم میں نہ کسی بیان ہوا اور انکا ہمارے موافق اس طرح ان رسول کے ہی ہیں اللہ کسب صحابہ الا اور اور اور

جواب

اشکال اول

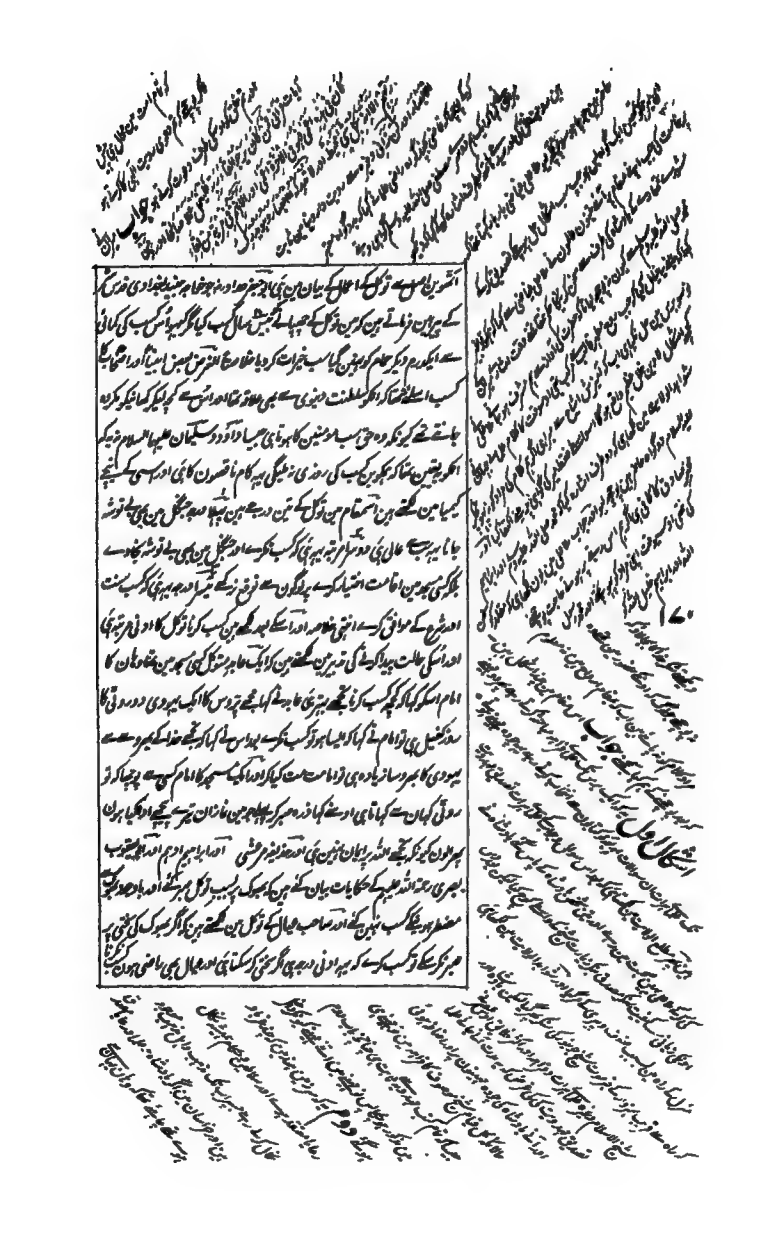

اولیٰ ہی کہ اعلیٰ درجہ ہی تمنی ظاہر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ولا تمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض الآیۃ
رند فرماتا ہی ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض الآیۃ اب ہم مسودے پر پہنچتے ہین کہ کیا کہین کہ کب کے قوت عقل ہی اسکے کہ اسکی جان لیوے
اور اسکے حالات مین خلل واقع نہو اور اسکو اللہ تعالیٰ کی رضا فیت کامل پر بھروسا ہو
سوا اسکو بھی کب کہا جاوے ہی یا نہین اگر کہیے کہ اسکو بھی کسب کہا فرض ہی تو یہ سب تکلیف کے
خلاف ہی بلکہ اگر غور سے دیکھا جاوے تو ہر کا بھی کہنا بہت مشکل ہی بھی ہوتی ہے عمر بھر کے اور
کہنے ہین ہمارے امام کا دعویٰ تو کل تمام کا شاکر ہین زہد کے آدمی متوکل نہین ہو سکتا
پس زہد توبین ترک طلب حلال حاصل نہین بلکہ کمال ہی اگر بیٹھ بھی رہے تو جیسا کہ احیاء العلوم
سے اسی بحث مین اوپر گئے گیا اللہ مسودہ کی بے عقلی یا نادہم ہین ہی ہوگا جواب معلوم ہو گا کہ ہا
ایسے لوگون کا ذکر ہی کرا ہی ہر حرفت مین آخر کہتے ہین اور اون کے اسماء اور اقوال بھی لکھے
جاوینگے انشاء اللہ اور مسودے نے حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی کا منشا یہ سبب جانکے بھی
ایسا لکھا ہی یا سبب تعریف معنوی کے کہ ذکر رسول فرماتے ہین جہاد صغریٰ جہاد اکبر
جہاد اکبر تو جیسے گئے ہم بھی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ حضرت آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف پھر گئے ہین اور عہدہ دیئے کے قابل ہین اور اہل علم
مانند کفرون کے دنیا کے لذات مین حالت لگا رہے ہین جیسا حدیث مین آیا ہی الدنیا جیفۃ و
طلابہا کتاب باقین اگر کہیں کہ رسول نے کب جہاد اصغر ہی اور خاص اپنکا ذلیل حقیر
پس اسین تو صرف سبب کے کہا سب اور سب باتون کی نہ کہا ہے بار بار سے اب ہم حدیث کی صحیح
معنے بیان کرتے ہین اہل انصاف کو غور ہی کرنا اور انصاف کی راہ پر چلنے فرماتے
ہین کہ اللہ تعالیٰ بچائے کہ حدیث جہاد کو کہ اشغال قابل کہکر تعریف مین لائیگا حالانکہ یہی کہا ہی خلاف
دوسرے احادیث کے کہ اکثر عمل کفار کا ایسا دوست رکھتا اور فرماتے ہین گرد سے گنی ذات اللہ

بالکل فنا ہو کر جو میرے حکم کا خلاف کیا یعنی اسلام نہ لایا یعنی عورتوں کو مکلف بنانے کے بجائے اپنے مقابلے میں لانا اور بندے بنانا اور گرفتار کرنے کے بجائے قتل دینا میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہائی کہ یہ بھی دوسرے انبیاء کی طرح نہ بنائے کہ جو شخص مسلمان جہاد کرکے وہ بھی ذلیل و حقیر ہو جائے ایک وقت فقراء صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے کہ ہم بسبب محتاجی کے نہ خیرات کر سکتے ہیں نہ جہاد تو آپ نے ان کے رسول کی بڑی تعلیم کر کے فرمایا کہ تمہاری ایک تسبیح اتنا کہنے کا ہزار درجہ جہاد کے خیرات اور بندے آزاد کرنے اور جہاد کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ لوگ ہمیشہ جہاد اکبر میں مصروف تھے اور سوال سے منع کیا کہ بہتر

ہی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر عشر مرات کان لہ عدل عشر رقاب من ولد اسماعیل رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وفی نسخۃ الاصبہانی حسن غریب وفی الباب عن ابی ایوب وابی ہریرۃ وابن عمر وابن عباس وابی ذر وابی الدرداء وابی ہند الداری وابی مالک الاشعری وابی امامۃ وانس وعمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وابی عیاش الزرقی وابی عبد الرحمن الجہنی وابی عبد اللہ الصنابحی وابی عبد اللہ الفہری وابی عبد اللہ البجلی وابی عبد اللہ الغافقی وابی عبد اللہ الاشعری وابی عبد اللہ الانصاری وابی عبد اللہ الاسلمی وابی عبد اللہ الاسدی

دیکر فرماے کہ آخری کلمات کہ اپنا گذرنا کہا لیکن زبان گویا نہ تھی بات کے کب کہا ہی الحمد للہ
ہوا اصحاب رسول کوئی اسبات سے محروم رہے کہ مرکر انکو ویسے باتوں کی ہری ہوس تھی
اور یہ تیسری دم کی روایت ہین جو ہر حیثیت بیان ہی اضطراب کے لئے ہی کہ انکے ہین کب کے کہنے
اور جان کا خوف ہوا لیکن ہاں اتنا ضرور ہے کہ اوسکا ہی نہ یہ کہ سب پر فرض ہی جیسے نماز
روزہ وغیرہ بلکہ یہ فرض کفایہ کے مانند ہی اضطراب کے لئے افسوس ہی کہ یہ تحریرات ہمارے
معاندین ہین کرتا اور ظالم کو راہ حق سے فریب دیکر پھراتا دین کی جڑ ہی ہاسی لئے فرماے
فرماے کہ طالبین کے چہار صد ہزار ہین کہ وسطے اکابر اولیاے تابعین کے بیش کہا ذکر
مسعود کی بحقیق یا زدہم ہین ہوگا انشاء اللہ تعالی ہاکہ اصحاب رسول اللہ مقبول اللہ
کے خدا کے گناہ گار ٹھہرے کہ مانند جہلاے کلب نجس کے ہوے ہین ہیہات شیخ ہیہات
ہم مذہب کلب نجس کہتے ہین کہ اوسکے مرید اوسکی خدمت کرتے ہین مسعودی ہاہ
وہم رجا دوری اہل سنت وجماعت ہین ہوگا کہ انہ ہدایت
پھر اغراض ہی مسعود کا مانند اغراض ماقبل کے باوصیل جہل مرکب ہی باہدین کی چوری
کرنا کہ اول اوسنے کلام امام ہین تحریف کی دوسرا کہ ہدین مسعودیہ نے جس امر کی تحقیق کی
اوسکا مقتضا خلاف بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہتے ہین غلط
ہی خارج ہے مقتضاے کہ تابعین جو اولیاء اللہ کے مرید اور معتقد ہین سب کے سب
خارج ہے اگر چند مسعود سے کہ جو مکذب اولیاء اللہ ہین ہی سنت جماعت سے الحاصل
حسینی ہین اکمل درجہ پر ہو علیا الآیہ کی تفسیر ہین گہاہی سواے اسکا ظاہر ہے ہی کہ ہر ایک
کے گفت سے ایک چیز سمجھے اور ہر ایک کے دل سے ایک جماعت ظہور کرے کہ وہ اوسکی مقبول
ہی اور یہ ایات ہی گہاہی **نظم** قبلہ شاہان پرورتاج حکم کہ قہار ارباب دنیا سے ہیچ

قبلۂ مصرت پرستان آب و گل و قبلۂ سنی شاہان جان و دل و قبلۂ ارباب عرفان قبلۂ
قبلۂ پیر مغان کعبۂ فضول و قبلۂ تن پروران خواب و خوش و قبلۂ انسان بدیش پرستش
قبلۂ عاشق و صال بی زوال و قبلۂ عارف جمال لایزال ہو اصر یا ایہا الذین امنوا اطیعوا
کی تفسیر میں گھاہی از حضرت سید الطائفہ علیہ قدس سرہ منقول ہے کہ فرمودند یا ایہا الذین
امنوا بمنزلہ بچہ سہ سال است کہ در میان آورد زبان تازہ کردن خود زود ہم شنوی
دمی چند زدن محض گمانہ ہست و بیزد مشغول شدن مغز خرما ہست و ترک ہر دم کشیدن بندار ہستی
سوی حکمت سرای خود پرستی یا خودی کم زہست نفی خویش کن زود کہ جز حق در حقیقت
نیست موجود و اللہ اعلم بالصواب میں کہتا ہوں علامہ آلوسی بغدادی کے اقتباس کردہ
قسم دوم کے بارہویں دسویں میں گھاہی مرحوم نے صرف اس امر کو بیان کر کے
شیخ زین الدین علامہ قدس سرہ کا یہ شعر دلیل لائے ہیں شعر ہر ان کو خاص از
حق بگیر زان اللہ ہر دانہ کم زہست اما نہ آن عاقل چو بیہودہ بود اور
اسلام بیہودہ لہذا بیہودی ہوا اللہ خواہ ابراہیمی اصفہانی کے پہلے رشتے میں گھاہی کو فرمائے
ہیں لکھ دیا ضمائر دونوں جگہ بجائے ہیں کم زہست مصرع ہا خودی کم زخر مغز خودی دین ہست
اور بہت سے اولیا اللہ سے ایسا ہی منقول ہے اور جو منکر اولیا اللہ ہے اسکا قول
قبول ہی کیا ہا جسکو اس امر کی تحقیق منظور ہو الانصاف نامے کا باب چہارم دیکھیں کہ ہمیں
اس امر پر بہ آیات کرمال بین سے بہی گریبان اسے پر ہی کفایت ہوا اور امام غزالی
احیا اور کیمیا وغیرہ میں بہی لکھے ہیں کہ کوئی شخص جسکے قلب میں اس حسین مشغول ہوا ہو
اسکا خدا ہی کریم فرمان امام کا بہی چاہیئے الانصاف نامے کے باب ذکر میں یوں ہی
نقلست کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فرمودند وجود حیات دنیا کم زہست یعنی

نہیں بیکار ہو اس نفس سے یہی کہ جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر اپنی ہستی یعنی دنیا کی محبت
اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرنا ہے معنی کفر کا یہی حبیب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زینت الحیٰوۃ الدنیا

من النساء والبنین الآیہ **رجا** اب سوال یہ ہے کہ زنان و فرزندان از **ہدایت**
یہ سوال بھی دلیل ناواقفی مسروری کیونکہ دنیا کے تین درجے ہیں ایک درجہ مقدار ضرورت
کا کہ کھانا لباس گھر مرد کو عورت اور عورت کو مرد و غیرہ آدمی کو چاہیئے کہ یہ تین چیزیں بقدر
بقدر کفایت داخل دنیا نہیں جیسا کہ رسول دعا مانگے ہیں یا اللہ قوت آل محمد بقدر کفایت
دے اور ابراہیم علیہ السلام کو وقت اپنے ایک دوست سے قرض مانگنے وحی آئی کہ یا ابراہیم
ہیں تیرا دوست ہوں تو قرض دینے سے کیوں نہیں ڈرتا تو عرض کی کہ باعث اس کا
کہ دنیا چیز مضر ہے اسلئے ہیں ڈرا پھر وحی آئی کہ بقدر ضرورت دنیا نہیں ہے جیسا کہ حدیث
میں آیا کہ رسول فرماتے ہیں دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دو کیونکہ اسکو حاجت سے زیادہ
کچھ نہیں ہے اسکی مثال کہ جیسے مردار کہ مقدار حاجت کے کچھ حرج نہیں مقدار زینت
کا کہ جو مقدار ضرورت پر گذشتہ بیان ہوا ہے کہ جسکے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زینت الحیٰوۃ الدنیا المال والبنون
الحجرات ہی الدنیا اور بیک وقت کہ اتنی روٹی اور کپڑا ہی سردی سے بچے اتنا گھر
روز قیامت داخل پرسش نہیں اور جو زینت کو اختیار کیا ہلاک ہوا کہ جسکے لئے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے من کان یرید الدنیا فنوف الیھم اعمالھم فیھا الآخرۃ من نصیب اور حاجت کے مقدار پر جو
اسکے حاصل ہے بنا اوپر ارشاد حضور صلعم کے کہ قدر حاجت پر ہی اکتفا کرے فقر فی الدنیا

از ہیں عقل و ادراک ہی بیہ سبب ظاہر کیا۔ سعادت کا ہی سبب ہے معلوم ہوا کہ مقصد کمالیہ
دنیا میں وہ ہی متعین ہی کہ ترجیح یا ترجیح کہا جاوے اور ترک اسکا بالعکس رہیا نت ہی
اعمیان جب سورے کہ بات بن نہ آئی تیز تیر کی بولی پر بڑا ایمان کے لئے اللہ قولی
فرمایا ہی وہم کا لانعام بل ہم اضل سبیلا **مسودگی بدخلقی یازدہم - رجا -**
سنت اجابت ہجرت الخ ہدایت خود مسود کے کلام سے جہری اور تعریف ظاہری
یعنے لکھا ہی کہ دائرے کے باہر موافقین مذہب کے مکان پر بھی واسطے ضیافت کے جانا
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دایرے کے اندر ضیافت کو جانا تھے پھر ترک مطلق ثابت ہوا
اور باب ہشتم انصاف نامے کا ترک ملاقات مذکور ان ہجرت اعمال ہی ہیا ہیں ہی ہیا ہیں انصاف
نامے کی عبارت یہ ہی باب ہشتم میل کردن ودوستی کردن با مکان ہجرت حضرت میران
علیہ الصلوۃ والسلام منع فرمودہ اند ودرین باب آیات قرآن وحدیث ہے حضرت میران علیہ السلام
بسیار ہست اپس ہدایت سے دیکھے کہ بنائے باب یا ترک اجابت دعوت مین ہی یا ترک
صحبت مذکور ان ہجرت مین اور چند فصل ہی اس سے لگے جاتے ہین فصل سبب از حضرت میران
علیہ السلام اگر کسی ہجرت کردہ از ہجرات مجرد مسلمان رفتہ باشد وہ از ہجرات اور ہجرات باشند
وسیل دوم اوسود، قرابتیان باشد اگس طالب ہست ودر حق ایشان این نیتہا خواہد بود بالجملہ

امنوا لا تتخذوا آبائکم واخوانکم اولیاء الآیہ - فرمود تعالی لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من حاد الله ورسوله الآیہ نقلست کہ حضرت میران ودہ اجازین کہ در خانہ کسی نہ خورد
طعام خورد دن ونہ در عرض ونہ در مضمضت رفتند وگروہ دون دائرہ نقلست از میان
عبد القادر برادری انما حرم الله علیکم الخ آمدہ اند واز سید مصطفی معرف غالب خان میران سید محمود را
سلام آمدہ اند میران سید بیدار بجز کہ فرمودہ کہ اچھا چراغی کہ سلام آمدہ ای نقلست کہ وقتی ملک

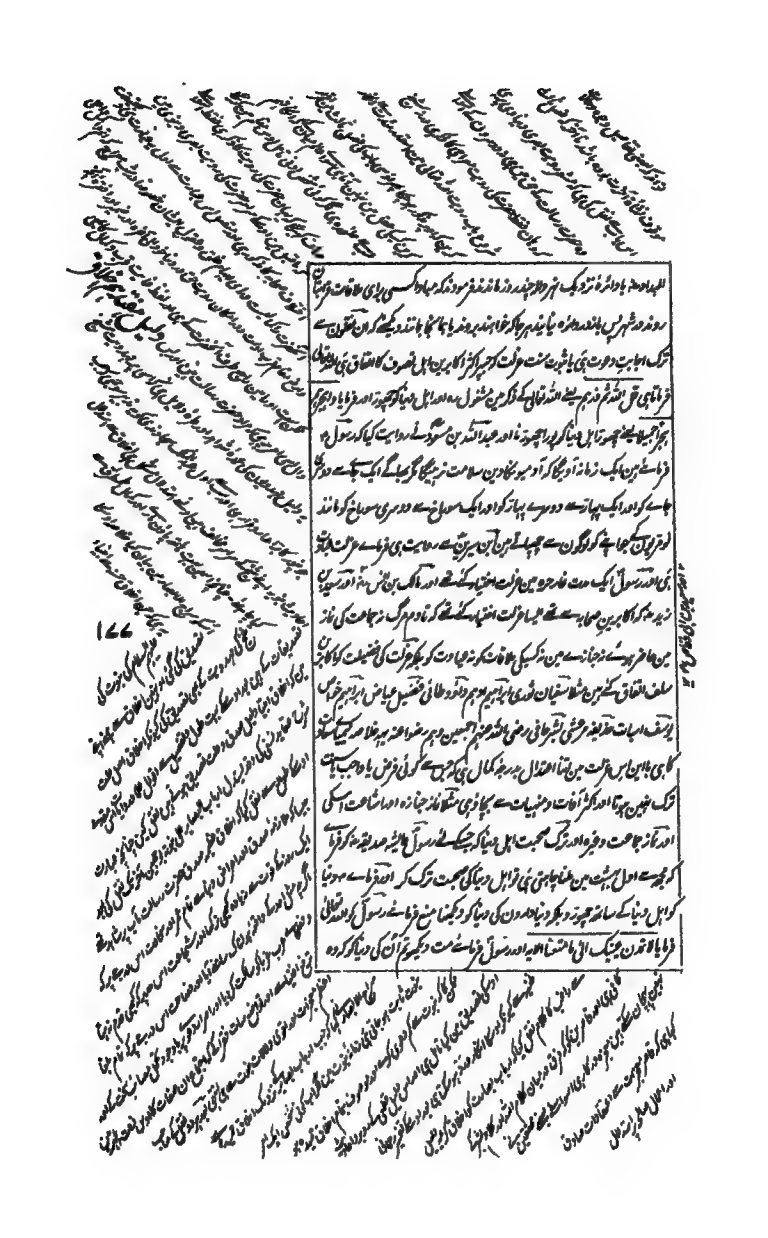

تمہارا فقیری اور بے پروائی سب بناوٹ کا ہے باہر سے تو بڑے فقر کا لباس پہنے ہوئے ہو اور
کیمیا کے نسخے سے اپنے تئیں اصل میں ایک روپیہ بھی نہ کما سکے ہو اور ایسے مقام میں رہتا
کہ جہاں مردوں کے بیت پڑان پتے تھے آپ نے خواہ مخواہ ان سے دشمنی کر لی لوگ خدا کے
غضب سے ڈرے ہیں جو انہوں نے تمہارا کشف حال چاہا تھا سے آپ نے بھاگے ہی اہل قریہ
سے ایک شخص آخر دیانت سے پوچھنے لگا کہ ہمارے اس گاؤں میں ہر روز درویش رہنے کے واسطے
آتے ہیں ہم سے کسی نے بھی ایسا سوال نہیں کیا تم نے کیا دیکھا کہ ایسا سوال کیا
وہ عرض کیا کہ سب لوگ تو نہیں مگر اکثر ہیں جو اپنے تئیں فقیر کہتے ہیں اور
دنیا کو ترک کئے ہوئے ہیں مگر ان میں بعض ایسے ہیں کہ ان کا یہ حال ہے کہ ہر
وقت دنیا کی ہوس میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت
ہر ایک سے دنیا مانگتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت
ہر ایک سے دنیا مانگتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت
ہر ایک سے دنیا مانگتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت

مسودگی بدخلقی دوارد ہم

بگوگاں اللہ تعالیٰ تیسری فصل سے یہی کوشش ہوا کہ سالک مبتدی کو فائدہ حاصل ہے
تو پہنا ضع ہی کس نے کہ بندگیان شاہ نظام دین جب امام کے حصول میں آئے طالب العلمی
کو چھوڑ کے میسا مسودہ اپنی کتاب کے دوسرے باب میں پیغمبروں صفحے پر لکھا ہی اور امام
محمد غزالی رحم کیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے ظاہر قناعت کر لیکے چیزوں کے بیان میں
لکھے ہیں کہ شیخ بغدادی رحم فرماتے ہیں دولت نہیں رکھنا ہوں میرے صوفی کو چہ ہے اور لکھے
اور علی بن حسین نے مولانا علاؤ الدین آبری سے کے احوالات میں لکھا ہی مولوی گفتند کہ در مبادی
حال در بہرات بتحصیل علوم مشتغل ہا شدم چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ غنیمتا
کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد مترود بودم کہ تا یا تمام ترک تحصیل نایم یا کماہی مشغول شوم
در ہین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چہ در مدرسہ مبیرفت شاہ رسیدم کہ عاقبت خانہ روی
در آمدم و در ہا از اندرون بستہ و پشت بجواب نشستم و در مبادی شیئہ تحصیل و ترک آن اقتدم و ناگاہ
از گوشہ جواب آوازی شنیدم کہ گوینده گفت ترک کما تا یا سا، حال بر من پوشیدہ از انجا
بیرون آمدم و روی بجہانیان نہادم و ناچل قطبان رسیدم در ان گورستان دیوانہ بود کہ گوید
عزم ما ناگاہ از دور پیدا شد و با خود نزدیک میکرد گفتم پیش روی روم دیدم کہ در ہین باب ہیگوید
چون نزدیک او رسیدم گفت حالیکہ در مسجد قبہ شاہ بودی نہ گفتم کہ ترک کما تا و یا سا
متحیر شدم و از پیش برگشتم و با خود بترک و تجرید غالب شدہ بہان عزم بملازمت مولانا سعد الدین
قدس سرہ آمدم و دران محل ایشان تنہا در مسجد جامع جای طالب نشستہ بود چون پیش ایشان
نشستم سر برآورد و در من نظر فرمود نگاہ لطف و الفتے مثل شہد و شکر در دست حاصل آنکہ ترک تحصیل
بالکل حاصل میشود کردد جای بدوی در ہین نسبت میبا یاد و از ہین سخن در ایشان فرمودند
خادم بنام از نزدد و خلاص یافت اور مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ کے

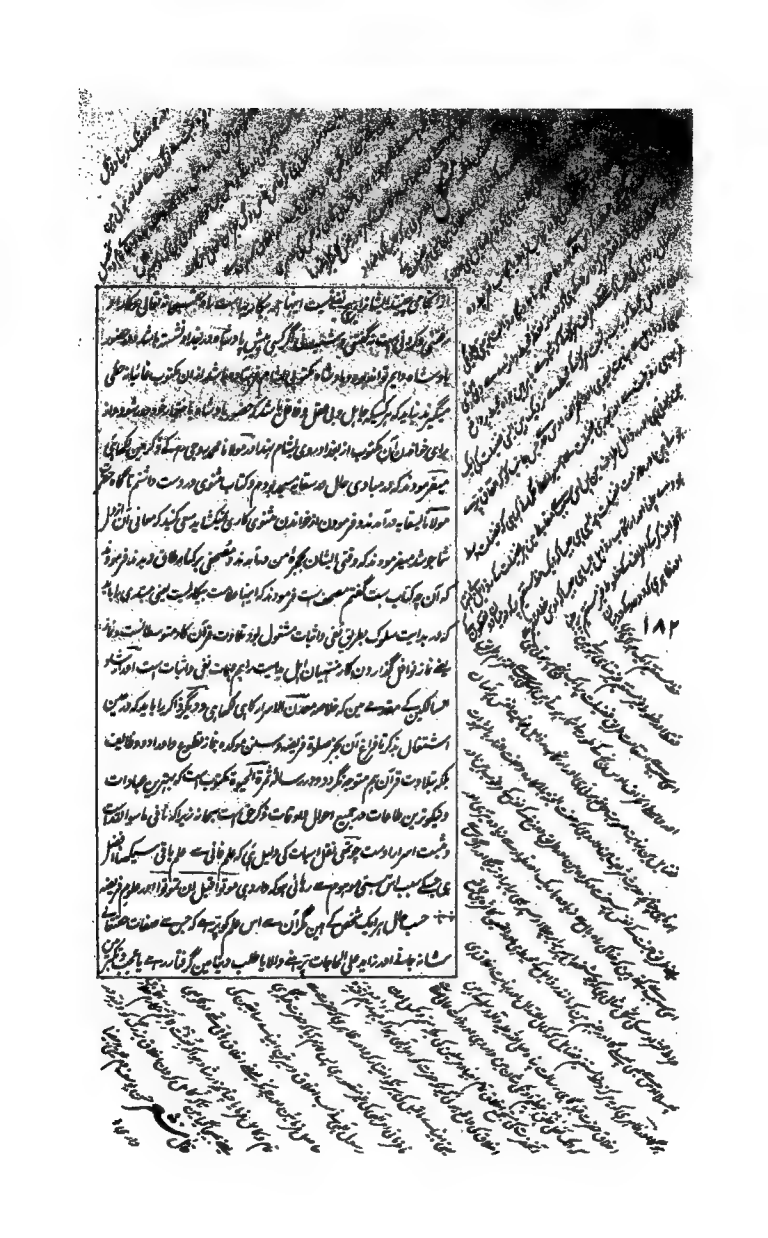

ایسا ہو کہ طبیعات کو کہ کے نماز کو تیار ہی ہے اسکو امام چاہئے سو وہ میری کہ کون پیر کے بغیر راہ
چلنا نہیں ہو سکتا ہی کہ شیطان کے ہزار راہ اس سے لئے ہیں جب پیر پر تیرے اپنے کو کرے
ایسا پیر کرے کہ پیر کی خطا کو اپنی نصیحت کہے پیر جب مانند پاکی زمین کے ہی اب بیان فقر کا
تلقی کا ہو وے لیکن سلوک سے پہلے اسکی حقیقت نہ جانا ہو کہ نہ گیا علم لیب استفادہ علم
کے جواب ہو نا ہی اور اسکی حقیقت ایمان قبول و قال نہیں کہ نہ گیا ہو راہ سلوک ہی پیر کے بغیر
سے منصور دیر ہی کہ آدمی اسپر ایمان لاوے کہ اکثر علی اثبات کے منکرین اور جو بات علم
رسمی کے برخلاف ہو اسے باور نہیں کرتے ہیں تیسرے اثبات ہو کہ سوا پیر
امام یا فرکہ کہا ہی اور بنا سے امام علم لقمہ فرض ہے اسکے ہر شخص کے حال کے موافق
فرماتے ہیں علم سلوک بغیر تیاع کسی پیر کامل ہو نا ہیں ایسا ہی یہ فرقہ
کے تیسرے فصل اور تیسرے بحث میں بھی لکھا ہی اور شاہ شریعت بیضا میری حکم کہ تب ہم
میں فرماتے ہیں اجماع مشائخ طریقہ ہے پیر طلب کرنا فرض ہی کہ یہ علم سلوک بے پیر کے
نہیں رجا اور میزان کا یہ قول فخر طریقت ہے مسعودی جیں اور نسب کی تکمیل
ہی بیعت فرمان امام کا یہ ہی انکشت کہ حضرت میزان فرمودہ کہ برا فہم معنی قرآن و فقہ کے
بیان کردہ شود زبان ہیں ہست فرد اس فرمان سے یہ ہی کہ بدون پیر کے قرآن اور اسکے
معنے ظاہر سمجھنے کے دقائق و حقائق قرآنیہ سمجھنے زبان ہیں ہی جانچہ اسپر لفظ فہم اور بیان
دلالت کرتا ہی بیکہ بیان ہر کلام کا بعد اسکے علم کے ہی سو بدون اس علم کے ہی جہال کو کیا جان
کہ وہ تہ ہیر فہم کہتے ہیں اور پیر قرآن امام کا مطابق قرآن و حدیث کے ہی جیسے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قدس اللہ سرہ العزیز الاسلام فہو علم لدن پیر الا یہ اسکی سمجھے مدارک
میں ہی بیان دلیل قرآن و حدیث بیضاوی میں ہی المعرفت والاتحاد اور حدیث میں ہی عن ابن

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شر صدور الناس ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعا اور بددعا کی بہ اسکے دلیل ہی کیونکہ دعا کے فقرون وغیرہ سے بہت ہوا کہ علم متعلق

وغیرہ جو نماز میں حالت ہو موجب انتظام حق اور سبب اکتساب اخلاق رذیلہ

ہوتا ہی اس لئے سکا کہ جیسی ہو فضیلت ہوئی اور ہوسے رسول پہی فکر بہتر علم متحرک لوگ

ایمان لائے بلکہ اگر انبیا پاسے ہی لوگ ایمان لائے ہیں اب مسعود کے کہنے سے معلوم

ہوا کہ ہوسے نبی کی بلکہ اگر نبیا کی حیثیت بھی مانند صدیوں ہوسے امام کے ہی ہیں

ہی دلیل حجیت ہوئی اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ والد ابن ابی شیبہ سے بھی اپنی کتاب کے

ساتوں باب میں ہی کہا ہی بلکہ ہر فن کے مصنفین ہی تقریر کے جو سوسے بن پہلا

مرجا انکی تحقیق پر کہ اپنے بزرگوں کی پیروی مانند فرمان رسول کے واسطے ہدایت کے ہی

کیا رجا ہیان فرمایئے فلم ہدایت یہ بھی قبیل بیان ہی ہے یہ حدیث حسن

غریب ہی جیسا کہ مشکات میں ہی اور ذکر کے شروع کئے اسی مشکات میں ہدایت اچھی

صحیح بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہیں پہلے ذکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ ذکر

ہی جو ذکر کے ساتھ ہیتے گو ذکر نہ کرے بھی ہو بخشے جاتی ہی اور اسے ذکر صحیح اسیں گھاٹی کر ذکر

تامی عمال سے بہتری پس ان حدیثوں کے بالمقابل حکم ایسی حدیث کا جو ہر نہیں ہی اسکا

ہی بلکہ حدیث پہلی جو عائشہ سے روایت کیا اسمیں فقط تسبیح تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور

مسعود ذکر ہی قبیل سے ہی کہ اسکا ہوا جو ذکر کیا اسمیں خطاب اور صفت ذکر ہوا ذکر سے

جہالت ہی بلکہ ذکر سے موافق ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کو فرض

تقرب اللہ حدیث ہی بیان کمال ہی ہی کہ خود باقی رہے پھر سوال کہاں جب سوال

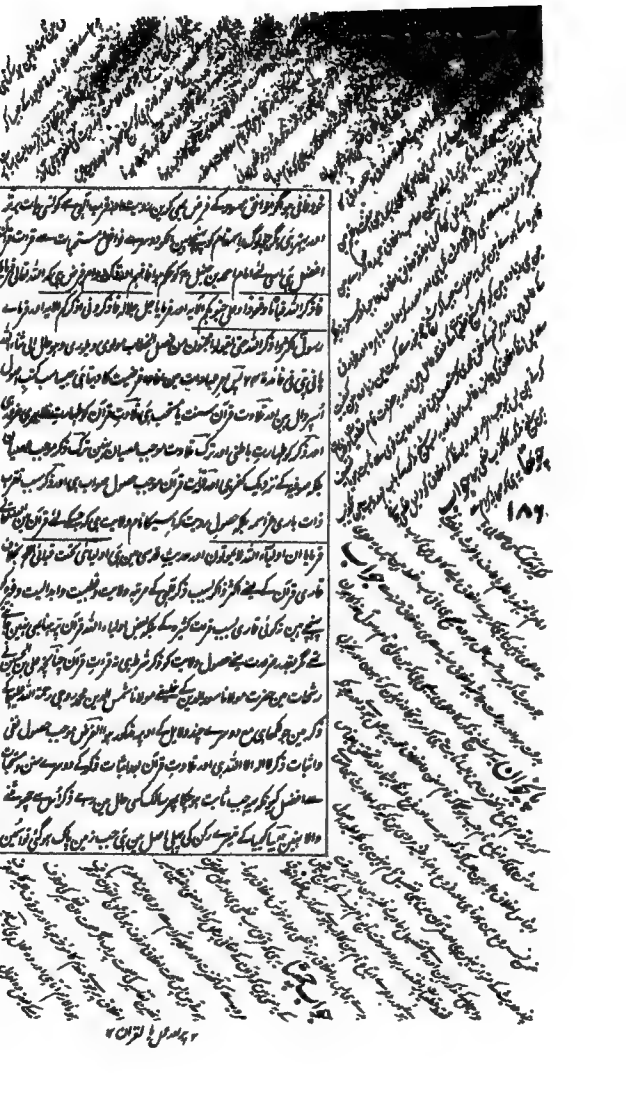

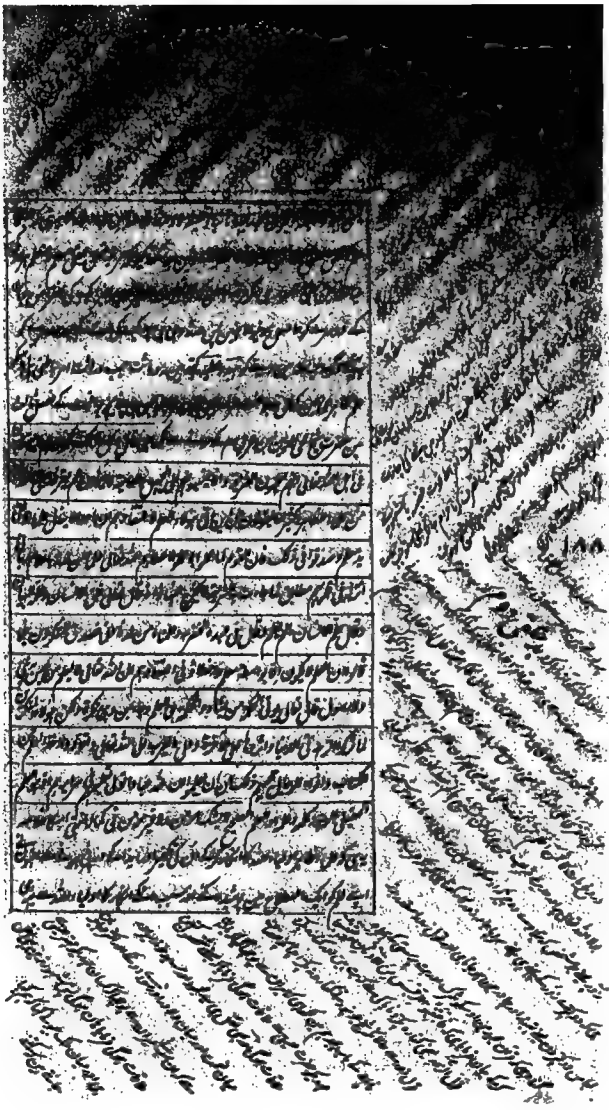

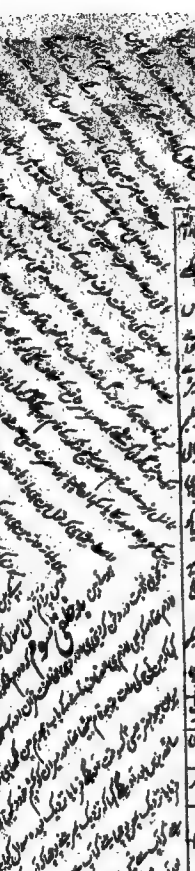

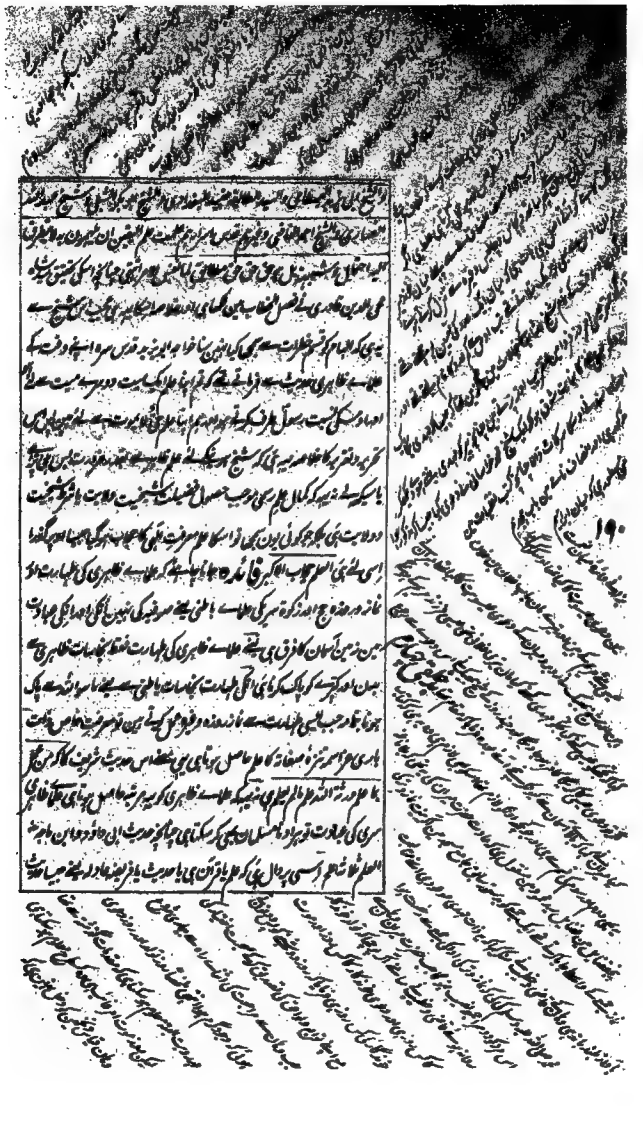

شیطانی کہ دنیا اور اہل دنیا کے طالب اور کوشش میں گرفتار اور ہر قرن میں اور ہر زمانے
استدراک کرنا ان کے واسطے رسول فرمانے ہیں کہ ہر دین کے چھ اور ہر قرن میں ایک بڑا
دین کی زیادہ بیٹے جنگی صورت کی ہوا و ہوس کے خلاف ہی ہو خود دنیا میں گرفتار ہو
دوسرا کو بھی پُر دعوت کر سکتا ہے سو وہ تیسرا پہلوان ہم میں کسی کی کہ دل دنیا کا گنتا ہی
رکھیں ہیں ہر قرن میں ہلکا مالدار دنیا کی قدر صفت کرتا ہی اور بڑا عالم منفرد اسکی بڑائی پاتا ہو
ہر ہیں کسی جگہ پر کچھ اور پیشہوری کہ رسول فرماتے ہیں دنیا فروشی اور طالب
کس قدر سود جیسا یہ جہوت کھا ہی کہ مشائخ طریقت سب علی تھے اور ہیں یا زیادہ
اور جنید قدس سرہا کا بھی نام ہی مگر اول انکے جو اوپر گزرے اُس سے صاف معلوم ہی
کہ انکا مخالف علم ظاہری کے تھا اور علماء علم باطن تھے نہ مخالف علم ظاہر بلکہ ظاہر
صرف میں سوا کتاب ظاہری اور مقرر وہ علم رسمی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس دلیل سے
سے بھی پایا جاتا ہی کہ جنھوں نے مشائخ جو علم رسمی ہیں مقرر رکھتے تھے بعد وصل حقیقت
ہو چکنے انکو ترک کر دیتے ہیں یا نہیں ہر صاحب کشف و کرامات ہی کہ وہ پایا جاتا ہی سو علم رسمی کو
ایسا بھولے تھے کہ اپنا تصنیف تمام کہ لکھتے تھے اور مسودہ بیاض میں یک دم ضائع ہو گیا تو یا
کہ شاید اس غفلت کا علاج ہو اگر سن پایا جاتا ہی کہ حضرت خاتم الرسالت ہی تھے تو یہ کہاں سے
تحقیق کیا انکا پتا نہیں پایا یہ صرف اور اقرار جلیل منصب اور بعد وفات ہی ہی کہ صاحب
سریع الاعتبار کو اپنے پر قیاس کر کہ شہوری الزام نہیں عالی نشہ گرچہ مسودہ کا حال نہیں مشائخ
موافق ہی کرچہ اور جہلاء کی زبان اور ہو رہا ہی جاتا ہو جنھوں نے مسودہ کی پاس
پر خلق اور انکے جوابات کا خوب لکھے تھے ہیں بیچ بیچ مسودہ ہو ہر فرض کیا اول یہ کہ
بارے اور ہو علم ہو چکے ہیں شد کہ لکھا ہی سو ہمارے دلائل ترجمہ ثابت

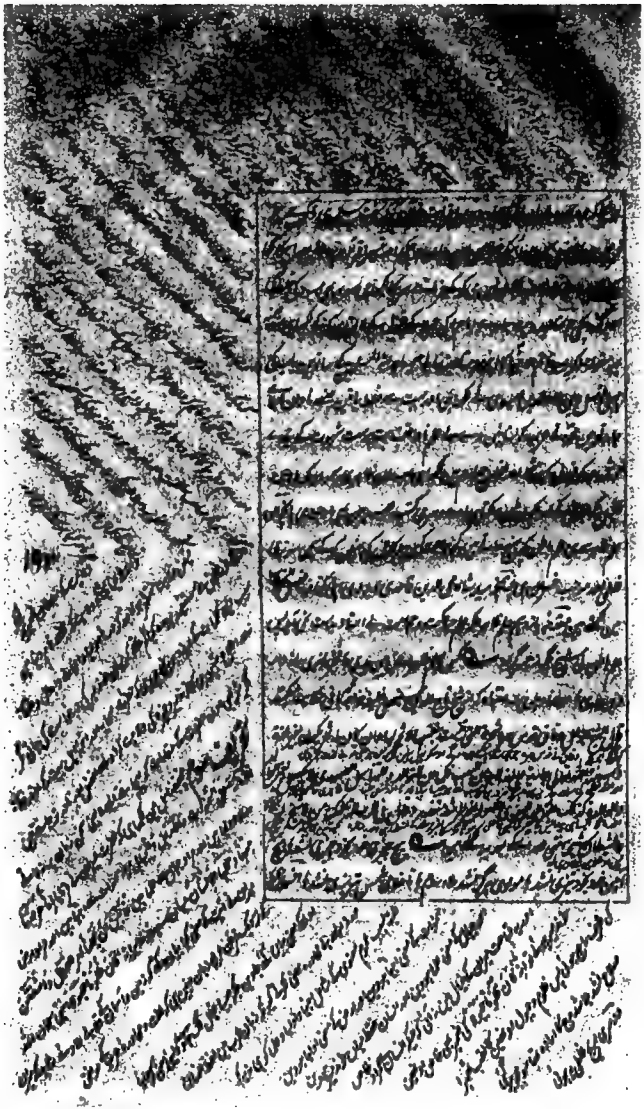

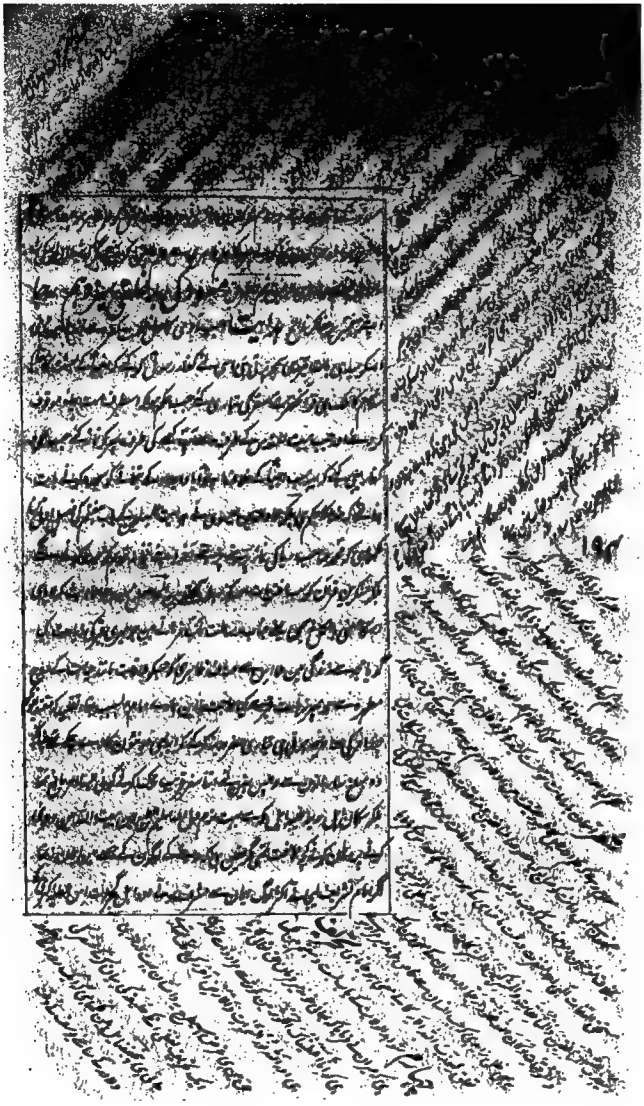

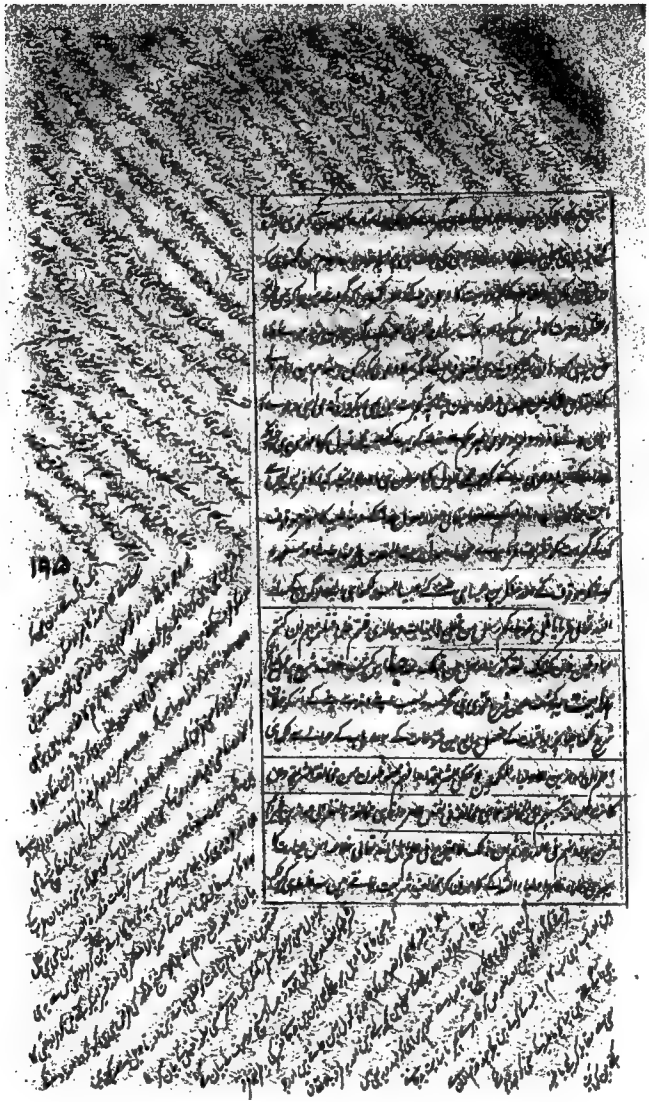

مسئلہ اول

در سورہ الانبیاء کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت کی طرف رسول بھیجا اور ہر رسول کی دعوت توحید کی تھی۔ ہر رسول نے اپنی امت کو اللہ کی عبادت کا حکم دیا اور شرک سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ۔ (اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو)۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ ہر رسول نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے لیے امین رسول ہوں۔ ہر رسول نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ ہر رسول نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ہر رسول نے اپنی قوم سے کہا کہ میرا اجر صرف رب العالمین کے ذمہ ہے۔ ہر رسول نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں

پہلے فصل میں سوال کے جواب میں لکھا گیا کہ وہ جاہل لوگ جن پر انکا بسبب خرابی
عورتوں کا بسبب شوق مخالفت اللہ علی الخائنین مسعود کی بدخلقی غالب ہو گئی
رہا یہ کہ آپ نے مہدویت کے انکار کے لئے ہدایت اسکا جواب اتنا ہی بس ہے
کہ یہ مصرع لکھنا بیان باشد خوشی باشد مگر یہ کتاب ہندی ہونے سے
کہ علم لوگ اس وقیفے کو سمجھ نہ سکیں حال کا لکھا جانا چاہئے اسی اپنی بدخلقی کے جواب سوم میں
مسعود خود لکھتا ہی پس علامات مہدویت کرا حادیث میں مذکور ہیں وہ اس مدعی میں
موجود چاہئے ہو نا اگر اسکی تصدیق لازم ہو اور انکار کفر ہو اس تو یہ مسعود سے ثابت ہی
کہ مسعود کا اعتقاد یہ ہی کہ مہدی موعود حقیقی اگر کوئی اپنے منکر پر کفر تو کا حکم نہ کرے تب بھی منکر
اسکا کافر ہی جب مہدی موعود حقیقی حکم تکفیر کرے بطریق اولی ثابت ہوا فاما مسعود کو شک
و تردد اس میں ہو کہ یا وجود ہمارے امام کو منکر کو کافر کہنے کے انکا حکم حدیثوں کا یا مذہبوں
و فیرہ کا رو سے بلکہ ان کے پیچھے نماز جمعہ و اعیاد جائز ہے یہ خلاف شرع محمدی ہی پہلے جواب کا
رد یہ ہی کہ انکا کفر عدم ایمان ہی نہ عدم الاسلام جیسا شرح عقائد نسفی میں کہا ہے کے
بحث میں کہے ہیں ولا نزاع فی ان من اللوازم ما یصلح لاشارع امارۃ التکذیب و علامۃ الکفر
کذلک بالاولی اشرعیہ کبود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر
و مگر ذلک حاشا ثبت بالاولی انہ کفر انتہی اور ایمان کے بحث میں کہے ہیں کما فی ضمان البحر
صدق یحیی ماجاء بہ النبی و کفر جاحد ضروری من ذلک شد الزنار بالاختیار و مسجد للصنم
بالاختیار بخلاف کافر اب جانے کہ ایسے لوگوں پر حکم ابن اسلام کا جاری رکھتے ہوئے کافر
کہنا اور دست بدی نہ رکھنا مانند حربیوں کے قتل کرنا اور ان کا مال اور انکے عورتوں کو لینا
اسی لئے ہمارے امام معصوم ہی فرمائے ہیں چنانچہ فرمان ہمارے امام کا مسعود خود

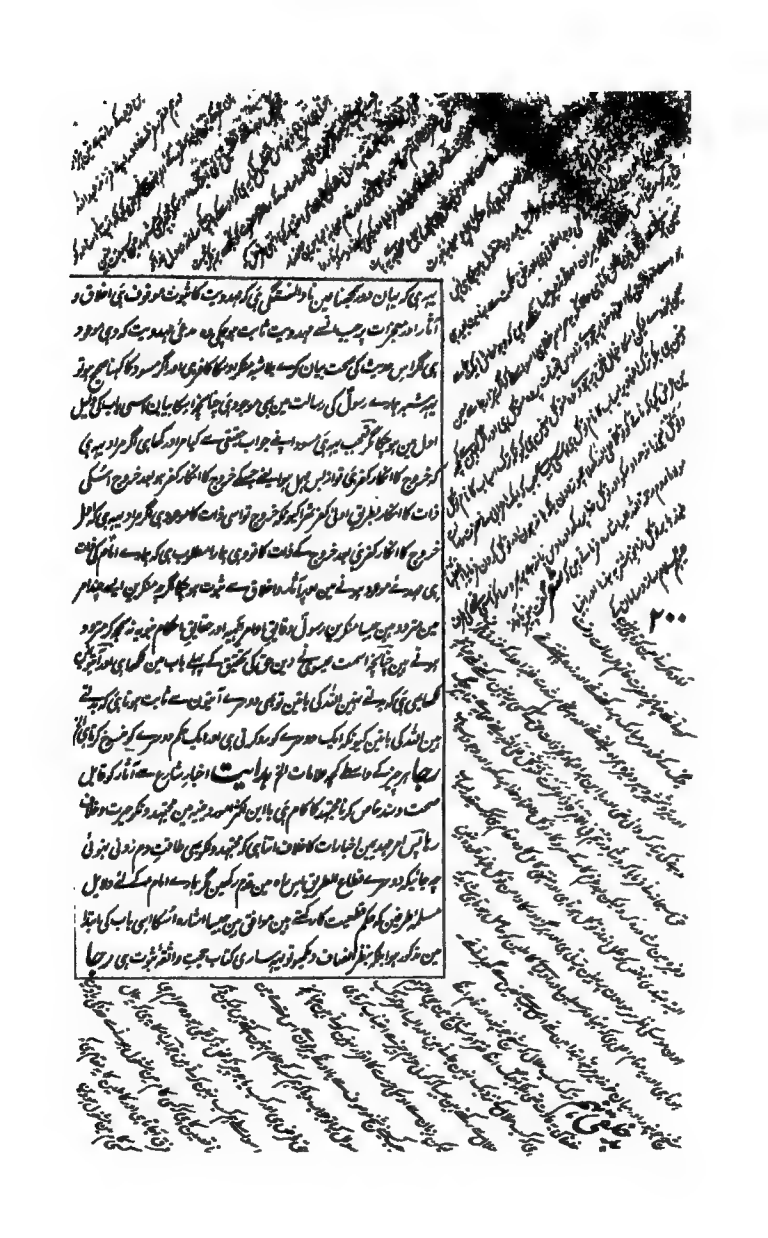

اب ان درمیان مہدویت کا ابطال الخ **ہدایت** اول یہ ہے کہ مہدویان کے بعض مسائل فضالت و سفہ پر اور دعوائے علمی کہ قائم ہونا ہو شمار عرفی اور ان کی باطل دولت و شوکت سلطنت کے برباد ہونے اور قریب بعض کلاس دعوے سے آپ ہی گھائل ہو کر ہمارے ان کے ابطال کو دوسری دلیل کی حاجت نہیں بخلاف ہمارے امام برحق مہدی موعود علیہ السلام کے کہ یہاں کچھ خلاف عرف و دنیا کے سرے سے ہوا اور علامت امام برحق کی یہی دوسری بات منصوص نہیں اصل اخلاق ایسے کہ ان کی ایک دو روز کی صحبت کے فیض سے بیسے بیسے فاسق و فاجر پرذائی خونی شرابی زانی و متقل ہستی و صالح ذاکر و شاغل متشرع و صائم و مستقی و علیم ایسے ہوئے کہ ہم قدم اصحاب رسول اللہ کے ہے ان کی صحبت سے کئی عالم متورع و فاضل متشرع فہیم بابصر عالی ہمت ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جن سے مرحوم سرسید و نذیر حسین و بٹالوی و غیرہ وغیرہ دیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قائل ہیں جیسا شیخ علی احمد سرسید بھی جیسا کہ ان کے اس حال کی تسلیم کے منقولے انکی کتاب زندوہ کے باب دوم اور باب سوم کے دلیل دوازدہم کے جواب میں لکھے گئے ہیں بلکہ آج کہ چار برس ہوئے کہ امام علیہ السلام کے گزر جانے کو فقراء و علماء ہماری قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہے ایسے اخلاق سے متعلق ہیں کہ ان کے اولی کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلی میں محال ہی دوسری یہ کہ باوجود نجدی اور مخالفی کے ماننے دین حنیف کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و رونق پر ہے بلکہ گویش بادشاہان وغیرہ مخالفین بھی مذہب حنفی کے اہتمام و اقبال کے لئے صدہا کوشش کئے اور کرتے ہیں پھر کیونکر سود مند ہونے ہی کی دلیل ہے بس ہی تیسرا یہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو مذہب صحیح نہ ہو تیسرے نمبر پر بالجملہ غیر حجت اور بیقیاس اور مقبولہ پہلے دو نمبر حق ہی جیسا امام الحرمین کے لئے امام سرخسی نے شرح خانہ سنی میں لکھے ہیں جو شاید کہ اوقات

مسئلہ کی تحقیق

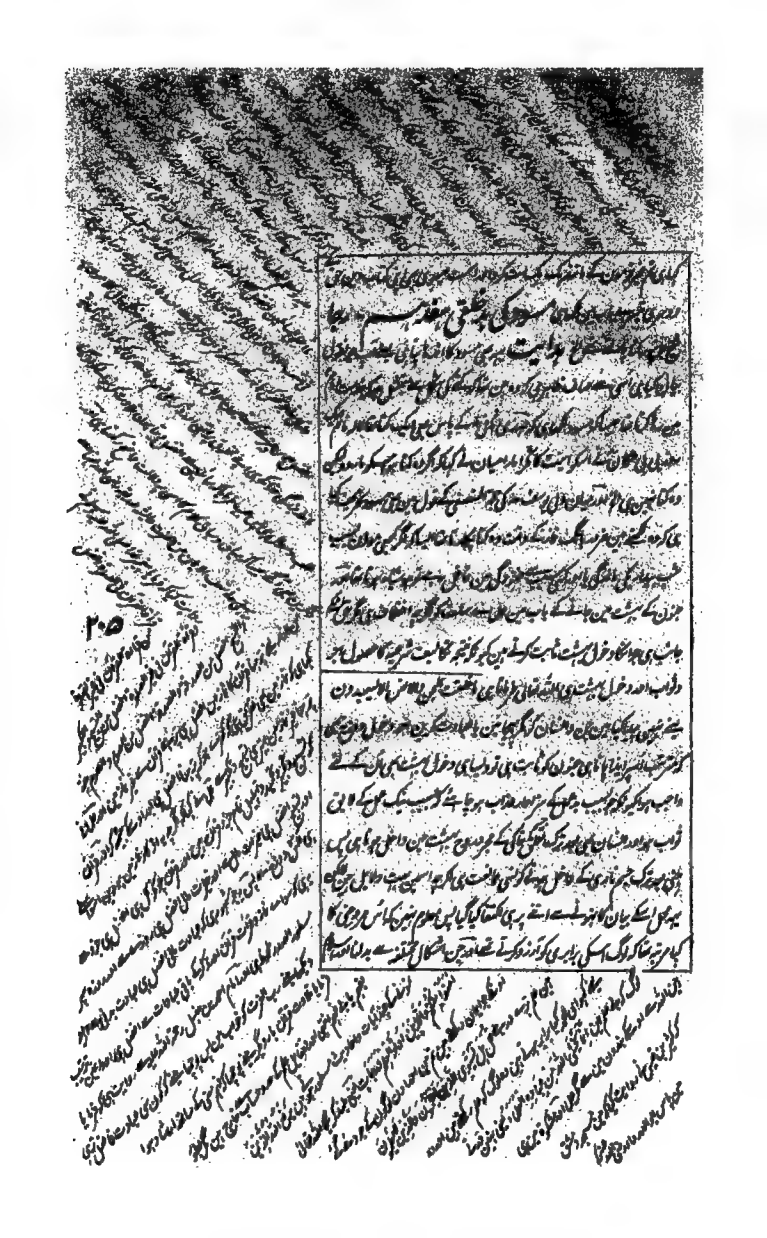

لا ناشہود ہونے سے اسکے دو دلیل کی حاجت نہوئی فانا یک نکتہ اور لکھا جاتا ہے
کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ علم سے بے دیانت کرتے ہے مثال دیا ہی گمراہ کے کفر کے
کئی درجے ہیں اور کفار ان سے کئی درجے بہتر ہیں کتابی مذہب و مغاب ہے پاک ہی
اکثر پاسنت مذاہب ہی اور کتابی اپنے مالک کو اندہ ہمارے اجالے میں پہچانتا ہی بہیر
باوجود علم و عقل کے اسکو بالکل نہیں پہچانتے ہیں اور کتابی اپنے مالک کا حکم کیا لانے
میں یہاں تک صریح نہیں کرتا اور اکثر بالکل اوامے احکام پر التفات نہیں بلکہ اکثر تمام
اسکے حکم کے برخلاف کرتے ہیں اور کتابی اپنے مالک کے مدد وندے ہرچند نہیں جانتا
اگرچہ بہوک سے مرجاوے پیر باوجود اگلے نے رہنے کے اپنی ترقی زینت دنیا کے لئے
خدا کے دشمنوں کے مدد وندے پر ہوتے ہیں اگر کوئی کہے کہ اسلمان ہیں کہنے کی صورت
جو کہ بس الیسی ہی کیوں اختیار کیا جواب اسکا یہ ہی کہنے کی صورت کہیں نہیں بلکہ کہنے
کی ذات کہیں ہی الیسی تری حکمت ہی کہ دوسرے جاندار آدمی کی صورت دیکھے تو
بسبب مصاحبت کے راز فاش ہونیکے قبل نظر دوسرے جاندار کو دیکھ کر وہ مطلق انسانی
محال ہی متفرق تعلقات کے جو ہر جاندر کے ساتھ ہیں پیر کیسے سود کیا ہستان سود کی
بھی نہیں کیا کہ فرماتے ہیں **نظم** زہر یارہ عارف نژند پرسش او کہ پاک باز
سنگ آمد بگوش او ہنیچ کہ عارف کی جاتے سے کسی نے آواز دی سنے والا تعجب
کرے کہ اسکے جوہر پاس گیا تو وہان کہ تقاضا اسکے تعجب کا دیکھ وہ عارف کیا دیدم کہ
بیچارگی می خرد ما ہنادم زسر کہ در سنے خرد کہ چو سنگ بر دوش پالنگ کہ ہم کسی کو
از سنگ ندیدم کسی کو اندر سنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ لکھتے ہیں کہ سنگ پیہم
زشت نامی چو مرد کہ مرد را بدرنج نخواہند برد اور لکھتے ہیں کہ ازین ہر دو کہ یکی شن

داشتہ کہ خود را بہ از سگ نہ پندا شتہ و شاید ہمی نظر وہ مرد حق کے کی حرمت
لیا ہو اور اکثر صحابہ سے یہی مروی ہی کہ اپنے کو جنوروں سے کم نہ سمجھے تھے اور یہ کہنا
کہ گائے ہم ایسے بڑے **مسعود کی بد خلقی بجا ہم** رجا شیخ ہو نہ ہو ج
بیت اللہ معراج **ہدایت** اللہ تعالیٰ فرماتا ہی من کا مستقل فائدہ سیدھا راستہ
خلاصہ یہ ہی کہ جو شخص قدرت بیت اللہ کے طرف کی راہ جانے کی رکھے اور حرمت ہی اس کی نہیں
پر دلالت کرتی ہی اگر جبکہ حاجت ظاہر ہی کسی طرح کی ہو تو ہم مسعود سے پوچھنے میں
خدا کو حاصل کرنے کی حاجت سے ہمی کوئی بڑی حاجت ہی اگر کہے کہ معرفت الٰہی سے
اسکا گھر دیکھنا افضل ہی تو اس کلام کی تو ہین پر دلالت ظاہر ہی کیونکہ مراقبہ
ضابطہ اصول و ضوابط کے چھوڑنے تمام عمر کی دوست ہی بخلاف حصول معرفت الٰہی کے کیونکہ حصول
بلوغ فرض ہونا ہی ہی جب کوئی ایسا شخص ہو کہ اس سے معرفت الٰہی حاصل ہو یا دیدار
ذات نا متناہی تو اسکے چھوڑ کر بیت اللہ کو جانا کہ مشروط بشرائط ہی اور اسمیں یہ بھی ہے
حاجت قوی ہو جانے کا حاصل یہ ہو کہ جانا بغیر اس کے ضائع ہو جاوے کی اس تقدیر
کہ حج موقوف کر کے بندگان دین کی خدمت میں رہے دین اور حب اس امر قوی کی تعلیم
سے نزاکت بالکل بیت اللہ گئے ہیں مثنوی کے شریف کے دوسرے دفتر کے شروع
میں شاہ مستان نے کیا ہی **حکایت** جب کہ میں چلنے کا سفر کرنا یزید کا جسکو
کہ نے بندگان کی خرید کو ماہ میں دیکھے کہ میں یکبیر دو دو اشکر دیکھے اہل حال شاہ
فرد کو ذات میں فنا کے مردود کا کمال کو ثابت درویش اور صاحب حال سمجھ کر
انکے آپ سے بیخبر کر پر بیٹھنے حال کا سر بسر کو ہیں کہ اسکو کرامی ہو شخص خبر کو
ہی سمجھے کہ جانا نگزیر دہ کہ اتر پاس کہا ہی نادان وہ کہے دو سو دینار کہ کر کو

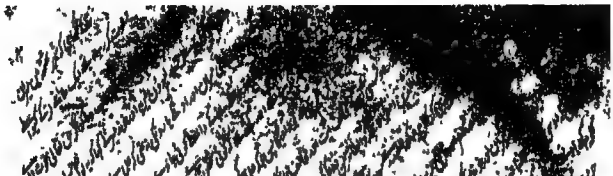

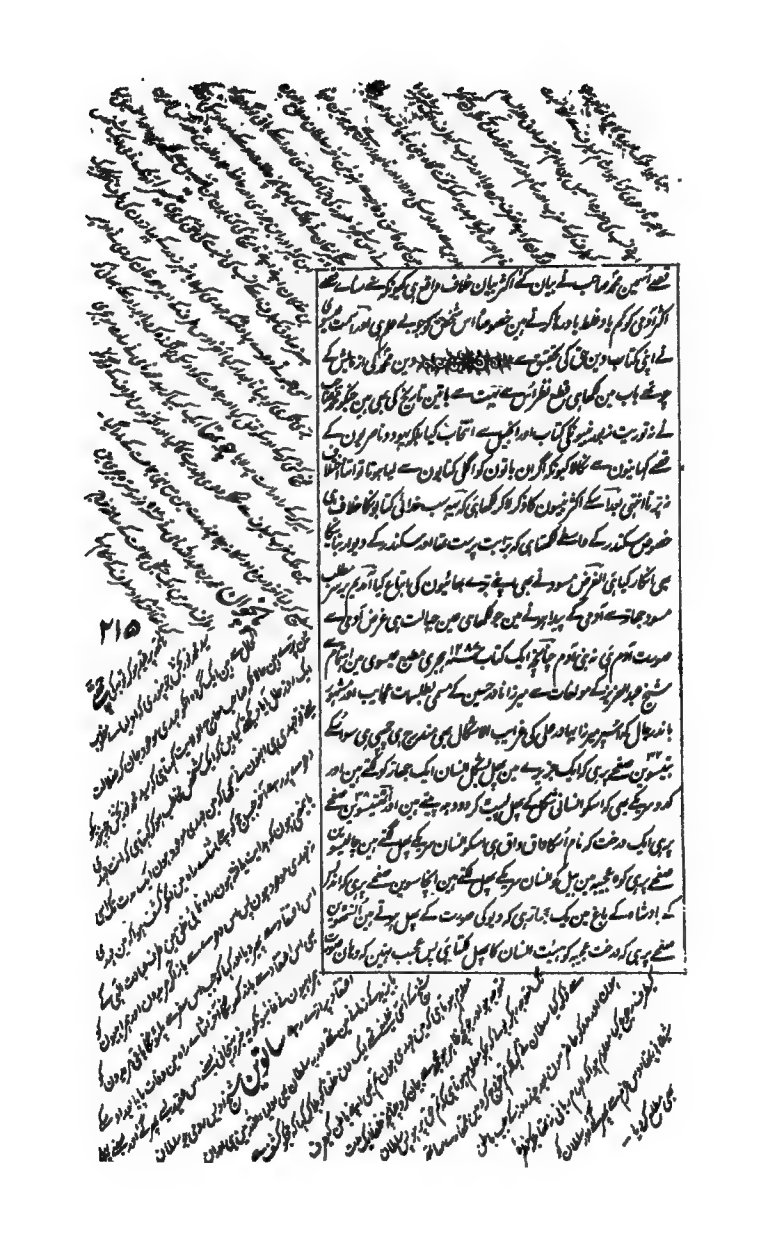

قریب اطراف بن عبد دی مسعود کی بد خلقی بست و یم - رجا میرین کو
دعوی بھی الہام ہدایت بیہ ماتھ ہیچ ہی اور دلیا ہی ہمارے امام سے فرقہ اور ضلا
موافق حدیث کے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں بقینہ شوری دلائیلی کہی رسول کی مخالفت
صادر ہوئی چنانچہ بیان بھی ظاہر ہوگا کہ مسعود ہی عیبت قلبی کے سبب حقیقت امر سمجھ کر
لے جاہا اعراض کر بیٹھا یعنے جہاد سے امام ۱۲ اپنے منکرین سے جو امت اجابت محمدیہ
ہیں جہاد کرنے اور ان پر بحکام حدیث کے جاری کرنے کی حقیقت مسعود کی بد خلقی پائی نہ ہم
ہیں بدلائل بیان طعنہ و قبح ناظم لکھی گئی ہی اور شرکین وغیرہ کنہ جو امر سابقین ہیں بیان
بھی جہاد کرنے کی اسباب ہیں اصل اصول بیہ کہ رسول آپ ہی اپنے منکرین سے
ترک جہاد کرنے کی بین کر فرماتے ہیں رضا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر یعنے ہم جہاد
(ذاتی سے جہاد (ذاتی کی طرف پھرے لفظ رجعنا کے کہ بولنے کے لفظ ہی بیہ بات ثابت
ہوتی کہ جناب رسالت مآب بالکل کفار کے جنگ سے دست بردار ہو گئے ہیں کہ کیونکہ
لفظ رجوع کے ایسا ہر ہی کرم پر مجموعی ہیر طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت ہیں ہی
وفوان یوبن بالرجوع منہای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فوان شخص ایمن بیا رجعت
سے یعنے پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد ہیں بھی معنی ہیں کہ فوان اور بعد مرنے کے بھی
یعنے دور ہو جانے کے جیسا امت مسلمہ من الخصوص یعنی بیگانہ ہیں ہیر کر کسان سے اور
رسول کو ہمیشہ تربیت اونی سے طرف اعلیٰ کے رجوع فرمانا سی لئے اسکو جہاد اکبر فرمایا ہے
پس ہمدی کہ بیٹھے کہ ایت و بین ہونکی ہیر رسول آپ سے فرمادی یا اول قدم ہیں ہیر رکھے
کہ یہی اتباع نامبری المقدس مسعود کی جہالت ہر کہ مدعی کے مقابلے ہیں سن
ملاحظہ نام اور اگر یاد ہے خصوصاً حدیث کے معنے ہیں ہر شخص کو ہر مسلمان کہلاتا ہی

امتیاز کامل لازم ہی سو سمجھا جاوے گا کہ ہر بار وقت دعا کے ہاتھ اٹھانا خصوصاً بعد فرض
نمازوں کے کہ سنت مستمرہ ہی الخ آپ ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ مسودے کے حیثیت
پر غور و تامل نظر کرے کہ اسکی لکھے ہوئے حدیثوں میں کسی ایک حدیث سے صراحتاً
تو کجا کنایتاً بھی یہ معنی یا یا جاتا ہی کہ رسول کسی نماز کے پیچھے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہیں
سوائے استسقا کے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے ہوں یا کسی صحابہ سے
مروی ہی تا حدیث ابوداؤد اور ترمذی سے جو حضرت عمر فاروق رضی کی روایت ہی
اور حصن حصین سے بھی یہی یا یا جاتا ہی جہاں کہیں دعا میں ہاتھ اٹھانا مروی ہی بخاری
اور مغز کو خوب مکھن کو چھوڑ کر آسمان طرف کر کے دعا مانگے اور بعد فراغت منہ پر پھیرنا
نہ یہ کہ کسی نماز کے بعد ہاتھ اٹھانا مراد ہی سے مروی ہی اور دوسری حدیث ترمذی سے
بھی صاف ظاہر ہی کہ پچھلی رات اور فرض نماز کے بعد پہلے دبر صلوٰۃ کے دعا مقبول ہی

اور دبر التحیات بالجہر تین بیر کا یقال فلان الی الصلوٰۃ الاولیٰ اور یہ ہی فی آخر
وقتہا کو فی المصباح پس دبر صلوٰۃ آخر نماز ہی کہ بعد رد و سلام قبل سلام دعا بہ خاصت
بلکہ بعض تابعین واجب جانتے ہیں نہ یہ کہ ثابت ہی کہ اتمام فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر
رسول دعا مانگتے یا مانگنے کے تھے ہیں بلکہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں اور بار بار ہم
سے ہر جگہ یہ دلیل نہیں ملتی کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پس اسکو نماز کے بعد
کسی دعا کے مخصص کرنا انبیاء پر افترا کرنا ہی اور کسی پر خیالی طاہیات سے ثابت
کرنا نہیں ہوسکتا ہے کہ رسول دعا مانگتے ہیں یا نہ فرماتے ہیں اسکو کیونکر معلوم
ہوا کوئی دلیل پیش کرے ہم اسکی ثابت کرتے ہیں نیز ہم بسبب صحیح بخاری کے اور
تحقیق کر چکے ہیں کہ رسول استسقا کے سوا کبھی کسی نماز پنجگانہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے ہیں

اور حدیث بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق رضہ جس نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا
خدا نے پاک پیدا کیے ہیں نہ نماز کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہیں حیرت ہی کہ مسود
کو ان دلیلوں کے پیش کرنے سے شرم نہ آئی اور غیر جاری ہیں ایک وقت سوائے
عقب نماز کے رسول اللہ کا ہاتھ اٹھا نا مروی ہی نہ نماز مگر کہ نفل ہی ہو پس اگر ہیں
تو کجا اور دینی روایت بخاری خبیر پر رسول اللہ پہنچنے کے وقت کی بھی ہی تمام اس
تمام روایات مذکورہ مسودے سے بتا بھی ثابت ہوا کہ جب دعا مانگیں عقب ہی کر
ہاتھ اٹھاتے گر آتا ہی ان روایات میں پایا جاتا ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ مسودے
عقب کسی نماز کے دوسرے حالی وقتوں میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہیں اور شہر پیر
ہیں اور ہاتھ جہاں اٹھا نا ہی وہاں سے کیے ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگے اور بعد
اتمام دعا کے منہ پر پھیر لینے کا حکم فرماتے ہیں مگر نماز استسقا کے بعد فرد ہاتھ اٹھا کر
دعا مانگنے ہیں پس اس حدیث سے جو روایت کیا ہی انس نے اسکا خلاصہ موافق تاویل نقلی
کے یہ ہی کہ رسول دعا میں ہیں جہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے وہی انس نے دیکھا
مگر اور دن نے صرف کر دعا میں ہاتھ اٹھانے کبھی دیکھا ہی تو صحت دیکھنے والوں
طرفی یہ ہے کہ رفع ہیں استسقا میں کیا ہی ان ہر دو تاویل کے سوا اس کلام
الفقر کے نظر میں ایک معنی آتا ہی کہ اگر بیان متصل متین کلام ہوتا ہو کہ
الکلام ایراج من الاصل ہی معنے ہی نہ ہوتا ہو کہ مراد غلط ہو جاوے مگر موافق ضابطے
مسود کے زوری کی دوسری تاویل غلط ہو جاتی ہی یا یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ
انس نے بجز نماز استسقا رسول اللہ کو کبھی دوسری نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہی یہ
جیل سبیلوا اب انصاف پسندوں سے التماس یہ ہی کہ مسود ہر دلایل کر نماز کے بعد

اور حاوی القدسی والصلوٰۃ کان الصلوٰۃ مشتملۃ من الواجب والسنۃ وکلمۃ الصلوٰۃ تعمیل العبد الی منصوصہ وانتہی من الوسیط والصلوٰۃ الحق فاشتغل بعدہا کما صرح بہ امام وہن بعد بالذکر المأثور وبین امکان یقال اشتغل بالفرض اولا واشتغل اذکر وانتہی اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جس نماز کے بعد سنت ہو اس میں اختلاف ہی کہ بعد سلام کے امام ذکر ماثور کا مشغول کرے یا مکر کے اپنی بات پہنچوں نے جواب دیا کہ ماثور ... کی حدیث پڑھا اور نزدیک حنفیہ کے امام کو چاہئے کہ وہ بنی ذکر کچھ دعا یاد وہ بنی پڑھا تسبیح اگے منت اوراد کے فضل کے پڑھے کیونکہ بعد فرض اوراد کے فضل سے ان سب سے جو سنت کے بعد رہنا افضل ہی کیونکہ اسکے صلوٰۃ مشتق ہی وصلہ سے لیئے مطلب کی یہ ہے کہ بندہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہی اپنے نمازوں کے بھلانے سے کثرت صلوٰۃ ثابت ہوتی ہی اور کسی دوسری شی کے درمیان آنے سے ہر نماز جدا گانہ ہوجاتی ہی اور جسکے بعد سنت نہو تو امام اور قوم ذکر ماثور میں مشغول ہو سکے مگر اسکو یہ بات مقرر نہیں کہ جہاں نماز پڑھے وہیں اسی جا سے پڑھ کر پھر انتہی پس حدیث سلیمہ سے اور شارح کے نقل العذر اور وسیط کے حوالے سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد رسول سنت ہو تو ہر گز نہیں ہم سنت اوا کے بین مگر معاویہ نہ کی۔ وایت سے لیب بیان ثواب کے لوگوں نے کچھ ذکر وغیرہ کا شغل کیے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک جس فرض کے بعد سنت ہو سنت نہ پڑھا نماز کے بعد ذکر تسبیح وغیرہ میں مشغول ہونا مکروہ ہی اور جماعت کے مکروہات امام مجروح کے نزدیک جتنے ہیں سب تحریمی ہیں اور اسی پر فتوی ہی جب فرض نماز کے بعد کچھ پڑھنا مکروہ تحریمی ہی مانگنا اعانہ کرنا دعا کی طلب کی صورت ہی اور کہیں حدیثوں اور محدثوں کے کتابوں میں بعد نماز کے اگا

جمعیت ہوسکتے ہیں کیا جرأت ہی اتنا خیال نہیں کیا کہ البتہ اہل انصاف منصف اپنے کلام اور اقتباس میں کہ سکے کہ یہ تو کہ اکثر مقام میں آپ اپنی نسبت یہ کہ کتب اور تصنیفات سے بحر ہا ہی پس چونکہ صریح الاضمار کو دیکھ کر اس جرأت پر کیا کچھ تبصرہ کیا جاوے کس لئے کہ مشہور ہی ؎

چون از قومی یکی بیدانشی کرد ۔۔۔ نگر را مملکت ماند و نہ ملت

اور جیسا کہ سید محمد دین سید غلام حیدر الحق ہدایت جب آدمی کے دل میں کسی کی دشمنی پیدا ہو کر اسکی بدنامی کے درپے ہوتا ہی تو اپنی بدنامی کا لحاظ بھی اتنا دنیا ہی خصوصاً مناظر کو بسبب کور باطنی کے بھلا یا بالکل نظر نہیں آتا ہے پہلے تو اسنے خواب کو صورۃً اعتراض کیا دوسرا صاحب رویا سے کوئی تعبیر بھی تحقیق نہیں کیا تاکہ اسپر اعتراض کیا جاوے اور آپ بھی اسکی کوئی تعبیر حوالہ کتب معبرین کے کہ جسمیں بہت کتب ہے ہیں نہ لکھے بعد اتمام ہیں دیا الغرض ایسے واہیات کا جواب عاجز شی ہی اگر چہ اس امر کو صاحب علم مشہور سمجھتے ہیں تاہم کم علم والوں کے لئے لکھنا چاہی تاکہ حقیقت اسکی فہم کریں خواب تین قسم پر ہی ایک رویائے صادق کہ انبیا کا خواب ہی دوسرا رویائے صالح کہ اولیا اللہ کا خواب ہی تیسرا اضغاث احلام کہ عوام کا خواب ہی شیخ اکبر محی الدین فصوص کی فص یحکمہ شعیبیہ فی کلمہ یوسفیہ میں لکھتے ہیں فالخیال المصوری فی حضرت الخیال محتاج الی علم آخر یدرک بہ ما اراد اللہ تبارک وتعالیٰ بالصورۃ الذی تخیلت قال رسول اللہ لابی بکر رضی تعبیر الرویا اصبت بعضاً واخطأت بعضاً ترجمہ پس خیال صوری حضرت خیال میں محتاج ہی دوسرے علم طرف کہ پایا جاوے اس علم سے اس صورت میں اللہ تعالیٰ کیا ارادہ کیا ہی کیا نہیں دیکھا تو نے کیا فرمایا رسول اللہ نے ابی بکر صدیق رضی کو خواب کی تعبیر میں کہ تھوڑا برابر بھی تو اور تھوڑے کے سمجھنے میں خطا کیا تو اور ایسے

اور اسلوبِ قرآن اور احوالِ قرآن اور امام کے اصحاب کے واسطے دعوی جواب اپنی آپ اور مسود کو تبرکیب بیان کیا ہے جس کے ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معجز ہی ظاہر ہوئی کہ اس جواب مسود کے حاشیے ان آیات پر جواب کی باتیں کہ ان قولہ تعالیٰ ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون الخ سچ ہی ہیں جو ہنسی کرتے ہیں مسلمانوں سے ہنسی کرنے والے ہیں کفار ان سے جو ایمان لائے ہیں ہنسی کرتے ہیں تو قرآن دنا تمہیں من نبی الا کان ذا بأس بہتر فرمان نہ تھا اور ہنسی کرنے والوں کو لیے کفار کو کوئی نبی نہ کرتے اس سے ہنسی کرتے دوسری مسود کی بدزبانی کا علاج اور جملہ مستقیم مفہومی کے حوالے کیا گیا انتہا ہی اسکو بس ہی کہ اعتقاد اور آثار اور اخلاق میں اور اضافات کرکے جو ہر چاہا کہ سب اعتقاد بیان کے موافق سنت جماعت کے اور آثار سب ہمارے تمام کے احوال کے اور اخلاق بھی برابر جناب رسالت مآب خیر الانبیا کے ہو چکے کہ علت تصدیق مہدی موعود کی ہی اور مسود کہیں اعتقاد و معتزلہ بیان کیا اور کہیں مشبہ و غیرہ کہاں اہل علم و انصاف اسکی ہدایت اعتقادی اور کذب کو دیکھ کتاب کے بیان تک مطالعہ سے خوب سمجھیں گے اور اسکے بعد ہدایات و معتزلات لکھی ہی سو اسکا سبب یہ ہی کہ سب لوگ ہمارے دشمن بنجاویں کیونکہ مسود بالکل جاہل محض نہیں مگر مستعد بعض ہی یہ سمجھ کہ ان کے اعتقادات وغیرہ اکثر موافق صوفیہ کے ہیں کہیں ان کے ساتھ اپنے مشائخین بھی اپنے پر معترض ہوں جب نام پر مشائخین کبار کے چار حرف سے کچھ برائیاں لگیں ذالک ذلۃ دنیا ہی ہے برگمان ہو جاویں تو نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین آمین۔

خاتمہ

بیان سے مسود کے باب چہارم کا بیان ہی کہ بنا اس باب کی

نبی ان لو اصر احمی فاعتبر احمد علی احمد تابع احمد علی احمد وہ مسلم ترجمہ عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ وحی بھیجا مجھے
یہ کہ تواضع کرو یہاں تک کہ فخر نہ کرے کوئی تم سے کسی پر اور نہ ستم کرے کوئی کسی
روایت کیا اسکو مسلم نے اور مدارک میں قولہ تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا کے نیچے لکھا ہے عن علی ان الرجل یحب ان یکون
شراک نعلہ جید ومن شرک فعل ہذا جید فہو متکبر ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی
جب اپنی بزرگی اور برتری پر نظر کرے یہاں تک کہ ہے موذہ بدتر ہے موذی جانور
اپنے ہمراہی کے موذہ بدتر ہے پس داخل ہوتا ہے اس وعید کے نیچے اور یہی برتری
کے مکروہ ہونے میں ہے اور مومنان عالیشان رضی اللہ عنہم سے عرض کیے کہ آدمی جب
بڑا ہوتا ہے فرماتے جب اپنے کو نیک دیکھتا ہے اور اپنی اہل طاعت کا ہی جو
فرعون سے اپنے کو بہتر جانا ہو فرعون سے اور نظر میں اس طائفے کے متکبر بت
پرست ہی اللہ تعالیٰ فرمایا فلا تزکوا انفسکم یعنی تعریف مت کرو تم اپنی اور فرمائے
جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے فرماتے عیب اسکو دکھاتا ہے اور جس
فرماتے اسکو خوش ہو دے جو اسکا عیب دیکھ کر نظر آتا کہ وہ سردوں کے عیب بچا
پس دیکھنا اپنے عیبوں کا اللہ تعالیٰ کی دوستی کی نشانی ہے اور دوسروں کے
عیب نہ دیکھنا نشانی بہتری اور خوشی کی اسی سبب سے ہی کہ بزرگان آپ کو
کہتے ہے ہمیشہ بلکہ کافر فرنگ سے بدتر کہے ہیں اور جتنے وہ پیش دستی کا فرنگیوں
سے لگتے ہیں **ابیات** تواضع کرے ہوشمند گزیں کہ کے شاخ پر میوہ سر
بزمین کو فرشتوں پہ اس نے شرف نے رکھے اونچے کتے نے اپنے کہ کہ بیٹھے کو

تصدیق کرلیوے یا کوئی حدیث صحیح غیر ان میں سے صحیح ہیں اور حدیث بات کی حدیث ضعیف اور موضوع کی قسم سے ہی اور یہ بھی خوب تامل سے جان لیوے کہ ایک فرقہ کی مخالفت سے آدمی ایسے ہوتے کہ جیتا ہی کہ جس ہوتے کہ وہی انبیا بھی ہیں کے اور منصف ہے اسکے دنیا اور دین کا قصور ہوجاتا ہی کوئی کیسا ہی عالم فاضل متبوع اور حافظ قرآن ہو قرینہ شہادت اور قرینہ سے مہدی موعود کے صحابی ہے کیا پھر قرینہ سے ہاں مہدی موعود خاتم الاولیا کرامات انکی خاتم الرسل سے الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ہیں کہ جسکا ثبوت اسی قرینہ سے ہوگا اسکے اصحاب اور قرابتی کا مرتبہ کیسا ہوگا اور ان کے ہوتے کا بیان مسعود کے باب اول کے تتمے میں ہوا ہی کہ جسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی تشریف یانی اللہ تم پر کہ جیتم پر کینہ اللہ یہ اور خود مسعود دلیل ہم میں ذکر کیا ہی۔ مسعود کے فایدہ فایدہ کا جواب یہ ہی کہ ایک ولی کے خلاف کرنے اور ہو کا سانے سے یہ لازم نہیں کہ وہ ولی مہدی موعود نہ ہو کیونکہ یہ دعویٰ قرآن ہو نگر نہ تیرہ اور تصدیق مہدی موعود کی حال ہوگی پس مہدویت کے استطہار امر ضروری میں قابل دعوی ہونکہ وہ وقت دنگ رہے بعد اتفاق مہدویت اسکے آثار یہ سب ذات کے لئے ہیں سوائے اسکے کیا فاسق فاجر بدعتی ہو جب کہ بیعت میں اسکے جاوے مثل اصحاب بیعۃ کا جیسا کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا ہوا ہے اور مذہب اسکا پھیلا اسکے قایم اور ترقی پر ہے چنانچہ یہ سب امور ہوا ہے امام مہدی اور گروہ مبارک میں ظاہر اور ثابت ہیں جیسا اوپر بیان ہوا اور آئندہ بھی ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ پس عجب نہیں کہ مہدی موعود کا نائبی محبوب عالم اور بایزید فرض ہو اسے جو کہ مرتبہ پاوے اور وجہ اس نائبی کے مرتبکی یہ ہی کہ اسوقت

مانگنے خود مسعود کے بیان سے کام لیں کیسے مسلم نہیں کہ اس نے کہنے
کہ دیا تھا اور یہ بیان بھی کسی کی ملکیت نہیں ہے اسکو اگر ان کا حاصل کیا جا سکتا ہے
اس کا بیان ہو سکتا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو ان کے حوالہ ہی حاصل ہو جاتا ہے
کے لئے اور اختلاف بیان میں رفع نقص کا خیال جہاں تک ہی اور ہو سکے
مسعود جو گھاٹی پر ہے ہیں بکر نے ثبات ہی مگر یہ تعبیر لات نہ ہے اور نہ حاصل
ہیں یہ حاصل اسکے ثبت کا نہیں ہی تا مسعود کی یاد داشت پر افسوس ہی یہ ہے ولی
کسی کو یہ سب اپنی مقبولیت کے مرتبہ فروشت کا دعوا دے اور کسی کو یہ سب مقبولیت
کا فریاد دے اور یہ سب علی سبیل فرض کے یہ مرتبہ ہو سکے کہ ان کا قدم دوسرے قدم
اولیا کی گردنوں پر رکھا ہو سکے حاتم طائی کا سب اولیا کا سب اپنا کام ہو جاتی
دوسرے اولیا کا بھلے کرنا اور وہ اسکے فیض مقبولیت کے فرمان ہوا اور اسکے
جہانگیر کے زمان پر نشان ہوا ہو سکے اور عجب قیاس یہ ہے ہی
کہ اللہ تعالیٰ یہ کہے ہی جا تم اللہ تعالیٰ فرمان میں منصف و جاہ ہیں وہ کہنے
فرمایا ہی اور اس باب میں احادیث بیشمار وارد ہیں اور مسلمانوں کا ہمیشہ
خواہش ہوا اللہ سے کہ شیخ سے مع طلب ہوا اور بہرہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ
مانگے کہ وہ خود سب جانتا ہی اور یہ امر عمل کا دینے والا ہی اور جانب مقرر کیا ہی
پہنچانے والا ہی یہ کہنا دعا سے انکار ہی اور سب قرینہ ہی دلیل شہادت مثل فیض
الجزء اصل اللہ علیہ وسلم ہی کہ یہ رسول ہی یہ حیثیت لازم آتی ہی فرد اللہ تعالیٰ
ذکر جب اللہ تعالیٰ جبکہ حق سمجھ کر پاہر دینے والا ہی تو سفارش کی کیا حاجت اور
منکر ہو اور شفاعت کا فریق اور عمل کا معنی محنت کا لیا کہ کر ہو سکتا ہی

نیک ہو یا بد جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال
ذرۃ شرا یرہ یعنی جو کوئی کام کرے ذرے برابر نیک تو دیکھیگا اسکو اور جو کوئی کام کرے
ذرے برابر بد تو دیکھیگا اسکو تو اللہ تعالیٰ بوجہ تعمد الناس کے شناعت مایر حاصل ہوتا ہی جو
دوسرے جو گذرین آدمی جو ہیں اپنے نیک و بد اعمال کو دیکھین اپنے اعمال کو دیکھنے و ثواب و
عقاب کو کہ عمل پر مرتب ہی مگر مسود کے ان آیات کو لانے سے انکار شناعت ہی
پایا جاتا ہی اور دوسری آیت بھی منع طالب پر نہین بلکہ اظہار فضل ہی مگر مسود کا
یہی اعتقاد ہی تو دعا نہ مانگے اور شفاعت شافع محشر کے امید نہ رکھے مگر چونکہ فی الحقیقت
تو محروم ہی رجا دوسرے عالم میں ہوا ہدایت یہ کہنا صاف اسبات
کی دلیل ہی کہ مشائخین کرمن حیث المجموع اُنسے اطاعتی مین جیسے ذہان و راز مقرر کیا
کہا یہ بات مشائخین کے دوسرے مجموعے ہاتون سے کہ نہین ہی یہ کہنا بھی اسکا
منافقانہ ہی کیونکہ ہمارے امام کے نے اسکو تسلیم کیا مگر نہ دوسرے اور مشائخین
سے کیا یہ بھی ایک امری رجا اب باقی رہا کلام مہدیون کے میان سے
ہدایت اسکا جواب یہ ہی کہ فرمان امام کو اسپر دلالت ہی کہ اگر یہ بات ہوتی
مرتبہ جناب محمدیؐ کا اور ترقی پاتا منتظار رسول کے سو یہ کسی نے کہا کہ میں پانی نہ
جانے نے آپ نے فرمایا کہ اگر اسکا یقین اور زیادہ ہوتا تو پرجانا مرتبہ خوف کا
مرتبہ رجا سے افضل ہی جیسا امام محمد غزالی رح کہیا ہے کہ رکن چہارم کے اصل چہارم
مین کہتے ہین جو کہ زیادہ عارف ہی اسکو خوف زیادہ ہی یہان تک کہ ہیں
مین آیا ہی رسول اور جبرئیل ہر دو روتے رہے تو حکم اللہ تعالیٰ کا ہوا ہم تمکو بیفکر کرتے
ہین پھر کیون روتے ہو عرض کیے خدا وند ہم تیرے مکر سے بیفکر نہین ہین حکم ہوا

ایسا ہی چاہئے بلکہ وہی ہونا ہے یہ سبب کمال محبت کے کہے نہ سمجھے کہ ہمیں کچھ اور
دوسرا ہو کر ہم باجان ہیں کہیں جدا ہو جائیں ہیں کیا صاحب کہ اپنے وجود کو اپنے سے
غیر سمجھتی کہ اپنے کو دو الگ الگ شخص سمجھے ہیں جانا کہ کیسا کی اصل ذکر ہیں ہی کہ
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو دنیا کی طرف رغبت کم رکھتے تھے کسی کو فرماتے تھے کہ اگر
میں تیرے مانند ہوتا اے ابوبکر تو فرماتے تھے کاش میں ایک پتھر ہوتا اور عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے کاش میں ہے نام و نشان ہوتا اور عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے کہ کاش مر جاتے جانتا
بہتر ہوتا اگر کہو کہ جناب محبوب کا جانی قوس مرد اسلامی کا حکم ہو جانا تو جواب کا
یہ ہی کہ رسول اللہ باوجود حکم منتخب ہونے کے کیوں نہ ہوئے کہ کیوں نہ ہوئے کہ کیوں نہ ہوئے
زیادہ اس طرف زیادہ بلکہ جو کہ دسویں باب کے مطلب دوم میں دوسرا شرست
صفحے پر لکھا ہی کہ ارشاد فرمایا ہی حضرت الطریق بان یکون مثل ابناء دون غیرہ

طالب الاعلیٰ وہی حضرت اللہ و صلت ما وصلت وہی حضرت اللہ تعالیٰ حضرت
وہی لفظ ہے کہ حاصل کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ ظاہر اسکا یہ ہی کہ جب سالک کو معلوم
ہو کہ میں ہی کچھ ہوں تو یہ کچھ میں ہی اور تشریف لانا میں ہی کہ میں ہی کے
مکتوب نمبر ۳۱ دفتر اول میں ہی ایسا ظاہر حضرت بدیعیت ہے ظاہر کہ یہ کہ کا شائبہ ان سے
بو سے بھی نہ آتا فقیر سید وجیہ سر مائی تاش فرمایا حضرت اور مکتوب چہارم میں
فرماتے ہیں ہر گفتہ اند فی البدایۃ تخلق فی الحقیقۃ فی النہایۃ سکوت فی سکوت مبتدی را
زبان بود و گفت و شنی را دبان بود و گفت پس یہی مقتدیان عالم کا ہی ہے
فرمائے کہ شیخ شاذلی قوم متوجہ ہوئے کا نہ ہے پر لیا ہے زبان کہوتے ہوئے
وقصان میں ہی اب تمہارے ہمارا بیان یہ سوال ہی کہ ہمارے نبی کی امت کے

اور دیباچہ ان کے بھروسوں کو قبضہ بدر قبضہ بیان رسالت پناہی و غیرہ فی اصحابی
فرمانے سے اصحاب کے اہل بیت میں بیری نگہ رانی کرو اس نگہ بانی سے منع
جواب مولوی چراغ حسین نے نبی کو سب امتیوں کے برابر کر دیا میسو دباب اہل
مقدمہ دوم میں کسی ہی اور اسی باب کے بجائے اس سوال کے لئے صرف ذا اصحابی کے
رضوان لکھا اور تیجنوں نے صحابہ کو رسول کے برابر فساد کے اور تیسرے اپنے بھائی
برادر سے کہتے ہیں چراغ مسعود کا یہی اعتقاد ہے یہی باب سیم ہے اپنی بغض تنقیم
کی مثال اول سوال دیگر کے جواب میں لکھا کہ جانے رسول سب انسانوں کے برابر
ہیں حضرت اللہ یہ کفری اور تیسرے بیس لکھا کہ بہائی کی تکفیر کے قائل ہیں اسی لئے رسول
فرمانے کہ میری اور میری آل و اصحاب کی صداقت کرو اور ایذا نہ دینے پر اور قرآن
اللہ لمن اقتصد فرمانے کہ تیسرے کے لئے اللہ تعالیٰ جواب صریح مقرر فرمائے انکو
صدیق نہ کہا جاوے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مسعود خود لکھا ہی کہ ایک حدیث سے
دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہی پس رسول اللہ کو صدیق دینے کے بشارات و فضیلت
جو فرمائے ہیں ابوبکر کے ہی میا مسعود خود چند احادیث جو ہر کا بیان کرتا ہوں
کیے لکھا ہی اس سے ظاہری اور جھوٹی حوالہ کا نبی ہوا باب اول مقدمہ شانزدہم
کے جواب میں ثابت ہو چکا اور جھوٹی کا فرمان میں رسول کا فرمان ہو نہیں کسی گروہ
نکہ ہوا تیسرا جواب یہ ہے کہ جھوٹی حوالہ کا غیر فقہ ہوا اور معصوم ہوا اور صحبت
من اللہ ہوا احادیث کے تکفیر سے ثابت ہی اور جھوٹی کا رسول سے ہم رتبہ ہونا کچھ
اوپر بیان ہوا اور باب شتم میں کچھ بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ پس ہر دو خائنین کے
غلبے بھی ہم رتبہ ہونا لازم ہوا چوتھا جواب یہ ہے کہ اصحاب سے ہر فرد بشر جائز جرأت ہی

جناب باری عزاسمہ سے بسبب ادب کے پوچھنا کہ سبب ادب ہونے کے اسحاب کا اصول ادب سے ذہبے ہوں تو خاتم الولی کا حال کہ وہی جہتی ہی صحابہ کی از بس ادب جانے ہیں اسکا ذکر دلیل ششم میں مفصل ہی اور کچھ عقیدہ مشارٹہ ہم میں بھی گذرا اور باب ہشتم میں مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ رجا ہیا کہ شروع ہر باب میں ضمن نقل دوم ہیں تا ہم **ہدایت** مخلب کہ اللہ تعالیٰ سے ہی ہدایت کیا ہی کہ خود مسعود قابل ہی فضل فکر اس کے کہ اور بھی اسکے راوی ہیں ہم فقط مسعود کے مقولے سے ہی انکار کرتے ہیں ابن کثیر کا قول دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کو صحت سے لوگ متداول کہتے ہیں پس یہ کیسی جہالت و بے انصافی ہی کہ مخلب الدین احمد ابن العراق کے قول کہ متداول فضل علی کے جعلی پیش کیا اور پھر جا مذکور ہوا کہ صحابہ سے انکار الی یوم نا ہذا ہر ہر باب میں کئی طرح کے اختلافات حادد ہیں خصوصاً حدیث میں کسی کے ضابطے کو فضل ثابت جانا صاف دلیل کہ باطنی ہی مگر کہ معصوم عن الخطا ہو جیسا مہدی موعود پس ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت من کل الوجوہ یہاں تک ہو چکا باقی حق ہی جو وہ فرماے کہ فرمان جہتی ہی من جانب اللہ و من رسولہ اللہ ضلعی ہی اور مخالف مہدی موعود کا ضلعی کہ اپنے قیاس و اجتہاد سے کہتا ہی کہ ضلعی ہی پس ظن مقابلے میں علم کے رد ہے الا عتباری مگر حیرت مسعود کی جہالت پر یہ ہی کہ صورتی دور میں لوگ ایک ہی بحث پر بے روایت اپنے کلام سابق کے جو ہی چاہا مگر دنیا ہی چاہے اسی بحث میں گھما ہی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماے ہیں لیکن بہتر ہر وقت کے لوگ ہیں بعد تابعین ایسا ہی مرتبہ بعد ہر تہ تبع اسثنائی کہ کہیں طعنے قطب الدین

اور ابن ابی عراق سے اعلیٰ درجے میں ہی ان سے بہتر اور متقی ہونا ظاہر ہوا اس کے
واسطے اتنا جزا مفید ثابت کر دیا جب مقتدر میں صلاحیت کا اعتبار نہ ہوا تو غیر صالحین بدرجہ
اولیٰ بے اعتبار ہو سکتے ہیں خصوصاً اس صورت میں کہ کوئی ہمراہ شہادت
نہیں کرتا رسول اور ابن عباس پر بھی موت ہادی ہے اور مشہب بھی مگر جو موت
اور مرتبہ حسنین کے جانتے ہیں فرد کامل اور اعلیٰ ہی آدمی ہی مشہب الدین اور ابن
عراق کو اس سے کئی درجے کمتر ہیں ان کے صالح بلکہ پرہیزگار بھی جانا محض نادانی
اور بے نصیبی حیات ہی کہ مسود جیسے گمراہ و ہلاک ہوا اور گمراہ خلاف حدیث
مذکورہ کا الزام آتا ہی ان کو تو ہی دلیل شفی یا نافی ہی مشہب الدین اور ابن عراق نے
اس بحث پر قلم کیا مگر فقط اتنا قیاس کہ از بس مہم باطل ہی رجعا باب سبستم
بیان ہیں ان کے اور ہیروں کے لئے ہدایت اعوذ باللہ من شیطان الوسوسہ
کی زبان درازی اور تعصب و جدلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی ہر محقق کو
عجب حیا کا آدمی ہی کہ بے محابا جو جی میں آتا ہی بکتا ہی رسوائی فرماتے ہیں کہ
من الاعیان یعنی جانبی جزیان ہی تحاصل اسباب ابن مسعود نہیں شبہ جو جی کہ ہمیں
ہماری برائی کے قصد سے ہی ہم کسی دلیل پر ہی کہ تحریر باب سیم میں لکھا ہی کہ اگر اس
زیادہ شوق مطالعہ کا ہو تو رسالہ ابن ابی الحدید میں شیخ موصوف اور ان کے
مخلصانہ کے مابین اقوال و افعال ہر باب کے آغاز میں جمع کر دیئے گئے ہیں کہ ان سے آپکی
مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہو تی ہی انتہی یہ مقتدر مسود کا ہر ہر جھوٹ ہی کہ ہر
اس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ ابن ابی الحدید ابن اخبر نے آغاز میں شیعہ ہی کہا ہی
سوائے ان کے ہوں جو ابواب فقہ سابقہ میں ان کا ذکر ہوا فاما یہاں ہمیں حسنین شیعہ کہنا

ترجمہ کیا کچھ ہوگا فاما اس سے یہ بات صادق نہیں کہ نبی ہوجاتا ہی خود باللہ بنا
اسکے بیان مفصل دو فصل مسودہ کے باب اول کے تتمے میں گذرا اور اسی مانندہی
دوسرا شبہہ یہی ہے جو خود مسودہ نے مصنف شوارق الولایت سے نقل کرتا ہی
کہ انہوں نے لکھا ہی البتہ شیاب الہدی کہ چاہتے کہ مرین مقام میں ہیں فرمایا فی اللہ
سے احتراز کرے بیٹے باوجود قرب مقام میں ہونے کے ہی کرامت کہ ترک باذن اللہ کرکے
مرتبے اتصاف ہی ظاہر کرے کیونکہ کرامت ظاہر کرنا دلیل منصب ایمان ہی اسی لئے
کہ صحابہ اور اتباعیہ نے اور کرامتیں منقول ہیں بخلاف اولیاء مخلف کے کہ ان سے
بہت سے کرامات سرزد ہوے اور مگر مقام میں اس رسالے کے خصوص باب اول
تتمے میں یہ واقعیت سے منقول ہی کہ اکثر کاملین امت محمد قدم وقلب پا انبیاء کے ہوے ہیں
اور چوتھا شبہہ ان اللہ تعالی باب ششم میں حل ہوگا کیونکہ مسودہ کا مس نگیہ ترا
دہم دہم کہا یہ خاص العنقریبی اقوی الدلائل اور اوضح الجالس بگیر بیان کریگا
کہ مہدی موعود انتہ رسول کے سب انبیا اور آنکے سوا بہتیں اور کچھ باب ہفتم کے
شبہہ دوم کے وقف میں کہا جائیگا ان شاء اللہ تعالی جواب باصحیح ہیں شبہہ کا یعنی انتخاب
اول کے نہی کہ وہ یہی باب اول کے تتمہ الباب مفیدہ قصوبہ کے جواب سے حل ہوجائیگا
چھٹا شبہہ دلیل جہالت مسودہی کہ اسلام انبیاء سے فرض الگی توحید واخلاص ہی
کہ حسین ہر کہ فرق ہی انکا کمال بخلاف تیسرے کے دوسرے کہ نہیں انکا بیان باب اول
عقیدہ دوم میں گذرا مدعا جواب باصواب سازان الفنون شبہہ مسئلہ قصوبہ کو متعلق
ہونے کے سبب سے باب ہشتم میں جو دلائل کہ لکھے جائینگے ان اللہ تعالی ہی سے کہ دلائل
بین اور اتفاق اہل سنت کا بکہ سب اہل اسلام ہیں کہ ہمارے رسول تمام ہی جہان کے

سرانجام بین چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہیں اما بعد و اما تو مجھے میں سرانجام اللہ
آدم کا ہوں اس شبہ کا باقی بحث ہو ولایت کے واسطے مسودہ کی ہی باب اول
عقیدہ جہنم میں بھی اسکو ذکر کرنے سے اسکا جواب اسی جگہ مذکور ہوا اور جواہر نامہ
کس منثری کا کلام ہی معلوم نہیں اور قرین شبہ کو مسودہ عقیدہ جہنم میں ذکر کر چکا
ہی اسکا جواب بھی وہاں گذرا دوسرین شبہے کے بعض کا جواب العقیدہ ہم میں گذرا
اور بعض کو تسویہ ہی باب ہشتم میں بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ گیارہویں شبہ
توضیح الامر سے کھلا ہی اگر جس امر کی مسودہ صاحب کتاب نہ بتاوے اسے
کھلا ہی نہ کی کا ہے بین اہل سلف نے کوئی جواب کے لئے التفات کیا ہوتا ہے فاما
اسین کو نہی قباحت ہی کہ مسودہ اعتراض کیا کرے بموجب فیصلے کا اتفاق کے پابند نہیں
کے ہوتے ہیں اور بعضی کو جو میرا ن سے کم کھلا ہی سو باب ہشتم سے اسکی تحقیق ظاہر ہوگی
بارہویں شبہ بیسویں تسویہ سے متعلق ہی انشاء اللہ تعالیٰ اثبات تسویہ باب ہشتم میں
بخوبی ہوگا اور تیرہویں شبہے کا جواب قدوسد کی تحریر ہی جواب ہم کی دلیل
سے اپنی دوسری تحریف میں شیخ اکبر کے حوالے سے تہدی کے لئے کھلا ہی شاید ہوگا
رسول خدا کے یہ خلیفہ صورت و شکل میں تھی ہمارے امام لیسے ہم شکل ہونے
یہ دعوی کے لئے جیسا اخلاق میں پابند رسول کے تھی طبیعی شکل میں مناسبت تام
تھی کرامتی سے بہتر کیا ہیں شاہ ولایت فرمتے چنانچہ رسول بھی فرماے ہیں کہ میں سحر
کی رات میں پیر ہم کو دیکھا میری ہی شکل میں چودھویں شبہے کا جواب العقیدہ شاہ تیرہ
میں گذرا پندرہویں شبہ متعلق باتسویہ ہی باب ہشتم میں اسکا ثبوت ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ سولہویں شبہ مسودہ باب اول کے گیا ہو میں عقیدے میں بیان کرنے سے

اسکا جواب یہ دلائل قریبہ وہاں گزرے ہوں انصاف پسند انسان یہ تینوں شبہے بھی باب اول کے تتمے میں لکھا ہی اسکا جواب بھی براہین واضحہ قریبے اسی مقام میں تحریر کیا گیا۔ اب اسلام خدا اور اسکے رسول کے لئے مقامات مذکورہ میں بدیدۂ انصاف نظر فکر کیجئے تو منصفی پر لعنت ملامت کرو گے اور اتباع حق نصیب ہو اور مسلمانوں پر ہمیشہ جھوٹے بہتان نہ لگاوے۔ اور قول سدوکا کہ یہ لکھی ہوئی باتیں سنے سنائے ہیں اول تو جاننے ہیں اور سراسر افترا ہے دوسرے ان کی قسم ہی کس لئے اس کی ثبوت دینے کی حاجت ہی کیا نہ نام کیوں نہ لکھے کی بات ہی نہیں تو علم رکھنے والا یہی یہ بات کیوں بولیگا ایسا کہنا صاف اپنے مذہب کو جھوٹا قرار دیناہی ہے اور یہ قول سدوکا کہ اوسان کے غلیوں کا اپنے مریدوں کو حضرت خاتم الرسالت سے افضل بولنا الخ جواب اسکا بھی ثبوت اور قرینہ فرضاً اگر ہو تو بھی محل خدشہ ہی کر جسکے ہوتے کوئی مرسل اولوالعزم پیغمبروں کی کیا طاقت ہے صاحب یہ عذر سنگ حضور باش ہیں کروڑوں بچوں میں سے کوئی ہی نکلتا ہے تو ایسی ہی نکالگا ذہی مذرسل کیا جیسا باب اول کے تتمے وغیرہ میں مذکور ہوا **رجا باب ہفتم** میں بیان ان کی اور **ہدایت** اب بیان سدو کے کچھ کہنے دل میں رہا سو کہتا ہوں کہ جو شخص ہاتھ عیب ہی اسکا عیب بیان کرنا عیب ہی مگر یہ بیت مثنوی شریف کی تو ادا اسکو بس ہی ؎ پیش ابلیسان نازا یکدم بہ بند کہ تا بینی صورت آنرا چند چند تو آپ اسود اور اسکے اخوان کو چاہئے کہ پہلے ان آیات احادیث کو جو فیصلہ علی جہاں نے نصوص چند قواعد کے اغاض للنصوص میں لکھا ہی نور دل بکنیں تا مفصل و مبرہن سلسلے پھر باب ہیں شیخ الامام الکامل محی الحق والملۃ والدین محمد بن علی الطائی الحاتمی

فتح به اهل الغفلة والجهل الذين ظنوا ان الكلمات صدرت عن غير شعور من الله تعالى وعن سوء وقصور والصواب
من المتشابهات كثيرة جاءت زمانا فزمانا للاولياء الكاشفين الى المجذوبين اللاهين فظهر سمعوا من ابن العربي مشكاة
يخوض الله فوق ايديهم وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى الرحمن على العرش استوى الحجر الاسود يمين الله في
الارض اني لاجد نفس الرحمن من قبل اليمن ما خلقت خلقا فدعى وجعلت فهم يطعمني فالاول عبده يتقرب الي بالنوافل حتى
احبه فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها وجوارحه التي يمشي بها اثبت لي
في احسن صورة فقال لي يا محمد انا العلي يا محمد خلقت امتك اطوارا على سبعة اوجه فرضت به بين كتفي فوجدت برد
بين ثديي فعلمت ما في السموات والارض فالقى في نفسي علم جميعه لواكم تأتيكم الي الارض ليسبط على الله وعلم كيف
ذلك من الله وعلم من رسوله فعلموا وما اكثره جهل الله به واذ جاء رجل من الله وجده يده الله وجعل الله كرسيه
وجاء فاثبت له صورة وشكلا وليده برودة وجعل الحجر خلقه من خلق اليمين خلق الرحمن وجعل الله كرسيه وعلمه
خلائق لون عجائب اذ تشعر ان قول الحلاج انا الحق وقول ابي يزيد سبحاني ما اعظم شاني كقتل فرعون انا ربكم
الاعلى وما علمت كم من الله غيري فان من اقر كلا جاء الاسلام وقد الدين الذي ارشح شهاب الدين
سهروردي كقال فرعون واعتقد واني صوفي زاهد ورد واهل الله ولياء ارضيا ما جاء طوايه فاني باب الحيض والنفاس

والعان فلا يزيدا بالكسيد الجهود والظهور على الصلاة فيه كما قال عليه السلام ان من العلم كهيئة المكنون لا يعلمه الا
العلماء بالله فاذا نطقوا به لا ينكره الا اهل الغرة بالله انتهى وقيل لعلي عليه السلام كيف تجد فرقة علماء اسكاية بي كرعلى جهالهم فقال
اوپر كے چند آيات واحاديث بيان كر كے كہتے ہيں كہ شيخ محي الدين ابن عربي چونكہ اعتراض كرتے ہو كيا
الله اور رسول سے نہيں سنتے كہ فرمائے ہيں الله كو ہاتھ ہي اور پاؤں ہي اور مٹي پھينكنے كو رسول الله تعالى اپنے
ہاتھ سے پھينكا فرمائے اور فرمائے رسول كو الله تعالى بيمار ہوكر پوچھے گا كہ تو ميري بيمار پرسي كيوں نہيں
كيا اور بھوكا ہوكر مجھے كہا كہ تو مجھے كيوں نہيں كھلايا رسول سے فرمائے كہ الله كو صورت ہي اور مكان اور
بات اسكا تعدد ہي اور جو اسود الله كا كالب جنبي اور امين الله تعالى كي ناك ہي اور الله تعالى پاؤں كے
نيچے ہي ايسوں نے زمم كئے ہي كہ قال منصور حلاج كا ہي جو انا الحق ہي اور قول ابي يزيد مم كا يزيد سبحاني ما اعظم
شاني ہي انتہى قول فرعون كے ہي جو كہا انا ربكم الاعلى وما علمت لكم من الله غيري پس جو كہا ان كے كلام كو مانتے
كلام فرعون كے كہا الى فرعون سے ہي اور اعتراض كے انكار كرنے والے اپني راہ پر اعتراض كرنے اور ايك
كلام كو اسے جو كہتے ہيں حيض اور طلاق اور لعان كے بارے ميں كہ اور جتنے ايسي چيز جو ہيں

گھاہی راقم این حروف گوید کہ یعنی اگر بگفتہ او کہ پیر و امام ہمہ خود را بمنزلہ آئینہ پیر خدا را می بیند از ایشان در مقام استماع افتاد و میسر نمود ذاکرین کہ من در قید چہارم خاتم شاہ خاتمین مشیدہ کہ می خواہید شاہ نقشبندیہ المجددیہ الخالدیہ بین کہ تجدید عین اقتضات ہمانی ہی فرمائے بین ای دوست دلہا منقسم است بر دو قسم کہ قسمی از قسم دوم مقابلہ قلم اللہ است بر وی نوشتہ شدہ است اولئک کتب فی قلوبہم الایمان و ایدہم اللہ کہ کاتب باشد ہمہ خود ہا دل خدا رجوع کنند بدین سبب جماعت قسم دوم ہنوز نارسیدہ باشد و ہم در مقابلہ قوم اللہ بنود و چون اللہ کہ کاتب قلوب است ایشان را قوم خود قوم اللہ باشد بر رسد و معلوم کند را بخیا باشد و بداند کہ خدا را در آئینہ جان پیر ایمان چو پودیہ پیر در جان مرید خود را بیند امام مرید خدا را در جان پیر بیند پیر جواب آنکہ ہر کہ بندگیان سید خود مرید سے نقل کیا ہی تین وہ آنھیں کہ مہدی کو دیکھیں ہوں بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور جواب فرمان امام ہے کہ خدا کتین خدا کو دیکھتا ہی یہ ہی کہ اسی علی بن حسین نے اسی روشات کے اسی مولانا آبدی کے اقتضاص قدیمہ کی دوسری قسم کے جو دو بن رشتہ کے نیچے لکھا ہی راقم این حروف امید وار ہی کہ بمجد مبارک حضرت انسان پر ظہر کتابی نوشتہ دیدہ بود این کلمات قدسیہ را کہ کمال سلطنت و سلطانی آنکہ بتصرف خود نام خدا را و خواص خود را کہ صوت خود پوشانند چنانکہ فطرۃ او پیر کہ امتد جز خود را بیند کمال بندگان او در اکثر او خود تا می نیی شوند و در خود و غیر خود آنچہ غیر آنچہ غیر آنچہ در ایشان ہست نہ بیند و نہ داند و نادیدن و نادانستن پیر تا می شوند اذا تم تقریر ظاہم اللہ اما اور اسی تمہید مذکور مین مسطور ہی شیخ باید یاران نشان بید ہد کہ ان اللہ تعالی یعنی الصوفیۃ من صفاتہم ہ ذا الصفیم بحسوا صوفیہ مقام تصوف اول زہر ہا شد و اعراض از مجموعہ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را مظہر شد صفات ذمیمہ و شریعت صفا و زہد و صوفی حقیقی شود اگر خود روی نماید کہ اذا تم الفقر فہو اللہ دگر این نزنجیا گفت اورا پرسید نذکہ صوفی کیست و کلام ہست گفت الصوفی ہو اللہ تعالی گفت صوفی خدائے تعالی اذا تم الفقر فہو اللہ این باشد الفقر فخری چہ بود این صوفی و فنا او فقیر شود در بیا گفتن او اگر نداند اگر نداند و قتی باید بداند پرسید نذ من الاسرار تعالی ہو الفقیر من تفقیر ہو الصوفی من الصوفی ہو اللہ تعالی مرا دی اگر چہ عمر در فہم این کلمات نہ بی تلفی و فہ انستن این کلمات عینی و خرمی معلوم ہست تا این خرمنا ہر گز تدارک نباشد و معلوم نباشد انچہ پس ہر شخص کہ خرد بی کہ تصدیق مہدی موعود کے اند کی حقیقت کو بجائے و گرنہ مانند فرمان عین اقتضات رحم کے مرد مرحوم سید شاہ محی الدین صاحب کی فصل الخطاب کے فایدہ بیت و ہشتم بین ہی و نیز در اثبات در بیان سلسلہ صفا بریہ کہ بر سلاطین مشیخ مجدد رسیدہ ہست میگارد و مطلوب دیگر آنکہ کہ صورت عرش خود تصور کردہ بود

ذکر کردہ یا الیق تمام الطریق در حق ایشان بہت دہرای شق خاطر اشرفی تمام دارد بلکہ حضرت الموحدین در بیان
الحاشیتین جو المتوکلین مشیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف صلح قدس سرہ العزیز
چنین میفرماید کہ صورت الرشد کہ ظاہر او دیدہ میشود مشاہدہ حق تعالیٰ است در پردہ آب و گل اما صورت الرشد
کہ در خلوت نمودار میشود آن مشاہدہ حق تعالیٰ است بی پردہ آب و گل کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن
دمن عرفانی تفتدرا الحج در حق او وارد شدہ است ۵ گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین و گر ذات
حق را آشکارا اللہ در وجود خود بین ۵ شبہ ششم کا جواب بسبب تسویہ کے وہی ہی جو مسود باب اول عقیدۂ
ششم میں لکھا ہی مصرع بہر از صد خمار بزرگ قولی قصہ مختصر ۵ سا قوین شبہ کہ مسود سوالات میں لکھے
اسکا جواب اسی جگہ دیا جا چکا ہی ۵ شبہ ہشتم کا جواب شبہ پنجم سے معلوم کر لینا چاہئے فاذا تم الفقیر
فہو اللہ اور شبہ نہم بھی اسی پنجم کے قیاس پر ہی کہ رسول بھی فرماتے ہین انا احمد بلا میم یعنے میں احد ہون احد
فرماتے انا عرب بلا عین یعنی میں عب ہون شبہ دہم ۵ مسود سوال کرنے سے اسکا جواب سوالات میں
دیا جا چکا انشاء اللہ تعالیٰ شبہ یازدہم کا جواب وہی شبہ پنجم کا جواب ہی اور حدیث قدسی ہی کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی جب بندے کو فرض نفلی صوفیہ کے نزدیک ایک مرتبہ عروجیہ کا ظاہر ہی حاصل ہوتا ہی تو میں اسکے گمین
کان بات بادن ہو جاتا ہون مختصر الم اور اسکے بعض کا جواب یعنی دہم اور کا باب اول عقیدۂ دوازدہم مین
گذرا شبہ دوازدہم کا جواب یا قیت کے چالیس ہوا پنجم مین بحث مین مشیخ اکبر کے فتوحات کے حوالے
لکھا ہی کہ قطب سے اللہ تعالیٰ عالم کی حفاظت کرواتا ہی ایسا کہ اسی پر کام سب عالم کا رہتا ہی وہ ہمیشہ حضور الٰہی
مین رہتا ہی ہر گھڑی اسی کی وساطت سے جاری ہوتا ہی پس وہ مانند حاجب بادشاہ کے ہی چنانچہ اسکی عبارت
بعینہ باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمہ آداب عقیدۂ تسویہ مین گذری شبہ سیزدہم کا جواب خاموشی
ہی کہ مثل ہی مصرع جواب نادان باشد خموشی اگر چہ کا خواب پر اعتراض کرنا خلط جلیل بسیطی اور
خواب کا بیان باب سیزدہم کے تتمے کے جوابات مین گذرا رجا سلف سے خلف تک آہنگ کوئی
مسلمان الخ ہدایت تقریر بالا سے کہ معلوم ہوا کہ مسود سر اسر حجوبہ ہی رجا باین ہمہ خلفا ان کے
کہتے ہین الخ ہدایت یہ اعتراض تمہارا ہم پر نہین بلکہ اصحاب رسول اور تابعین اور کبار ائمہ دین
سلف پر بھی کیونکہ وہ بھی اسی طرح کہہ رہے ہین چنانچہ یا قیت کے تیرے فصل مین لکھا ہی قال الشیخ
محی الدین م فی رسالۃ التی کتبہا الی الشیخ فخر الدین الرازی وہی تحو ثلثہ کراریس ثم لو قدر ان الاکابر لم یتبع

عقیدۂ شتر دہم کے جواب میں پیر غلام مفتقر یعنی نقل کیا ہی پس اب یہود و انصاری کہیں کہ اُن کے ظاہری اعتقاد دیر ہیں کہ خدا آدم سے کہ جوان بے ریشہ کو ہی بلوا نگاہ خدا مامت پا وٹن ہی ہو جاتا ہی پھر اُن کے بچے ہے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے رسول اللہ فرماے سو ہم کہیں تو ہمارے ساتھی ہمارا گلا کاٹیں اور کافر ہو لیں یہ کیا بڑا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دو گے وہی ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیو یں رجا مقبولیت خالق علامت ہی مقبولیت خالق کی الخ **ہدایت** یہ بھی کم فہمی اور سراسر مسود کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات شریف کی پاس امر میں بیان کا پاسوا سکا معنی نا سمجھ یا عمداً تحریف معنوی کیا کہ حدیث مذکور میں اہل زمین سے ان لوگوں کی ہی جو مستحق ملائکہ رکھتے ہوں کہ ستے خاے جو بیل کے یا اس تاثیر سے جو اُن کے دل سبب محبت الٰہی اور خلوص دینین کے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہو جاوے ہیں اس محبوب الٰہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل میں القا کے جاتی ہی و گرنہ بہت مجنوان الٰہی کہ اعلی المنصور میں پیغمبر و فرشتے اللہ اتنا ایذا دے کہ کوئی مومن اُن کے برابر ایذا نہ پایا ہوگا جانچہ رسول کے مروی ہی آپ نے فرماے اشد بلا انبیا کے لئے ہی بعد اولیا کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ولبلونکم بشیء من الخوف اور بلاتا ہی تو الٰہی اللہ تعالیٰ مومنین کو بلا حسنہ کرکے بیٹے اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بعضا انبیا کے مقتول اگرچہ چندان مشہور نہیں ہیں مگر اُن کو ممکنین قتل کے ایذا دے ہیں اور صحابہ اور تابعین و ائمہ مجتہدین اور سلف وخلف کے مشائخین کہ اولیاء اللہ ہیں اُن کے حکایات بھی کم کسی سے مخفی نہیں کہ عوام کو اس سے خبر ہیں تا ہم سوے پوچھنے ہیں کہ امام حسین رضہ کو بھی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو مسلمان کہ سب تو ہیں تے کس لئے آپ کو معہ عیال و عشایر و رضا بہ تصریف و ایذا قتل کے بلا حق پہنچا دی جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہو اسپر اللہ تعالیٰ بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث میں آیا ہی قولہ ان اللہ یحب البلوٰ مومنین بالبلاء، کما یحب احدکم الذہب بالنار یعنے اللہ تعالیٰ مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم میں سونے کو قش میں آزماتا ہی کیسا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل ہے در ویشی کی فضیلت میں ہی کہ رسول اللہ فرماے ہیں جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے افتون میں گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی افتا کرتا ہی اصحاب عرض کیے یا رسول اللہ افتا کیا ہی تو فرماے افتا وہ ہی کہ نہ اسکا مال باقی رکھے نہ اہل و عیال اور ملا حسین کاشفی مصنف تفسیر حسینی و روضۃ الشہدا کی ابتدا میں لکھا ہی رسالت پناہ فرماے ہیں کہ ان اعظم البلاء، اور فرماے تا اولوی نبی مثل بلا اولویت اور لکھا ہی کتب سماویہ کے ظاہر ہی ہیں

سبب اور حقیقت تصوف بیان کرتے ہیں کہ تصوف کی موضوع شان میں ارشاد فرمایا ہے کہ تصوف کا اصلی موضوع
حق تعالیٰ اور دوست کا ملانا ہے اور یہی دوسری حدیث کا مضمون ہے کہ کوئی نبی اور ولی ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ
سے یا ہوا ہو اور محبت کا سبب ہمیشہ کمال ذاتی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھے یا اللہ تعالیٰ کا دوست رکھنا
اور تیسری حدیث کا مضمون یہ ہے کہ سبب اللہ تعالیٰ کی کسی قوم کو دوست رکھنا ہی اسکو بلا عین گرفتار کرنا ہی ہے
اور بوقیت کے مفصل کتابوں میں لکھا ہی و قد قال تعالیٰ وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون و حق نقل الجلال السیوطی فی کتابہ التحدث بالنعمۃ عنہ قولہ اللہ عزوجل الامم الی عدوا یرون فی عرض ویرون فی عرض لیکون
اسوۃ بالانبیاء والاولیاء وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون رواہ الحاکم فی
مستدرکہ والوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ لا یقتدی بی حرمتہ الافی بلوہ الخ ترجمہ اس عبارت کا مع اسکے بقیہ کے مقصد
کی تمہید ہم کی ابتدا میں لکھ گیا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوا خلق اسکو ایذا دینا
شروع کرتے ہیں جتنی محبت زیادہ اتنی ایذا زیادہ ہوتی ہی اور دنیا کا رام اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے

ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ ترخرف میں فرماتا ہی نحن قسمنا بینھم معیشتھم الآیۃ اور جلالین میں فرمایا ہی من ترکہ تعالیٰ میسط
الرزق لمن یشاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی بوسعت اتنے اللہ تعالیٰ کہتا ہی کہ ہم نے کرتا ہی رزق دنیا کا جن کے لئے چاہتا ہی
امتحان کرنا کہ کے اور قولہ تعالیٰ یقبضہ لمن یشاء سے ہلاک کرتا ہی رزق دنیا کا جن کے لئے کرنا چاہتا ہی
مبتلا کرنا کہ کے پس کشادگی دنیا کا جنکا نام آرام دنیا ہی کہ سبب راحت دنیا وہی ہے دشمنوں کے امتحان کے
واسطے ہی اور تنگی دنیا کی کہ سبب ایذا دنیا ہی دوستوں کو مبتلا کرنے کے لئے ہی کہ دنیا سے متنفر ہو کر نام تر
اسی کی طرف رجوع کریں اشیر طریقت سلامتی ایمان کہ علامت اسکی بیزاری دنیا اور اہل دنیا سے اور متوجہ ہونا
ریاضات شاقہ کے لئے کہ جسکے سبب سے دل پر روشن ہو کر تاثیر وعظ و بیان قرآن پیدا ہوا اور جو الٰہی محبت
تصدق دل کیا دنیا و اہل دنیا سے بیزار اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور عبادت کے نشہ میں سرشار ہو جاتا ہی جیسا
حال ہندو دیوکا ہی جیسا کہ مروی ہی کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ میں آپکو بہت دوست رکھتا ہوں آپ نے
فرمایا ہاں کیا کہتا ہی اسنے عرض کیا میں آپکو بہت دوست رکھتا ہوں پھر آپ نے ویسا ہی فرمایا اسنے
وہی عرض کیا آپ فرمائے مجھ ہی اور فقیری کو تیار ہو بعد عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کو بہت دوست
رکھتا ہوں تو آپ نے تین بار ویسا ہی فرمایا اسنے ویسا ہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا بھاکو تیار ہو رجا
سوال اہل نقل اول کے کیا معنے ہیں الخ **ہدایت** اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے

اللہ تعالیٰ کسیکو اسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا پھر ہی تم لوگوں پر تکلیف شرعیہ نہیں کہ
انکو کیسی اور بازی منع ہو بلکہ کبھی حل بھی ہو جاوے جیسا کہ کیا ہے سعادت بن امام محمد غزالی رح لکھتے ہیں سو
انکا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ عائشہ صدیقہ رضہ کو آپ باعث ہو کر نگیوں کا ناچ کہ سیر ہو نہ ہوتا تھا کہ
ہیں اور نگیوں کو حکم کرتے ہیں کہ ناچیں یہ منہیات ہے مگر کیا اس جناب کا کام نہیں ہی اور آپ بھی دیکھتے ہیں
اور عائشہ صدیقہ کو گڑیاں کھیلنے سے کہ اس میں شباہت انسان وغیرہ حیوانات کی صورت پرستی کی تھی
منع کرنے کے متعلق نظر مرد و زنا کے کہ ڈر کیوں کو جناب عائشہ صدیقہ رضہ کے تردیک کھیلنے کو کہا ہے ہیں اور
امام رح فرماتے ہیں کہ جو کام جسکے لائق ہی وہ کرے تو برا نہیں ہوتا فاتحہ تحقیق ہے کہ ہی یوں ہی روزی
در کہا جبل میان سید بچی بیٹی دایہ تنہا بازی میکرد فہ میان دولت شاہ دست گرفتہ پیش بنگیان رہ
آورد فہ و گفتند میائی الیشان تنہا بر سر راہ بازی میکرد فہ آورد یم کہ مبادا کسی بر داشتہ برد میان در کنار
گرفتند و پرسید فہ بچی راست بگوئید کہ شما آنجا تنہا جو دید و دیگر کدام کس بود گفتند بلی من بردم و دیگر خدا
یا من بازی میکرد بر دیس میان فرمود خدای بر داران بعد امروز بار دیگر کسی سید بچی را آزار نرساند
کہ خدا یا او ہمیشہ در بازی شریک است اس قول سے گمان نہ ثابت ہی کہ خدا کیلئے ہی بلکہ یہ بات ظاہری کہ
خدا یتعالیٰ آپ کے ساتھ ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لئی ہمکم سیا گنتم سمیع ہی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں
جہاں کہ تم ہو بہ تیسین تمہارا مددگار ہوں اس قول میں بھی خدا یا او ہمیشہ شریک ہے سے یہی مراد ہی جیسا کہ
رسول ایک وقت ایک بازی سے پوچھے ہیں کہ تیرا رب کہاں ہی جیسا یا قیامت کے آخر میں مبعوث ہیں
ہی فان قیل خوا انکہ فی سوال اللہ الجاریۃ الی شکوانی اسلاما ہا وارادوا اعتقہا بالا ثبیۃ عین قال الما
این اللہ فاشارۃ الی السماء فقال ہو منہ و رب الکعبۃ مع انہ یعلم انہا مستحقۃ الاثبیۃ علی الباری جل و علا
فالجواب کما قالہ الشیخ فی الباب خاص و شائین و فضائلہ نہ ما سالی الجاریۃ بالاثبیۃ الا تنزلا لعقل والمشرعیۃ
قدر تلت علی حسب ما وقع علیہ التواطی فی الشہ العام قال تعالیٰ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
ترجمہ پس اگر کہا جاوے کیا حکمت تھی اس بازی سے رسول کے سوال میں کہ جسکے اسلام میں لوگ شک
رکھتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے اسکو آزاد کرنیکا فیہ مکان کہ کہ جسکو فرمائے اسکو کہاں ہی اللہ تعالیٰ تو اشارہ
کری آسمان کیطرف پس فرمائے رسول مومنہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی بالیکہ رسول جانتے تھے یقیناً محال
ہو بیکہ مکان کے باریتعالیٰ جل جلالہ پس جواب یہ ہی جیسا کہ کہے شیخ اکرم نے تین سو پچاسی باب میں ہی

یا اور فرماتے ہیں کہ گو محمود ان صفتوں والا ثابت کر دیا جاوے اور جناب فرمان امام کا یہ ہی اللہ تعالیٰ
رسول ہو تو کان محمود یا احد الذین فرما یا ہے تو کیسے کہ باپ نہیں خاتم النبیین ہیں اور رسول فرماتے کہ ایسا
تیسری کہنے حدیث میں نہ انکا کوئی حدیث کہ جس حدیث پر بانی فرنگ تحت حکومت خلافت رہا پس ہمارے امام
کہ خاتم ولایت محمدی ہیں یہ بھی نہ کہے حدیث میں نہ کوئی انکا حدیث شریف یہ کہے یا باپ کے ہوں یہ بد

ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

مسودے کے باب ہشتم کا جواب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین اب جانے کہ مسودا پر ایوب ہشتگانہ میں قرآن و حدیث کی واذان و فیرہ کے جو جو
تحریفات کیا اور جھوٹے افترے کرکے باندے ذہب حقہ کو کہ ہیں پیروی رسول رہنے سے اسکی مدد ہو
آپ مالک الملک احکم الحاکمین جل جلالہ و عظم برہانہ و سلطانہ فجواب سے حسبک اللہ و من اتبعک فالا ہی ہاتھ
کرنے چاہا سوائی مالک الملک نا امیر المومنین کی مدد و قوت سے سب چیدیان و دفع بازیان اور ابطال فریبان
مسودے کے ظاہر کر یقین کو پہنچا کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ المعروف بہ سید خان جونپوری مہدی اور حدود

ہیں اور تصدیق اس ذات کی میں تصدیق محمد مصطفی ہی اور انکار اس ذات کا میں انکار اس ذات کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بحمد و مشیت اس امر کے کل مطلب باب ہشتم مسودہ کی فرع سے اصل کا ہی مائل
ہو چکا بفضلہ تعالیٰ مہدی موعود فرماوین اور آنحضرت یا اور اصحاب جہات پر قضاۃ کریں وہی حق ہے اور مخالف
اوسکا جو کہے یا مائل فاما جب کوئی اعتراض پیش آوے تو علما کو واجب ہی کہ اسکا وقف اعتراض کرکے جواب
حق کو راہ صواب کو صراط المستقیم ہی بتاوین اس لئے مسودے کے ان اعتراضات واہیہ ظاہر البطلان کی
حقیقت لکھی جاتی ہے رجاء کہ بسوسلے کہ وہ دونوں امر یعنی اثبات ہدایت مسودی پہلی حیالت اب
امر میں یہ ہی کہ مہدی سے شیخین افضل ہونے کے دلایل پر صحت واقعہ کا اعتقاد کرنے ہوئے رسول کے
ابطال تسویہ کے دلایل کے بیان میں طول کلامی کیا اور ہم بھی شیخین پر مہدی موعود کی تفضیل ثابت کرنا
ہر چند ضرورت نہیں کیونکہ ہم برابری اس جناب کی رسول سے بدلایل قویہ ثابت کرنے ہیں کہ یہی اصل
مذہب اولیا و کبار امت ہی اور وہی خاص پیروان سنت و جماعت ہیں مگر مسودہ کے مطلب اول مقدمہ
ثانیہ سے بعض اقوال کے ابطال سے فقط مسودہ کا اندازہ پانا اور اسکی جہدی کا ظاہر کرنا مطلوب ہی واللہ تعالیٰ
الموفق امرنا الامر بالمعروف جہاد و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ رجاء خفی نہ ہو کہ

کہ مہدوی اپنے مہدی ہونکی اتم ہدایت مسیح ہی یہہ تقریر بغایۃ التذکی ہی
اسکی غرابت واعجاب کو بجہا کلام موصوف ضمناً حل کا ہی زنہاران کو رحل کا آیا ہے
ایسی ضلالت کی انہیری مین مین انکو آفتاب بھی روبرو آوے نظر نہین آتا اور مین
مسودا پنے برادرد نکی غرض کو ہی یا مثل ہی کہ رحل راہ ول شاہد رہ ولی یا الی مرادام
کے جواب کو ہر چند فہم نہ کیا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی یعقل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اسلئے
مسود کو گمراہی نصیب ہوئی یہہ بھی فہم نہ کیا کہ خود کہا ہی علمائے کہا تم اس امت مین
داخل ہو اتم تو اسکا جواب امام نے فرمایا کہ مین داخل ہون جیسا تمہارا نفس امت مین
داخل ہین کیونکہ رسول فرماے ہین کیف بہ ہلاک امتہ انا فی اولہا وعیسی فی آخرہا فاامہد
من اہل بیتی فی وسطہا ترجمہ کیونکر ہلاک ہووے امت کہ مین اسکے اول مین ہون اور
عیسی اسکے آخر مین اور مہدی میری اہل بیت سے اسکے بیچ مین ہی یہہ حدیث مدارک
مین قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی الآیہ کے نیچے ہی بیشک حاجب دخول
امام کہ جزبہ امت پر حصر کیے تو امام اسکے دفع شبہ کے لئے فرماے کہ مہدی اور داخل ہونا
مانند رسول کے ہی کہ تحدید امت ہون نہ جزء امت اور ان کا یہی جواب شافی تھا
الجواب اعادہ للسوال مگر یا وجود پر مسود کی افسوس ہی کہ خود کہا ہی آیت مین تعریف
کا بیان ہی پھر کہتا ہی کہ انبیا کا فین داخل ہونا محال ہی شاید دخول سے معنی اتحاد حقیقت
کا سمجھا بلکہ داخل ہونا انبیا کا امت دعوت مین قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی الی عاد
اخاہم ہود الآیہ قولہ تعالی الی ثمود اخاہم صالحا یعنے بھیجے ہم انکیطرف انکے بھائی ہود
اور صالح کو ان دونون قومون کی سرکشی وخرابی مشہور ہی اور قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم الآیہ ترجمہ مسیح ہی آیا تمکو رسول یعنے محمد تمہاری جنس سے یعنے عربی

قریشی سب عشرہ یا سین متفق ہیں اور ایسا ہی ہے۔ امام کا داخل ہونا بھی ہے پھر کیف
ضمیر فیہم کی کفار طرف پھرتی ہی کہ سے مسود کھا اور اگر معتبر تفسیر وں میں لکھتے ہیں کہ خاص
قابل استغفار ہونے کے ضمیر مومنوں کی طرف راجع ہی مدرک ہیں ہے لکھا ہی اصنا
واللہ اعلم معذبہم وھم یستغفرون المسلمون اور حسینی میں ہی حالانکہ ایشان استغفار
میکنند یعنی درمیان ایشان استغفار مقدار از مومنان پس ہجرت ایشان بالائی رسد لیکن
بیضاوی جلالین کبیر وغیرہ میں ہی پس مسود صحیح فہیم کی تمیز کا کفار ہی ضرر یا سواسی کا
نام تفسیر بالرای اب معلوم ہوا کہ صحیح فہیم کا لائق ہی کہ جس کفار مومن سب سے مگر
مذہب کے مستحق کفار اور مغفرت کے مستحق مومن کہ ہی تھی ہیں ہیں مومن ہیں سے غلبہ ہی ایام
کے وقت بھی پس قول مسود کا ان کے بھدی سے اس ظاہر آیت کے فہم میں الخ جھوٹا
دلیل نصب وجہالت ہی رجما سوال اسکے کیا سمجھے ہیں کہ ایمان اس بندے کا
ہدایت اگرچہ اسکا بیان اسی باب کے مطلب دوم میں بوضوح تام ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ لاکن یہاں تھوڑا سا لکھا جاتا ہی کہ خاتم الاولیا کہ حقیقت و باطن خاتم الانبیا
ہونے سے تام و اتم و اکمل و اجل مشابہت امت کی مددگاری و افتتاح و استکمال دین احمدی
اختلافات قابل اللہ حکم میں رسول اللہ سے جب برابری ہی دلیل ہی ایمان کی صحت
پر یعنے ہر دو خاتم کی حقیقت یک ہی ہی جیسا حیوان و ناطق زید و عمر کے لئے قائم
پس ایمان ہی دلیل ہی کہ اسی سے متعلق ہی یا ابن مسود کیونکہ یہ حدیث بھی یاد نہ آئی کہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کل نبی جبتک جیسی و مدرک روحی فرمائے پہنچا
عالیہ کو رہا طعون کو کب معلوم ہوتے ہیں اور مسود کا قیاس و خیال شیطنیہ کہ ہی ہوگا
باطل و کذب ہوگیا اور دوسرے احتمالات واجبہ بیجا مفقود ہیں اور قول مختار خاتم

مسعود کے نزدیک اگر منظور بھی ہو جاوے نزدیک مردود ہی مصرع باطل ہے
آنچہ معنی گوید و اللہ اس مقدمے کی تقریر باقی کہ اس سے غرض مسعود کی ہی ہی
بود ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں اللہ تعالیٰ کے بسبب جزامت ہونے کے
مفصول ہیں بسبب صریح البطلان ہی کے اسکا بیان باب اول عقیدۂ ثانی دوم اور
باب سوم و پنجم اور کچھ اسی باب میں ہو چکا کہ مہدی موعود عیسیٰ مسیح اور مسیح عیسیٰ
اور خلیفہ اللہ اور مبعوث من اللہ مسیح امت ہیں اور امامت مہدی موعود کی اسی
ہی نہ ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کالی فیر ذلک کے سبب اندیشہ طوالت کے اس محل میں مشروحاً
لکھا نہیں گیا پس نام باب کا بھی جواب بس ہی اور مسعود عالم سبحان صاحب حیران
دام برکاتہ کے جیتے قول کے نیچے لکھا ہی کہ جہاں سے ثابت ہوا کہ یہ ہی ہیں منصف ہے
جواب غرض منصف سے یہ ہی ہونگی فقط اسی حدیث میں ہی جو ابن سیرین سے
روایت کیا ایسی نکرہ حدیث دوسری طریق صحیح سے بھی مروی ہی نہ یہ کہ بالکلیہ منصف
بری ہو جاوے اور ابن عراق کی عبارت کا نتیجہ نکالا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہی وہ
حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نہیں بلکہ قول ابن سیرین کا ہی یہ محض بیجا تی
ہی کیونکہ ابن عراق اوپر من حدیث ابی ہریرہ لکھا ہی اور مراد فقط مرفوع ہے صحیح
ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابن سیرین قولہ سے یہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین
سے دوسری طریق سے روایت کیا ہی نہ یہ کہ ابن سیرین کا قول ہی اور المنتقین
قول کے نیچے اسکے جواب میں مسعود عجب چوری اور حیلہ سازی کی کہ قولہ الا یہ کی
عبارت سے یک این کا لفظ نکال دیا جانے صاحب کنز الدلایل جو فرماتے ہیں تفرد
ابن سیرین بین مہدی غیر بنی فاطمہ است یعنے مہدی موعود جو بنی فاطمہ میں ہونگے

اسی لئے تجدد امام صدیث فرماتے ہیں ابن ماجہ ابن ہیریں ذکر کردہ المہدی من ہو الا عیسیٰ
یوم عیسیٰ بن مریم بلا قید بزمانی فاطمہ انتہی بلکہ اس مہدی کے ذکر میں عمل صالح اور مہدی
موعود کے ذکر میں خلیفتی کا لفظ ہی ہیں، یہ مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہی تھے ابوالعین
مہدی موعود نہیں اور جواب شیخ محی الدین ابن عربی رح کے قول کا قریب مطلب دوم
کے رد میں بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ **رجا** بلکہ ابن ہدی کی حدیث الخ **ہدایت**
مراد آخر زمانے سے نہایت زمان نہیں بلکہ اختتام دور ولایت ہی جیسا کہ آنحضرت رسول
کو پیغمبر آخر زمان کہتے ہیں بسبب اختتام دور نبوت کے فاہم اور مسرور کے باقی دوسرے
ولایات کا جواب اوپر ہو چکا **مسود کے مطلب دوم کا جواب رد**
رجا والد ولد کا ایک ہو الخ **ہدایت** افسوس ہی مسود کی اس ہادت
اور جہالت پر کہ ہندی عبارت سے مطلب کو فہم نہیں کر سکتا کہنے کہا ایک تین
لفظ براہری اور لفظ دو ہوے ظاہری کو دو ظہر ہیں کہ دو شخص کی دو چیز کو دو تین
کہنے سے مراد یہ ہی کہ دو سے دو شخص کو اور دو سے دو چیز کو مانند خاتمین کے
برابری رواتین نہ یہ کہ مہدی اور رسالت پناہ تین ہی رواتین کہہ سکتے
ہیں تاتی برابری دو محمدی پاسے ہم بنے جیسی برابری نام میں پائی گئی ویسی برابری
سن کل الوجوہ ہی سوائے اُن دو زن ذات زمانے میں کسی دوسرے دو میں ایسی
برابری رواتین اسکا ظاہر ہونے قریب عمل پر ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ **رجا** مگر
حضرت کی کونسی بات ہے الخ **ہدایت** یہ خصیصہ سب انبیاء کے منکرین کا ہی کہ ہر ایک
بات میں انبیاء کے تعجب کرنا اور اسکو اعتبار نکرنا اور مسخری کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا
یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن بڑی افسوس ہی اُن بندوں پر

الاحیاء الامرواة یعنی زندگان نمی کنند کار نیکی مردگان زنده شدند می نامیده
و غرض حیات حاصل کردن معارف و معارف حقیقی و کشتند می الم بیت سیر کنیم نیچے
گفتے ہیں نبی زندہ ہیں ولایت کہ خاتم الاولیا مظہر تست نقاط وجودات اولیا بر مثال
اجزاء اعضا، خاتم الاولیا اند چہ حقیقت ولایت در ہر فردی از افراد اولیا بصفتی
از صفات کمال ظاہر گشتہ است و بحسب صفت کمال او لقطۂ اخیرہ کہ محمد جمیع ولایت ظہور تام
و کمال بالقوۃ و دایرۂ ولایت در ہیں نقطۂ آخرین بفعل ظہور رسیدہ و ختم الیہ آمد بیت
چہارم کے نیچے لکھے ہیں یا اگر نسبت فرد نبی بنظر فرع محقق شود نیکی نسبت عملی کہ
متعارف در شہور است و دوم نسبت قلبی کہ بحسب ارشاد و مناسبت دل با نور حضرت
مثل خلیل علیہ السلام گردد و سیوم نسبت حق حقیقی کہ از نور برکت حسن مناسبت شریعت بہ پایۂ
مرتبہ کمال کہ جمیع و فرق بعد الجمع است رسد و آن بمطیع یکی گردد چنان خاتم الاولیا
البتہ از اکمل محمدیت نسبت عملی با امت و چنان خلیل مبارکش بسبب حسن مناسبت خاتم
انبیا مرت تجلیات ناقصانہ الٰہی شدہ است و نسبت قلبی با امت و چنان وارث
مقام ولی عم اللہ و فائز گشتہ است نسبت حق حقیقی کہ فرق بین نسبتہا است محقق یافتہ
است پس ہر آئینہ میان خاتم الولایت و خاتم نبوت علیہما السلام نسبت تام کہ نسبت
ثلاثہ است حاصل باشد و بحقیقت خاتم الاولیا بایمان حقیقت و با طن نبوت خاتم منبعث
گردد نشاۃ الاولی بطریق پرورندہ بطرائق تتابع ظاہر گشتہ ختم کمالات ولایت صورتاً
و معناً فرمودہ فہذا فرمود و از و با ظاہر آمد رحمت عام چنان بین المتحنین این نسبت
نام محقق شد چنانچہ بمشابہت اسم الرحمن خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم مخصوصات
دایرۂ طرق نبوت شد خاتم الاولیا نیز بحکم الاولیا لہ بہ مظہر رحمت عام کہ رحمت رحمانی

مراد است کشته فنا فات و ارباب طرق ولایت و ہدایت را جامع گردد و سعادات دو جہان
در متابعت آنحضرت منحصر شود و اصول ہمین بر یک اساس قرار گیرد و اختلاف کلمت
بکلی مرتفع شود و احکام و عقاید این بزرگوار در مشرق سعد الدین حموی و در مغرب محی الدین
المہدی التلمسانی بمنصہ ظہور جلوہ گری کند چون حقیقت
انسان کامل مظہر اسم جامع اللہ است با جمیع موجودات دو نسبتی دارد و فرمود
بیت
ہیچ دانی کہ چہ گفتہ ست آن یگانہ
حسنہ از حسنات آنحضرت است لہذا از آنکہ مقتضای حال مع اللہ وقت از خود فنا یابد
بلقاء حق باقی گردد و بحکم اتحاد مظہر و ظاہر کہ کلمات بالقوہ در وجود اطلق بر حقیقت و
کمال نشأ انسانی مشروط و مقدم و متقدم و واسطہ فیض ہر دو عالم کہ ملک و ملکوت گردد و بواسطہ
آنہ بہ تصرف در جمیع عوالم نماید و خلافت در دو ی مظہر پیوندد و دیدہ کہ جمیع اقطاب را
اگر ہم خلافت حاصل گشتہ فانا چون خلافت تام با صالت حقیقت محمدی است ختم ولایت
بحقیقت باطن نبوت آنحضرت است کہ در ذات با کمال ختم الاولیا ظہور یافتہ پس
کانہ کہ خلافت بحقیقت از میان اولاد آدم مخصوص اوست و دیگر آنکہ نشأ خلافت
در ہر دور و زمان علی التعاقب است مستعد و واہم مظاہر خلافت خاتم الاولیا اند و در جمیع نشأ
خلافت و قطبیت بنوع آنحضرت را نسبت نزدیک تر یافتہ باطن نبوت ختم محمدی خاتم
ولایت است کہ جمیع کمل از حقیقت ولایت اقتباس نور کمال از مشکوٰۃ آنحضرت مینمایند و
خلافت باصالت او راست و دیگران بواسطہ مظہریت وی بحسب ہمت ہمین ولایت بالا
مذکور و ریاست کہ شرح کما ہو حقہ بیہی کہ حقیقت محمدی پیوستہ مخلوق را بی نصیب نگذارد و مظہر
وحدت ذاتیہ آنحضرت صوفیہ کہ اصطلاح ہمین جوہر اول میگویند ہمین ماند یک نقطہ کہ

ہی کہ ابتداء اور انتہا دایرۂ وجود عالم کا وہی ہی جس حیثیت سے کہ ابتداء دایرہ اُس سے
منصور ہی ظہور نبوت ہی کہ اُسکا ختم محمد مصطفی ہے ہوچکا اور جس حیثیت سے کہ انتہا دایرہ
اُسپر منصور ہی ظہور ولایت ہی کہ اسکا ختم محمد مہدی موعود ہی ہی سے ثابت ہوا
کہ خاتمین یعنی محمد نبی محمد مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام من حیث الحقیقت ایک ہی ہین
اسی لئے نام اور تجلیات اور خلق اور اخلاق وغیرہ مین ہر دو کو الہی برابری ہی کہ ہر عالم
مین اتنی برابری من کل الوجوہ کسی کے لئے منصور نہین چنانچہ ابیات مذکورہ سے چند
بیتون کے بعد یہ بیت فرماے ہین ؎ ولایت شد بجانم جوہر ظاہر ہا حاول نقطہ ہم
ختم آمد و اشاعہ اسکے نیچے لکھے ہین ولایت بسبیل بیعت و الکیت و درنشاء
کاملہ خاتم الاولیا ظہور ہی پذیرد کہ مظہر ولایت مطلقہ اوست و باقی اولیا علی تفاوت
مراتبہم اقتباس نور ولایت از مشکوٰۃ خاتم الاولیا مینمایند و البتہ مطلق شامل مقید است
و این ولایت مطلقہ باطن نبوت محمدیہ است کہ در نشاء نبوت و صفت رسالت ختم
اظہار کمال آن بوجہ جہان باطن آنحضرت در صورت خاتم الاولیا بروز و ظہور یابد اظہار
آن کمال کہ بروجہ اتم و اکمل باشد بفرماید فلہذا فرمود کہ بر اول نقطہ ہم ختم آمد یعنے در دایرہ
کمال ظہور و اظہار بر اول نقطہ کہ حقیقت محمدی ہی ہوچکا کہ اول باطن اللہ نوری ہست ولایت
ختم شود چنانچہ در دان نشاء ولایت مزبور در ین نشاء ختم ولایت کند و خاتم الاولیا با خاتم
الانبیاء و باطن نبوت آنحضرت ہست الم تر اب ہم سود سے پوچھتے ہین اتفاق کیجائے
کا خاتمین کی حقیقت کے ایک ہونے مین ہی آپ جانکر کہ ایک شخص ہو سکتا ہے ہو
اسکی کیا دلیل بتائے ہو اگر آپ کو اس عبارت سے منے مفہوم نہو تو ہمارے سلسلہ کے
صحیح مجاذین سے اسکی اپنے برادر سے تحقیق کرین کہ اس عبارت سے مراد شخصیت ہی

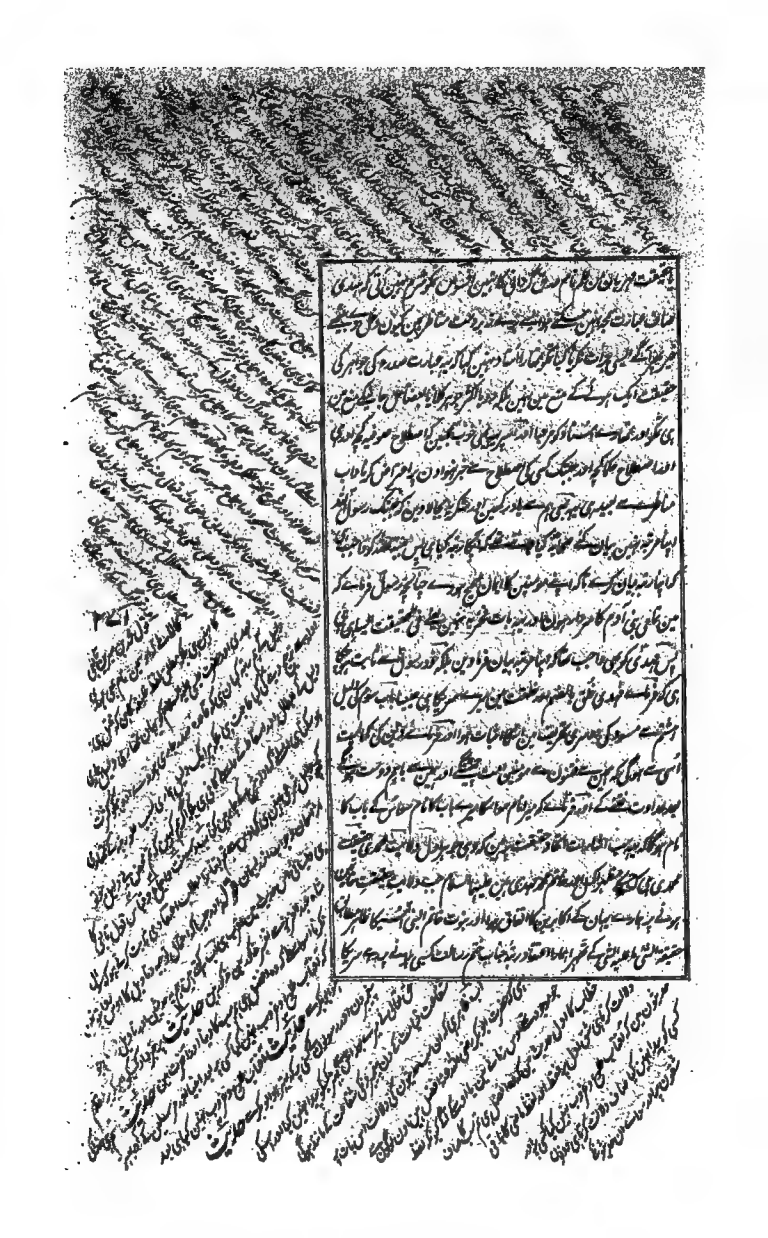

انہا مگر بعض نصب اور بدیانتی ہی فرض علی وجہ البیان رجحا اس سے بھی یہ ہی کہ جو خروج مہدی کی منکر ہم ہدایت ہم یہ سمجھتے ہیں فقط مہدی کے خروج کا انکار کفر ہی نہ ہو مگر بعض عوام ماندی سے سنتے انہیں کی کثرت پر سود کا بھی اعتقاد پایا گیا افسوس ہے اس جہل پر جسکے خروج کا انکار کفر ہو اسکے خروج کے بعد اسکا انکار میں انکار خروج ہی کیونکر نہ ہو لیکن ایک شخص کے خروج اسکا ایک ہی بار موجود ہو گا بعد خروج ہر بار انکار دستاری و گزشتہ ہر بینہ اللہ کے منکر مخصوص جناب رسالتمآب کے منکر کافر ہی بھی یہی بول سکتے ہیں مرافق قول سود کے انکر بھی کافر کہنا درست ہوا رجحا بلکہ جو خود ہم بھی ہم ہدایت یہ معتقد ہیں منکرین رسول اللہ کا بھی علی الخصوص یہود کا کہ جسے ہم بشارت سنتے ہیں ہر جگہ وہ یہود یوسف بن یعقوب داؤد ہی کہا بادشاہ برد بحر ہو گا اور فرمان اسکے ہمراہ رہینگے اور دولت ہم ہمکار آویگی تب اللہ تعالیٰ فرمایا۔

من اللذین یکادون فی ایات اللہ بغیر سلطان اتہم ان فی صدورہم الا کبر ما ہم ببالغیہ فاستعذ باللہ انہ ہو السمیع البصیر حسینی کشاف اور صاحب مشکوٰۃ اگر جواس اعتراض کے جوابات باب سیوم میں دلایل سابقہ گزرے ۱۲ مسود دیجان سلطنت کا پتا بھی نہیں وہ ان فقط یا دشاہت دنیوی اور دبدبے جہاد و شاہ اور لفظ سلطان جہان کہ آیہ یا حدیث میں دیکھا نجوے الدنیا جیفۃ و طلابہا کلاب کے بسبب اختیار کیا اگرچہ معنی دلیل و جب کافی جیسا ابھی آیت سے معلوم ہوا علاوہ یہ کہ آپ خبر خروج مہدی کی متواتر نہیں جانتے ہیں جسکے ہیں علماء محققین کے نزدیک خبر واحد ہی الم گرچہ یہ بات معمول ہی کیونکہ خبر خروج طبرانی مشتہر و اصطلاحیہ مروی ہی کہ احتمال کذب باقی نہیں ہر کیف علامات کہ تجاوز واقع ہیں سود کے قرار داد کے موافق کیونکر متواتر ہو سکتی ہیں بلکہ جن کے نزدیک خبر

خروج مہدی اور ان کے نزدیک اس سے مراد امیر المومنین اور مطاعیت عامہ ہی اور خروج فی آخر الزمان اور صفت رکن مقام اور ہجرت دین محمدی کے کوئی علامات لصحت تمام متحقق نہیں مگر اعتقاد کے لئے مہدی موعود کا ہونا ضرور ہے اور صورت غیر ہونا بھی ہے ٹھیک متواتر ہی اس اصل پر ان اہل انصاف سے ہمکو یہ التماس ہی کہ قیاس مسئلہ ہمارے امام فرد پر شی متروک مظلوم قائم ہو مجبور سلاطین نام رکھ لیں ہے بس نہ مالک ملک دولت صاحب جاہ و فوج تھے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ کیسے قوی طاقت متعصبین کفار اور شان ہمارے امام کو اپنے اپنے طور سے ایذا دی اور ہمارے امام کے اکثر اصحاب و متبعین و فریق کر اکثر جائیداد ان قید و قتل و طرح طرح کے ظلم کئے تاکہ اس مذہب حقہ سے باز آویں ویسا انبیاء اللہ ان کے قوانین و قدرت لوگ کے مالک ہر دو سے امام المومنین مالک آسمان و زمین کے یہ مذہب حق پر رہا اور ہمارے لوگ جہان بہ سے آشنا رہے اور جس طرح پر مقابل ہوا باوجود اس زبردستی اور بے اسبابی اور مقہور سے لوگ رہنے کے غالب رہے اور امام کے قتل نظر صحابہ کرام بھی سبب فیض صحبت اور عوض تلقین کے وفد دیار فرقہ کی تاثیر کی کچھ ہوتی تھی کہ اکثر لوگ متاثر ہو جاتے تھے اگرچہ مخالفین بھی ہوتے بلکہ یہ نسبت دور پہنچا کہ جسکے لئے مقصود ہے سچا منصب قائل ہی کہ باب دوم میں بیان تشخیص علامی حضرت اللہ سرور کے اور اہل حق کی ہمارے ہاں سے زیادہ دلائل ہماری تصدیق کے اور کہ بیان کو تم مہدویت کا انتظار کرتے ہو اور خروج سفیانی کی تم بالکل منصف ہی بلکہ مہدی موعود کے خروج کے لئے خروج سفیانی کو علامت ضرور اختلاف فاحش ہی کہ خروج سفیانی حضرتی کے زمانے میں ہوگا اور مہدی موعود کا اسی سے ملا خروج ہی جو کہ سب بات کی بھی ہے رجوع کیا جیسا مقاصد دین افتتاحی مع شرح عقائد نسفی میں لکھا کہ بعض شارح مقاصد میں

یہ ہی کہ بلند ہونے والے کا حال نیچے والوں پر مگر انکے بیان کی صراف نہیں سمجھتا اور مسند
ہی کی تعریف و شرح تعرف سے ہے یہ کلمہ ہی آپ کے شیخ کا یہ فرمان ہی دلالت کرتا ہی کہ آپ
مہدی کے اصحاب کا حال حق اللہ تعالیٰ سے ادب کے سبب پوچھ نہ سکا کتاب باقی رہا
یہ شبہ کہ کتب حدیث و آثار وغیرہ میں لفظ خلیفۃ اللہ کہ ہی ہے یعنی مہدی یا عیسیٰ
مہدی موعود علیہا الصلوٰۃ والسلام اسکا جواب آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور مسود ہمارے
رسول اللہ خاتم الانبیاء کی فضیلت کے دلایل بیان کیا سو ہی اسکی کرامات ہی دلایل ہیں کہ حکم
اللہ تعالیٰ جسکی شان میں فرمایا قد جاءکم من اللہ نور اور رسول فرمائے اول ما خلق اللہ
نوری اور فرمائے انا من نور اللہ کل شیٔ من نوری تب معلوم رہے کہ جو شرف ذاتیہ باری کا ہم
انکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی و سفلی آپ کے مظاہر ہی لئے فرمائے انا احمد بلا میم
سو یہ ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا مجمل بیان باب اول عقیدہ ۲۲ میں آیا ہی اور یہ ہی
باب اسی مطلب کی ابتدا میں لکھا گیا تب معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیاء کے لئے
ثابت ہی خاتم الاولیا کو اس میں شرکت ہی چنانچہ خصوص میں شیخ اکبر یہ فرمائے ہیں
کہ خاتم ولایت محمدی کو خاتم الرسل کے ساتھ اتحاد حقیقی ہی اور اسکے شارحین بھی اسی
امر کے قایل ہیں اور فصوص فتوحات کے کئی مدت بعد اس سے لکھے ہیں کہ
یہ کتاب بجنسہٖ رسول اللہ کی عطا کی گئی ہی فص شیثیہ میں فرمائے ہیں ولیس فی العالم حاجی
لکھے ہیں الذی یعلمی صاحبہ السکوۃ بالاصالۃ شیخ فرمائے ہیں الا انا خاتم الرسل وخاتم الاولیاء
و ہمارے جامی رح فرمائے ہیں ای ما یعلمی ہذا العلم الشہید و ما یاخذہ الا من رسول اللہ
الہ ہادی نے لکھا ہی میت این علوم را معرف باصالت و مستقل کہ مرخاتم رسولان
و پیغامبران راجیغ آن از انبیاء و دیگر مشارب حق در مراتب آن نباشد نگر از مشکوٰۃ خاتم

جامی رح الذی یعبر عنہ بعضہم وتابعہم شیخ رح وطا حوادث الاکوان جامی رح کما یشیر الیہ
واما کشیخ رح فطاحتہ لم تجاوز طائفۃ جامی رح بہا لما انتہا بالنسبۃ الی الخاتمیۃ المحمدیۃ فقد قالوا فیہا
انزل درجۃ عن مبدا ہم الیہ یعنی ذلک فی کما ہو شیخ رح المحقق اقتفا جامی رح عن عبارۃ
خاتم الاولیاء فی العبارۃ اللہ بحسب حقیقۃ وانہ الاقرب فی نزول مرتبۃ عن الرسول الخاتم حسب
نشاۃ العنصریۃ حیث یکون ما بجاہ من حیث مرتبۃ فان قابل منہ مرتبۃ خاتم الاولیاء وخاتم
الانبیاء فی حقایق الولایۃ تقدم فی رتب اللہ لانی العلم بما ورث الاکوان تکلیف
بعضہ ما ورد عاما الشیخ رح من مرتبۃ خاتم الولایۃ لخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء مقدم کل
فی رتب اللہ فقد ای فی الحقیقۃ عبارۃ عن مرتبۃ حقیقۃ ولایۃ المطلقۃ ولایۃ المحمدیۃ
بہذہ نشاۃ العنصریۃ وان کشفت تحقیق ذلک فاستمع لما نتلو علیک اعلم ان الحقیقۃ المحمدیۃ
مشتملۃ علی حقایق النبوۃ والولایۃ کلہا فاحدیۃ جمع حقایق النبوۃ ظاہرہا وباحدیۃ جمع حقایق
الولایۃ باطنہا فالانبیاء من حیث انہم انبیاء مستمدون من مشکوۃ نبوۃ محمد ظاہرہ ومن حیث
انہم اولیاء مستمدون من مشکوۃ ولایۃ الباطنیۃ وکذا الاولیاء الذین لیسوا بانبیاء ومن
مشکوۃ ولایۃ ظاہر اولیاء والانبیاء کلہم مظاہر بحقیقۃ الانبیاء ومظاہر نبوۃ والاولیاء
لباطن ولایۃ وخاتم الاولیاء مظہر الصفۃ جمع لحقایق ولایۃ الباطنۃ والاستمداد من
مشکوۃ خاتم الاولیاء بالحقیقۃ ہو استمداد من مشکوۃ خاتم الانبیاء فان مشکوۃ بعض
من مشکوۃ فلا استمداد بالحقیقۃ الا من مشکوۃ خاتم الانبیاء واما الخیف الاستمداد
الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقۃ التی ہی بعض من حقیقۃ خاتم الانبیاء وہی استمداد
خاتم الانبیاء مرتبۃ بحسب ولایۃ استمداد بحسب الاشتاۃ العنصریۃ من حقیقۃ ہی بعض من
حقیقۃ وذلک الولی الخاتم مظہر وہذا بالحقیقۃ استمداد من فیہ الامر ہو واللہ اعلم

اور شیخ رح فرماتے ہیں من کون اللہ سبحانہ یعنی یا قولی المجدد جامی رح اسکے پیچھے لکھتے ہیں و لما ذکرنا ان کثیرا من المسلمین من حیث لا یعلمون یا درون ان لا من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء و کان بعضھم ان یقول ھذا ھو المعنی بما یصح بہ نسبتہ الی من قال خاتم الاولیاء و ھذا لقول شیخ رح خاتم الرسل من حیث ولایتہ جامی رح المقیدۃ المخصصۃ بمشیخ رح نسبتہ مع الخاتم للولایۃ جامی رح من حیث انہ مظہر حقیقۃ ولایۃ المحمدیۃ او المطلقۃ شیخ رح نسبتہ الانبیاء و الرسل ھو جامی رح ای مع خاتم الولایت فکما ان الرسل یدرون ما یدرون من مشکوٰۃ کذلک خاتم الرسل یدری ما یدری من مشکوٰۃ التی ہی مشکوٰۃ فی الحقیقۃ و اما مع ان یدری خاتم الرسل ما یدری من خاتم الولایۃ شیخ رح فاندہ جامی رح ای خاتم الرسل شیخ رح الولی جامی رح باعتبار باطنہ مشیخ رح الرسل جامی رح باعتبار تبلیغ الاحکام و الشرائع شیخ رح النبی جامی رح باعتبار ما عن النبوت و الرسالت ولایات خاصہ و لکن بواسطۃ الملک شیخ رح و خاتم الاولیاء الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الولایۃ جامی رح خاتم الرسل فی شرحیہ و احکامہ فاورثہ فیہ بنزل الرسالۃ شیخ رح الآخذ من الاصل جامی رح بلا واسطۃ بخصہ ان یاخذہ من یاخذہ بواسطۃ شیخ رح المشاہد للامر جامی رح المعارف باستحقاق الصحابۃ بالمعنی الکل فی حقہ شیخ رح ھو جامی رح ای خاتم الولایۃ من رفقہ شانہ کی ذکر کیا مشیخ رح حسنہ من حسناۃ سید المرسلین محمد صلعم اجمالہ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ جیسا خاتم الانبیاء کے مشکوٰۃ سے سب انبیا اولیا و فیوز علم اسرار و دیکھتے ہیں ایسا ہی خاتم الانبیا خاتم الاولیا کے مشکوٰۃ سے دیکھتے ہیں کس لئے کہ خاتم الانبیاء کو فیض واسطے سے پہنچا ہی اور خاتم الولی کو بلا واسطہ لیں ضرور ہی کہ جسکو واسطے سے فیضان علیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اسکو حاصل کرے

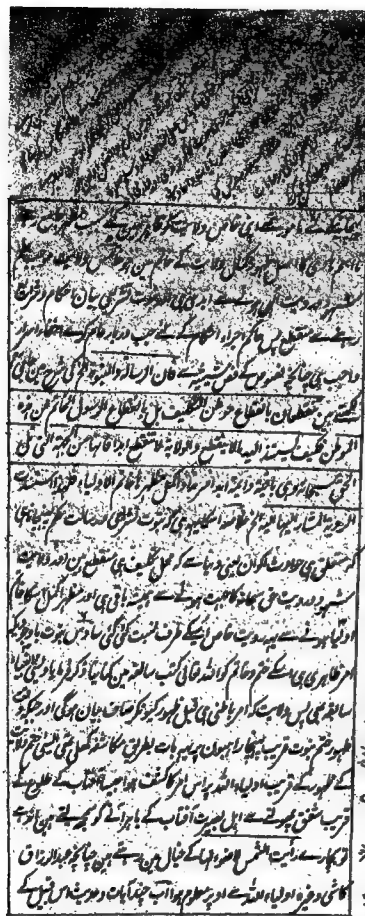

مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کے ایسا کوئی نہیں اسکا ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

اور **قولہ تعالیٰ** فان جاءوک فاحکم بینھم او اعرض عنھم الخ یہاں بھی وہی

صورت ہے جو پہلے بیان ہوئی

اور **قولہ تعالیٰ** انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الخ

یا یہاں مستقل ہی یا مانند سکی ممیز مستقل ہو صورت اولیٰ میں جب ممیز بالا مذکر مرجع

تنوع کی ممیز کا غیر تام ہونا ظاہر ہوا حکمین نہیں کہ وہی مہدی موعود اور مشہر خاص ثم ان علیا

بیانہ ہیں جیسا اوپر مشروحا و مفصلا مبین معلوم ہوا خصوص دلیل مانند ہم ہیں اور مسود کے

اسی مطلب ہیں اور صورت ثانی میں بھی ویسا ہی چنانچہ آیہ اول کے نیچے حدائق سے

نقل کیا اگر حلف غیر مستقل محاطبین پر شہر اور ہیں اور مرجع تنوع کی ممیز کا صیغہ ماضی

ہی قرآن تو ہیں سے مراد آئندہ گمان کیوں ہو سکتے ہیں مگر تمام اللہ ولیا کہ آپکا وجود حقیقی

قبل ظہور آدم ہی میں فرض واقع ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا اگر میں تنوع کی ممیز کا خاتم

اللہ ولیا ہوا وجہ واحسن ہی بسبب اتحاد حقیقت خاتمین کہ یہ کنایہ آپ کے تشریف لانے

ہوا اگر کہیں اس خطاب کے سختی خاص صحابہ ہیں ہم کہتے ہیں یہ کہنا قرآن و حدیث کے

محاورے کے خلاف ہی بلکہ خطاب ہر ایسے مخاطب میں کل امت داخل ہوتی ہی شتوا قولہ تعالیٰ

قولہ تعالیٰ انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الخ

ہی کہ باب ہم مطلب اول ہے اخیر میں یہ تقریر لکھا ہی پس یہی سے محاورہ قرآنی کی بہت

مناسبت رکھتا ہی کہ کنایہ اور استعارہ کلام میں موجب فصاحت و بلاغت ہی چنانچہ

کتب سابقہ میں خاتم الانبیاء کی خبر بھی کنایاتی ہی تو بہت مقدس کے سفر بار یعنی میں ہی ایک

نبی خاتم کرے گا میں اور نکے بھائیوں میں سے تیرے مانند کوئی اور اقتدا کرے گا اور یہی ہے کہ تمہارے

نبی خاتم الانبیا سب عالم کے سردار ہیں اور دوسرے انبیا آپ کے نایب جیسا کہ گزشتہ فرمان خاتم النبیین سے بھی ویسا ہی فرمان خاتم الاولیا کی مرتبہ خاتم الاولی کے ثبوت میں ہی

حکمت دوم اس خاتم ولایت کی تشخیص کے دلایل میں جو خاتم نبوت سے مشارکت و مماثلت تحقیق ہو سکتے ہیں اول جہت جمعیت محمدیہ ہی اسم خاتم پر مبنی ہونے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسم خاتم پر مبنی ہونے کے اتفاق جمعی ہی دوم یعنی اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہیں کہ جمیع سب اولیا انبیا بقدر استعداد اپنے بنانہ شریک ہیں اور یہ ولایت وجود عنصری سے ہر یک کے متعلق ہی دعوت اسی ولایت کے بہ نسبت ہمارے امام فرماتے کہ میں نبی پر فضل نہیں رکھتا ہوں جیسا مسعود کی بر خلق عظیم میں مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصہ ختم الانبیا ہی ذاتا اسکو بہ نسبت ولایت عامہ بالا مذکر مقیدہ اور بہ نسبت ولایت مشخصہ و صفیہ تابعین مطلقہ بھی کہتے ہیں کہ تمام اولیا انبیا کی ولایت اسکے پاس ہونے کا ہمارے امام فرماتے کہ ایمان اس پر ہے کہ اصل ایمان رسول اللہ ہی پیچھے اسی باب کے مطلب اصل میں اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیا اپنی ولایت مشخصہ کے بہ نسبت ولایت خاصہ مذکورہ سے فیض لیتے ہیں اس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم جمعی ہیں اگر ایسا نہو تو دو خباثت ہیں ایک یہ کہ آپ محتاج فیض کے ہوئے دوسری یہ کہ آپ سے فقط فیض نبوت دوسرے انبیا کا پہنچنا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت پھر جمعی کہ خاتم الانبیا سے عنایت نامہ ظاہری ہی کہ دلیل ہی عنایت باطنی پر یعنی ختم خاتم ولایت خاصہ محمدیہ جامع جمیع اطلاق محمدیہ ہو کر بہ ہمام خاتم الانبیا ہوا خاتم ہی بعنی رسول اللہ جھدی کہ امور ظاہری و باطنی میں اپنے برابر فرمائے نہ جمعی کو جیسا

ابطال کے بیان تک مذکور ہوا اب ششم تخصیص اسم مہدی سے ظاہر ہی کہ مظہر اسم ہادی خاصتاً و مستقلاً وہی ہی اور دوسرے اولیاء انبیاء وغیرہ اسکے مظاہر بکمال ناقص النبی اسی لئے اولیاء کبار کا قرار دادی کہ خاتم ولایت خاصہ محمدیہ موصوف بمحمد مہدی ہیں علیہا الصلوٰۃ والسلام ثم بسطنے فرمایا کہ اور بسطنے شیخ اکبر ہا کوئی عرب معاصر شیخ کے خاتم اس ولایت کے جاننے سو یہ امر باطل ہی کیونکہ ان اور کا عبارات فتوحات ہی سوبسطنے تناقض و اختلافات ظاہرہ کے باعث قابل اعتبار نہیں پس شیخ اکبر اور ہر عالم ربانی کہ ایک کتاب میں ایک امر کو متن طور مخالف سے کیوں بیان کرے چلے دہم فرمان مدعی امر متنازع فیہ بدلائل اثبات دعوی بدلائل اخلاق و آثار و تجلیات وغیرہ علم قطعی ہی یا ذوہم اتفاق اجماع اصحاب دعوی موصوف بھی دلیل قطعی ہوگا کہ وہی۔

لب الباب امت مرحومہ محمدیہ میں پس اب معلوم رہے کہ قرآن و حدیث میں ذکر خاتم الاولیا کا ایسا ہی جیسا آیات کتب سالفہ اور مقوال انبیاء ماضیہ میں خاتم النبی کا ذکر ہوا علیہا الصلوٰۃ والسلام کو جناب خاتم الانبیاء کے مومنین کو منکرین کیطرح [illegible] اور جناب پاک میں کہے ساحر اور مجنون جیسا اب بھی کہتے ہیں چنانچہ فتوحش الاسلام ولیہ طیبہ وغیرہ میں ایسوں نے کلمہائی کہ جناب خاتم الانبیاء کو صریح کی تیز نگی کی بیماری تھی پس اب مدعی کا بیان کرنا اور وحی کا کسی خبر دینا کیسے شامتین میں کہ اوست سو یہ کے بطلانے نظائر تھی خلاصتاً اور آیات قرآنی پر بھی کئی اعتراض وارد ہیں کہ ان کو مسود بھی انہیں کی پیروی کر کے فرمان جناب انکم بفضل رسول اللہ کے دو باب سے چھٹی دلیل میں اعتراض وارد ہیں کہ کہتا ہی کہ زعم ان زدگی تاثیر رکھتی ہی بنے عبارت اور کلمہائی ریجا ابطے مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال از بدایت اگرچہ یہ خادم الفقراء باب اول

شانزدہم مین اسکا بیان ہے دلایل واضح کر دیگئی کہ یہہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند دیگر
کے ہی اور تعبیر الہی جیسا آدم کے لئے اللہ تعالی فرمایا خلق آدم من تراب ثم قال لہ کن فیکون
کیا آدم کو کرام ناتم کے اور خضر کے لئے فرمایا تعالی شانہ علمناہ من لدنا علما یعنے
تعلیم کئے ہم نے اپنے پاس سے علم یا این اسمین یہہ عبارت قال الامام البیہقی
صلی اللہ علیہ وسلم سند گیریان صاحب عقیدہ شریفہ کی ہی کہ ایک فصل کتب الیمین ہی
کہ یہ کیگئی اور وہان سے فرمان امام کا قانع محمد رسول اللہ تک ہم وہان سے عبارت
صاحب عقیدہ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہہ فرمان امام مانند اس حدیث
کے ہی جو مسلمات مین مسلم کی روایت سے باب فضائل رسول اللہ مین ہی اور
یہہ عدم الفہم اسکو عقیدہ شانزدہم مین ذکر کیا بلکہ ایسے بیت احادیث مین اور اقوال
ولیا ء اللہ مین قائم ہے اسکی یہہ ہی جدیہ علامت کا مفعول ہو کر منصوب ہی اگر
موافق پیروی مجرور مسبوق کے حاصلہ کی صفت ہو تو اسمین بھی تاے تانیث واجب ہے
اور وہان الف نہ ہونیکا سبب یہہ ہی کہ الف اول کا ماقبل اور الف ثانی مفتوح ہے
نگاہ کر اسکے تحقیق کی تحقیق اگر منصوب پر تو الفان کے تثنیہ سوین نون دیکر جیسے
اور عالم علم الکتاب مین علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسود ابتک العلم نکتہ ہی کہین نہین سنا
یعنے علم نکتہ ہی اب آپ طلعت ایمان کا بھی کتاب پر نیا تاریخی دیکھا ہی مین الفخر
والرضوان بھی تاریخ رضوان کی حقیقت موضوعہ مکر منکشف ہوئی ہی کردہ اسکے محقق
مین نہ منکر کیونکہ یہہ حق دار غضب و نیران کے مین پس ہر کس انصاف کہ برائی نست
اب یہان سمجھنے کی بات ہی کہ ایسی عبارت تصنیع و بیع کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ
یعنے مشہد تر ہی کو نہ کہے کہ مشہد یہہ کہ ظاہر کرنا نہایت مناسب مقام صراحت سے ہیتا ہی

کریمی داب اہل بیعت ہی اسکو بے تکلف اور بے موقع تحمل قرار دیتا
ہیاجت دموعت ہی مثل مشہور ہی کہ دیوانہ ہر ایک کو دیوانہ سمجھے مگر افسوس صد افسوس
کی ایسی حالت پہ کہ باوجود اس بے علمی کے فہمی کے کیا زور و شور سے مقابلے کو موجود
ہین شاید دوسرے علماء نے اسی حرکت پر اس امر کا حوالہ آپ پر بنا یا کہ اسکا یہ نتیجہ
پیش بنا یا چنانچہ اس باحبے کو اپنی سواد کے موسوا اور جو ہی الدار ہین جسکا حال ہی باب
دوم مین تحریر ہوا چنانچہ اسی صفحے پر لکھا ہی اور اس حق پر آپ مدعی ہوگئی ہین ہی
لیکن ہین اگر یہ بیت مقام آپ کی جہوت کے اوپر بیان ہوے علی ہذا القیاس یہان
بھی دلیل متعلم مین مجتہدانہ کے حوالے سے کہا تا جہوت یہان کی پہ مجتہدانہ بحث عبارت
یہہ ہی ایک روز در اجماع خود بعد نماز ظہر شستہ بود ذکر پیش شاہ نظام یہان کرنے
محرر شاگرد عرض کردند کہ یہان جی این نقل پر نست کہ در روز عرفہ عایشہ ابنت طلحہ
و آئیہ را بحر صلی اللہ علیہ وسلم جمع کردہ و ہر یکی ہفت زنبور نذاری درست بہت در
روز قیامت حضرت رسول اللہ و مہدی مراد اللہ علیہ السلام ہر دو بر یکی مرکب
زنبوری کہ صورت او چون فیل باشد و نامش محمد بود و آفتاب یہان بنور طلائی کی
جاے ہی کہ نکل مان لی یہان کا ہم مسلکی کے ساتھ مجتہدانہ بحث یہان ہوئی
پر مہدی کے ساتھ لگا دیا اور یہہ واقعہ قتل بقصے شرح و تفسیر میزان کے ہی بہ اقسام
اسکے ازان قبیل بیان مانی ہی بنے مرکب زنبوری کہ اسکی شباہت مانی سے جا
ہین جاے ہین ہمارا رسول مسیح کی رات کے احوال ہین سدرۃ المنتہی کے بیری کی
شباہت مانی کے کان سے فرماے ہین چنانچہ جلالین ہین بھی یہی روایت
سے انہون نے تفسیر کی تحریر ہین لکھا ہی اور مقام محمود کے حصول کا استکمال ہوتوف

ختم ولایت پر ہی جیسا کہ تحقیق صاحب ہاتھ ملیات سے سوا سکا ذکر قریب اوپر ہوا
اور شیخ اکبر ہم بھی یوں ہی اس آیت کی تفسیر میں لکھے ہیں اور اوپر بھی اسی مطلب
دوم کے اعتراضات کے جوابات میں گلشن راز اور مفاتیح الاعجاز اور فصوص
نصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ مجدیہ کے جواب میں عزیز النفس قدس سرہ
کی مقصد اقصیٰ سے ثابت ہو چکا کہ یہ خاتم الاولیا حقیقۃً باطن خاتم الانبیا اور شہد ہی
ہیں پس ہر شرف ذاتی میں اتحاد و لازم آیا اور قیام مقام محمد و کاشف بھی ازاں قبیل
ہی جیسا اوپر معلوم ہوا مگر مسود بیمار سے رسول اللہ کی نبوت سب نبیوں کے برابر
اور آپ کو اپنا ہم مرتبہ ورت تک معلوم ہوتا کہ کے دلایل فضل رسول اللہ سے دلیل
ششم میں جو لکھا ہی سراسر بہ اعتقادی اور خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت
ہی چنانچہ نصوص میں جامی رح لکھتے ہیں فمعنی قولہ کنت نبیا انہ کان بالفعل علما
بنبوتہ یعنی رسول اللہ کو عالم ارواح میں اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا
بھی انتہی خلاصۃً اور شواہد النبوۃ کے مقدمے میں حدیث کنت نبیا و ادم بین الماء
والطین کے نیچے لکھے ہیں کہ سب انبیا آنحضرت کے نایب ہیں بلکہ اپنے عقیدے
میں جو شہرہ بعقاید جامی سے ہی یوں ہی لکھے ہیں اور مسود کے دوسرے مراسلات
جو دلایل فضل رسول اللہ میں لکھا ہی صاف امت عیسوی کی پیروی ہی کو تشبہ من احب
رسول اللہ فرمانے یعنے دین حق کی تحقیق کے چالیسویں صفحہ پر لکھا ہی جب بہت
کا حال بیانا تو عرب کی خواہش کے موافق عرب بنیں یا عجم شراب اونٹ گھوڑے
نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصے کا بیت چشم بر اندیش کہ بر کندہ باد ز
عیب نماید ہنرش در نظرش یہاں تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

اور مسعود کے دو رسالے ادلہ کاملہ و جواب اسباب التباس عوام کا بیان

عوام کا بیان

اس عام ہے امام سے مراد ہیں ابو حنیفہ و شافعی و مالک و احمد رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین یعنی ان چاروں اماموں کے مقلدین کے خلاف کا حکم محال ہے جیسا کہ معلوم کرنے کہ احکام ظاہر شرع میں علماء و مجتہدین کے خلاف کا حکم محال ہے جیسا کہ عرفاء کرام کو اہل باطن میں سے علماء رسوم کی مخالفت ہونا مسلم ہے مگر اوپر معلوم ہوئی بصورتیکہ باب اول عقیدہ ثانی زیر باب دوم کی ابتدا میں مقلد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قرأت قرآن مکروہ ہونے اور امام شافعی فرض ہونے جیسا کہ سنت و مستحب فرض ہوجانے یا بالعکس یعنی کسی میں ایک کہنے کے قیاس میں جو دوسرے کے نزدیک کافر ہوجانے یا ایسی ہی دوسری باتیں شریعت نماز میں بلکہ شریعت محمدیہ کی تحقیق و تکمیل و ترویج ہی ہے قرآن و حدیث کا بیان رجا اب سنئے کہ فرقہ مہدویہ الخ ہدایت یہ نماز رسول اللہ ہی سے ثابت ہے متعلق ہوجانے کے جماعت کرنے میں شک ہے باب قیام اللیل فی شہر رمضان

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقم بنا شیئا من الشہر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت الخامسۃ قام بنا حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذہ اللیلۃ فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر رواہ ابو داود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ الا ان الترمذی قال لم یقم بنا حتی بقی سبع من الشہر فقام بنا حتی مضی ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فی السادسۃ وقام بنا فی التی تلیہا حتی مضی شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیۃ لیلتنا ہذہ فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم بنا حتی بقی ثلاث من الشہر فقام بنا فی الثالثۃ ودعا اہلہ ونساءہ فقام بنا حتی تخوف

بھاری اور مسلم الثبوت ان حدیثوں سے چند امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ
خاص ستارہ یعنی پرویں رات کی نماز کو بھی بتخفیف عبادت مروجہ جمع کرنا دوسرا فرض
کو قضا نہ ہونے دینا تیسرا فرض ہونے نماز کے جو اسکا حصول اور انجام اس بات نماز
پر ہمارا یہ امر دلالت کرنے میں حقیقت وجوب پر جو عاشق اسکا تماشا ہیں بیان
کرنا پانچواں فرمانا کہ پھر پھیلا دے چھٹا بے فضیں طاق راتوں کا اس ستارہ کرنا
یہ امور دلیل خفی ہیں درگزر کو نفی عبادت ہی کرنا اس جناب سے باقی رہی یہ
ہر چہ بہتر نگاہ خوب رکھتی ہی

تیس فرضوں کا اثبات قرآن و حدیث سے

فرض اول تصدیق جہد و بعث جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری
علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکی دلیل پہلی ہماری کتاب ہی خصوص باب سوم کا جواب
دوم جناب ہو مرفوع کے منکر کو کافر جانتا اول کے دلایل میں ایسے دلایل ہیں سیکڑ
تصویر ہمارے امام کا جناب رسالتمآب سے علیہا الصلوٰۃ والثنا اگرچہ اسکے دلایل
بھی باب سوم یا سبق میں کی جائے بیان ہوئے فاما باب ششم کا جواب ہے یہ اثبات
ہی چہارم جناب ممدوح کو بیواسطہ جناب باری جل جلالہ سے فضیلت ہونا باب
اول عقیدہ شانزدہم کے جواب وغیرہ معاموں میں اور ثابت ہو چکے فضل
باب ششم کا جواب اسکی دلیل ہی پنجم اور ششم میں چہارم میں ہفتم کا ثبوت بھی
باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب سوم کی دلیل ہفتم ہے جواب کی اجازت میں ہوا
بلکہ اور اکثر مقاموں میں لیئے تہذیب کی مصلحت نفسی ہی اور دوسرے سبب کو مخطا
جو ہی ہشتم کے ثبت کو انشاء اللہ تعالیٰ بس ہی ہفتم دلیل اسکی فرمان تہذیب
ہی کہ اس کرہ مبارک کو بطفیل ہمارے امام کے سب جہان چنانچہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا قائلین ماجورا حاصل جواب آیہ دہم اسکا ثبوت باب اول عقیدہ یازدہم کے جواب سے
ہوچکا یازدہم باب اول عقیدہ یازدہم کا جواب اسکا ثبوت ہی دوازدہم ہفتم سے
متعلق ہی سیزدہم چہارم سے ثابت ہوچکا چہاردہم چہارم سے کسی ایک کی
اتباع خاص کرنا چہارم و ہفتم سے متعلق ہی پانزدہم کا ثبوت باب سوم دلیل پانزدہم
سے ہوچکا شانزدہم ہیں پانزدہم ہی کی یہ متعلق ہیں فرمان الٰہی سے ہفدہم باب
اول عقیدہ دوازدہم اور باب سوم دلیل شانزدہم کے جواب سے ثابت ہوچکا ہجدہم
جواب باب ہفتم سے نوزدہم کے دلایل بہت ہیں ایک انسے قولہ تعالیٰ من قتل
مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیہ ہی اس آیت میں خصوصیت مسلمان کی ہی
کیونکہ کافر تو مومن کو قتل کرے یا نکرے ہمیشہ دوزخ میں رہیگا جانے کے اوپر سے
بھی تاکید مستقل دونوں مسلمان رہنا مذکور ہی اسکی تقریر ابن عباس یوں فرماتے
ہیں لا تقبل توبۃ قاتل المؤمن عمدا یعنی قاتل مومن عمدا کی توبہ کا قبول و عدم قبول سے کوئی
ہی نہ کرے ایسا ہی مجاہد وی میں ہی رسول اللہ فرماتے ہیں زوال الدنیا
علی اللہ من قتل رجل مسلم یون ہی مدارک میں ہی ہیثم سے بھی بہت دلایل ہیں ان
یہ بھی ہی قولہ تعالیٰ ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء الآیہ
لا یخلدون او لئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا الآیہ
یعلمون بیسبب یہ بھی متعلق ہیں کہ رسول فرماتے ہیں ترک الصلوٰۃ یا اس کو عمداً
بست و دوم و بست و سوم کے دلایل باب اول عقیدہ یازدہم ہی گزرے
بست و چہارم کی دلیل قولہ تعالیٰ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون یہ ظاہری
جیسا رسول اللہ ظاہر ہی ہیں تشریف رکھتے ہے باطنی وہ کہ فرماتے اگر ہیں

ذکر نزول قرآن و حدیث کا بیان ہی نہ تھا پس ماذہ کا شان یہ چیا بچہ قرہ دعا کا علم

ہدایت سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے ہوا ان ہی دعا سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو شبہات دشمنوں سے کر دیا ہی بے نسبت ہی دعا کا بس مقبول ہونے کے آثار ظاہر ہوں تو بس باقی بھی مقبول ہی کتاب الدعا دیکھ کے اتمام تک

فایدے میں شرح سے لکھا ہی دعا میں فاطمہ بن قیس کی مسند میں مالک
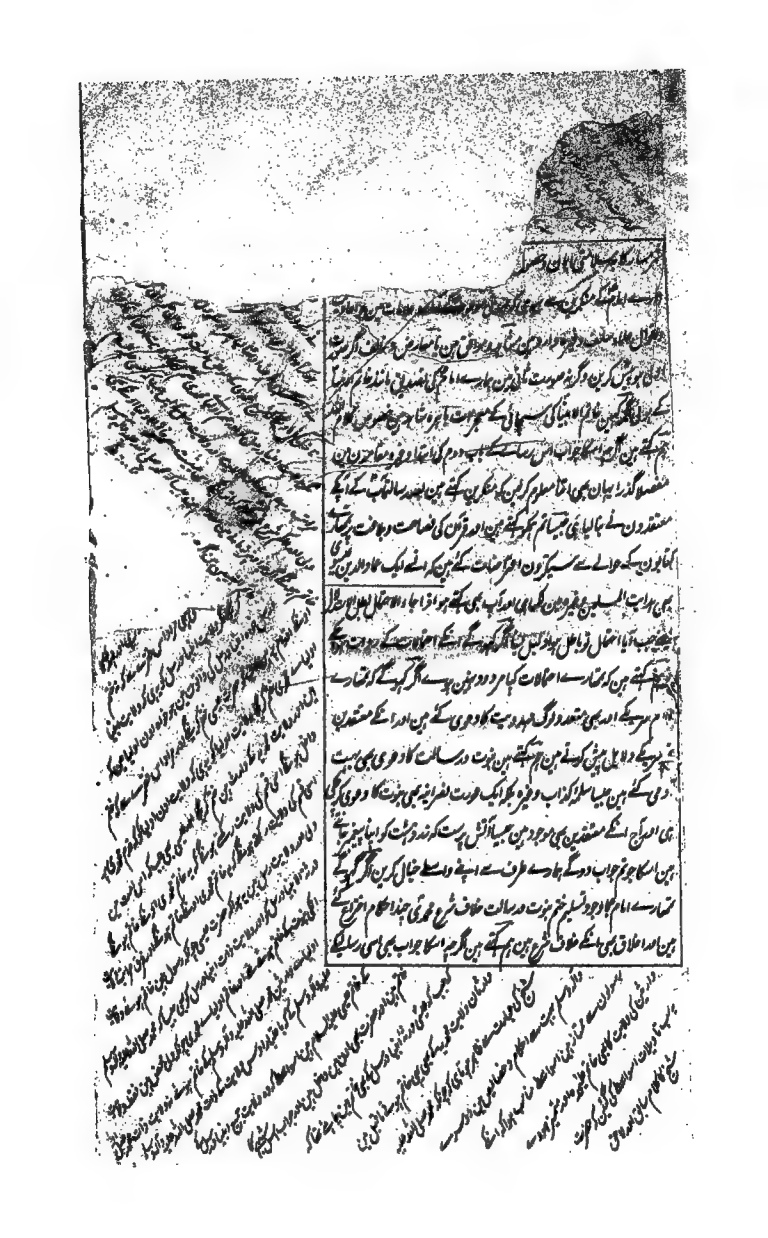
فقال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ فاذا اعطیت العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ فقد افلحت